

خَصَائِصُ الْكُبْرَىٰ میں موجودی کرہم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے تمام خصائص کا بہترین اور مختصر مجموعہ

## مِصْبَاحُ الْخَصَائِصِ

یَعْنَیٌ

# رَسُولُ اللَّهِ كَيْ خَصُوصِيَّةٍ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ



مُصَنَّفٌ:

عَلَّامَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ جَلَالُ الدِّينِ شِيفُو طَبَّیْ شَافِیْ



ڈریبار مارکیٹ لاہور

مُتَّجِزٌ:

ابو الحسن مَوْلَانَا مُحَمَّد شَفَقَ قَمِّيْ

خَصَائِصُ الْكُبُرَى  
میں موجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وَاٰلہ سَلَّمَ کے تمام خصائص کا بہترین اور مختصر مجموعہ

## مِضَابَاحُ الْخَصَائِصَ

یعنی

رَسُولُ اللَّهِ كَخُصُوصِيَّتِهِ  
صلی اللہ علیہ وَاٰلہ سَلَّمَ

صنف: علامہ عبد الرحمن جلال الدین شیوطی شافعی

تیریج: ابوالحسن مولانا محمد قاسم مدفنی

# ذَارِيَةِ رَبِّيْلَشَنْزَر

8-C دربار مارکیٹ - لاہور

Ph: 042-37248657 - 37112954

Mob: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 03004505466

Email:zaviapublishers@gmail.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2012ء

باراول.....1100

150 .....ہر یہ.....

زیر اهتمام.....نجابت علی تاریخ

### ﴿لیگل ایڈوائزرز﴾

محمد کامران حسن بحثہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور)

رائے صلاح الدین کھل ایڈوکیٹ ہائی کورٹ (لاہور)

### ﴿ملنے کے پتے﴾

ڈسٹری بیوٹر

### سلام بک شاپ

دکان نمبر 5-G، مالکانی سینشن، بالقابل دیپسٹ ممالی،  
اردو بازار، من ایم اے جاج روڈ، کراچی۔

فون: 021-32212167  
0345-8272526



BOOKSHOP

قرآن مجید اور اسلامی کتابوں کا مرکز

زاویہ پبلشرز کی تمام کتابیں  
ہول سل اور رائل ریٹی  
پر دستیاب ہیں۔

سلام بیوٹر کے بہرے ہے اور  
30% سے 50% فیصد تک رعایت حاصل کیجیے۔

[www.salambookshop.com](http://www.salambookshop.com)

راولپنڈی کے سول ڈسٹری بیوٹر

اسلام بک کار پورش

فضل داد پلازہ، اقبال روڈ، کمیٹی چوک راولپنڈی

051-5536111

مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف

041-2631204

مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد

0333-7413467

مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد

0321-3025510

مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد

055-4237699

مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ

048-6691763

مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف

0306-7305026

مکتبہ فیضان سنت بوہر گیٹ ملتان

0321-7083119

مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ

## انتساب

فیض قادر سے فقیر حیر نے جو کچھ اس تالیف میں تحریر کیا اس کو عالم اسلام کی نامور

عظمیم روحانی ہستی حضور داتا نجاشی خش علی بن عثمان بحیری رحمۃ اللہ علیہ

اور

دور حاضر کی عظیم مذہبی و روحانی شخصیت، شیخ طریقت، امیر الہمت، عاشق اعلیٰ  
حضرت، امیر دعوتِ اسلامی ابو بلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاء قادری  
رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی طرف منسوب کرتا ہے

اور

میں اپنے تمام اساتذہ کا شکرگزار ہوں جنہوں نے مجھ حیر کی انگلی پکڑ کر  
شارعِ اسلام پر گامزن کیا۔

خصوصاً امام البلاغہ مولانا نعمان عطاری المدنی اور استاذ محترم حضرت مولانا محمد عامر  
المدنی العطاری اور مولانا محمد غلام شبیر المدنی عطاری، شیخ الحدیث مولانا محمد شہباز  
عطاری المدنی کا، جنہوں نے فقیر حیر کو اپنی محنت شاقہ سے علوم ظاہری و باطنی سے  
نوaza۔ اللہ تعالیٰ میرے تمام اساتذہ کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاه النبی الامین صلوات اللہ علیہ و آله و سلم

احقر من العباد:

محمد قاسم عطاری مدنی عفی عنہ

۹ جمادی الاولی ۱۴۳۲ھ

## فہرست

11	عرض ناشر	✿
12	تعارف مصنف	✿
31	پہلے اے پڑھیے	✿
46	مقدمہ کتاب	✿
47	<b>پہلا حصہ</b>	✿
49	<b>باب نمبر 1</b>	✿
49	دنیا میں حضور ﷺ کے خصائص	✿
65	<b>باب نمبر 2</b>	✿
65	دنیا میں نبی کریم ﷺ کی امت کے خصائص	✿
83	<b>باب نمبر 3</b>	✿
83	آخرت میں نبی کریم ﷺ کے خصائص	✿
88	<b>باب نمبر 4</b>	✿
88	آخرت میں نبی کریم ﷺ کی امت کے خصائص	✿
91	<b>دوسرਾ حصہ</b>	✿
93	<b>باب نمبر 1</b>	✿
93	وہ فرائض و واجبات جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں	✿

99	<b>باب نمبر 2</b>	✿
99	وہ محمرات (حرام کردہ اشیاء) جو آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں	✿
104	<b>باب نمبر 3</b>	✿
104	نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص مباح چیزیں	✿
115	<b>باب نمبر 4</b>	✿
115	نبی کریم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں	✿
	نبی کریم ﷺ کی توہین اور آپ ﷺ کے رشتہ داروں کو تہمت	✿
120	لگانے والوں کے بارے میں احکام	
124	اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ	✿
131	ولادت کے وقت نبی کریم ﷺ کے خصائص	✿
137	نبی کریم ﷺ کے اقوال مبارکہ کے خصائص	✿
141	نبی کریم ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے خصائص	✿
146	اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ	✿
147	اہل بیت کے فضائل	✿
152	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	✿
153	حضرت ابو عمر والد مشقی کا فرمان	✿
153	ابوالعباس المرزوق کا فرمان	✿
153	انبیاء اور شہداء کی ارواح میں فرق	✿

## محمد باری تعالیٰ

فکر اسفل ہے میری مرتبہ اعلیٰ تیرا  
 وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا  
 طور ہی پر نہیں موقف اجالا تیرا  
 کون سے گھر میں نہیں جلوہ زیبا تیرا  
 کیا خبر ہے کہ علی العرش کے معنی کیا ہیں  
 کہ ہے عاشق کی طرح عرش بھی جویا تیرا  
 طور کا ڈھیر ہوا غش میں پڑے میں موئی  
 کیوں نہ ہو یار کہ جلوہ ہے یہ جلوہ تیرا  
 چج ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے  
 آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا  
 آمد حشر سے اک عید ہے مشاقوں کی  
 اسی پردہ میں تو ہے جلوہ زیبا تیرا  
 اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے  
 تو میرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا  
 اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر  
 خوب رویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا  
 (کلام حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن)

## نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں  
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں  
در بدرا یونہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے  
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں  
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں  
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

جان میں جان کیا نظر آئے  
کیوں عدو گرد نار پھرتے میں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں  
پانچ جاتے میں چار پھرتے میں

بائیں رتے نہ جا مسافر سن  
مال ہے راہ مار پھرتے میں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا  
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے میں

(کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ)

## منقبت

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا  
ہمیں دونوں جہاں میں سہارا غوث اعظم کا

ہمیں بلیات و غم و افکار کیوں کر گھیر سکتے  
مردوں پر نام لیوں کے ہے پنجہ غوث الاعظم کا

مُرِيْدِيْمیٰ لَا تَخْفُ کہہ کرتی دی غلاموں کو  
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا، مریدوں میں وہ داخل ہے  
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل ان کو دیا وہ رب نے جس میں صاف لکھا ہے  
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

## عرض ناشر

اعلائے کلمہ حق کے لیے ہر دور میں مسلمانوں نے پوری آب و تاب کے ساتھ کوشش کی اللہ تعالیٰ کے اس دین کامل کی تبلیغ کے لیے کئی ایک ذرائع استعمال کئے۔ اس دین کامل کی تبلیغ و ترویج کا ایک ذریعہ اشاعت کتب بھی ہے جنہیں ہمارے اسلام نے اپنی زندگیوں کا حاصل قرار دیا اور امانتا مسلمانوں کے پردازیا۔ اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس شمع کو خوب روشن کریں۔

الحمد للہ اس امانت کی پابانی کے لیے زاویہ پبلیشورز نے متعدد کتب شائع کیں۔ اور ابھی آپ کے ہاتھوں میں جلال الدین سیوطی کی کتاب انموذج الحبیب کا ترجمہ بنام مصباح الخصائص بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ خصائص کا ایسا بہترین مجموعہ پہلے دیکھنے کو نہ ملا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کے صدقے اس کاوش کو قبول فرمائے۔

طالب دعا

نجابت علی تاریث

## تعارف مصنف

### نام و نسب:

لقب جلال الدین کنیت ابوالفضل نام عبد الرحمن بن کمال الدین ابی بکر بن محمد بن ابوبکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ همام الدین الخضیری المצרי السیوطی الشافعی رحمة الله عليه.

### ولادت:

امام جلال الدین سیوطی رحمة الله عليه یکم رب جمادی 849ھ / 1445ء کو دریائے نیل کے کنارے مصر کے ایک قصبه سیوط میں پیدا ہوئے۔ اسی قصبه کے نام سے آپ سیوطی کہلانے کی وجہ بغداد کا محلہ خضیر ہے جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمة الله عليه کے مزارِ اقدس کے پڑوس میں ہے اور آپ کے مورث اعلیٰ پہلے اسی محلہ میں آباد تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ولادت کے بعد مجھے شیخ محمد مجذوب کی خدمت میں لے جایا گیا جو کبار اولیاء اللہ سے تھے، انہوں نے میرے لیے برکت کی دعا کی۔

### خاندان:

جس گھر ان میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم و عرفان کا مرکز تھا۔ آپ کے بھائی حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔ آپ کے والد گرامی جید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے مصنف، قاضی اور مدرسہ شیخونیہ میں فقه کے مدرس تھے اور روزانہ ایک قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپ عباسی سلطان المستنصر کے اتابیق بھی تھے۔

### صاحب فتح القدیر علامہ ابن ہمام کی کفالت میں:

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور حفظ قرآن میں سورۃ التحریم تک پہنچ گئے تو صفرہ بمطابق مارچ 1451ء کو آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ کی نشوونما یتیمی کی حالت میں ہونے لگی تب مشہور حنفی عالم و فقیہ امام کمال بن ہمام جو آپ کے والد صاحب کے دوست تھے نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ اس طرح آپ نے اپنا پچھلی صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ کی صحبت و کفالت میں گزارا۔ (بخاری، مسلم)

### اکتساب علم:

آٹھ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک حفظ کر لیا پھر عمدة الأحكام، منہاج نوی، الفیہ ابن مالک، منہاج بیضاوی وغیرہ حفظ کر لیں اور نامور اساتذہ و شیوخ عصر کو ناکران سے اجازہ حاصل کیا۔ مصر کے مشہور اساتذہ سے تفیری، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان، صرف اور طب وغیرہ علوم و فنون پڑھے۔ آپ نے

حصولِ علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہندوستان اور دمیاط وغیرہ کا سفر کیا اور آخر میں فریضہؓ حج ادا کرنے کے بعد 1464ھ/869ء میں بعض علوم کی تکمیل کی۔ آپ اپنی کتاب ”حسن المحاضرة“ میں فرماتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر میں نے آب زمزم پیا اور اس وقت یہ دعا مانگی کہ علم فقه میں مجھے اپنے استاد امام سراج الدین بلقینی عَزَّوَجَلَّ اور علم حدیث میں امام حافظ ابن حجر عسقلانی عَزَّوَجَلَّ کا مرتبہ نصیب ہو جائے۔ چنانچہ آپ کی تصانیف اور علم تحریس بات کا شاہد ہے کہ آپ کی یہ دعاء بارگاہ الہی میں قبول ہو گئی۔

### علمی مقام و قوتِ حافظہ:

آپ کی قوتِ حافظہ نہایت قوی تھی چنانچہ آپ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ ”مجھے دولا کھاحدیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ احادیث ملتیں تو ان کو بھی یاد کر لیتا۔“

”حسن المحاضرة“ میں آپ نے تحریر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سات علوم میں تحریر عطا فرمایا:

- |   |      |   |     |   |      |   |     |   |       |   |      |   |       |
|---|------|---|-----|---|------|---|-----|---|-------|---|------|---|-------|
| ۱ | تفیر | ۲ | فقہ | ۳ | حدیث | ۴ | نحو | ۵ | معانی | ۶ | بیان | ۷ | بدیع۔ |
|---|------|---|-----|---|------|---|-----|---|-------|---|------|---|-------|

اسی کتاب میں آپ نے درج ذیل علوم و فنون کی معرفت کا بھی ذکر فرمایا ہے:

(1)	متعلقات تفسیر	
(2)	قرأت	(2)
(3)	متعلقات حدیث	(4) دعوات و اذکار
(4)	متعلقات فقه	(6) علم الاصول
(5)	علم تصوف	(8) فن لغت
(6)	تاریخ	(10) ادب
(7)	علم جدل	(12) علم صرف
(8)	علم انشاء	(14) علم تریل
(9)		
(10)		
(11)		
(12)		
(13)		
(14)		
(15)	فرض و میراث۔	

غرض بہت سے علوم نقلی اور عقلی پر آپ کو دسترس حاصل تھی۔

(حسن المحاضرہ ص 338)

ایک مرتبہ فرمایا۔ ”ان سات علوم میں فقہ کے سوا جس طرح مجھے رسانی حاصل ہوئی ہے اس طرح میرے شیوخ میں سے بھی کسی کو رسانی حاصل نہیں ہوئی، دوسرے لوگوں کا تو ذکر ہی کیا۔“ ایک مقام پر فرماتے ہیں۔ ”اس وقت مشرق سے مغرب تک روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث و عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں سوائے حضرت خضراً قطب یا ولی اللہ کے۔“

(الرد على من أخذنا إلى الأرض)

الغرض درس و تدریس، تصنیف و تالیف، افتاء و قضاۓ اور رشد و ہدایت میں انہیں کمال حاصل تھا۔ وہ مفسر، محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مؤرخ اور لغوی ماہر ہی نہ تھے بلکہ مجدد عصر اور مجتهد وقت بھی تھے۔ آخر عمر میں آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے علوم اجتہاد سے نوازا ہے اور علماء معتبرین کے رد میں کتب لکھ کر ان کو تفصیلی جوابات دیئے۔

### کثرتِ تصنیف و تالیف:

نویس و زود تالیف تھے۔ آپ کے شاگرد شمس الدین داؤدی کا بیان ہے کہ آپ ایک دن میں تین رسائل تالیف کرتے اور انہیں لکھ لیتے تھے حالانکہ وہ املاء حدیث بھی کرواتے تھے اور سوالات کے جوابات بھی دیا کرتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تفسیر جلالین نصف اول آپ نے صرف چالیس دن میں تحریر کی تھیں۔

### اساتذہ کرام و تلامذہ:

آپ کی علمی مشغولیت کا آغاز پندرہ برس کی عمر سے ہوا اور آپ نے تقریباً 900 سے زائد ائمہ و مشائخ سے علم حاصل کیا جن میں مذاہب اربعہ کے کبار ائمہ کرام بھی شامل ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں صاحب فتح القدیر امام کمال الدین بن ہمام، شیخ شمس سیرامی و شیخ شمس فرمومانی، امام سراج الدین بلقینی، شیخ شہاب الدین السارساجی، امام تقی الدین شبلی، شیخ عفیف الدین حنفی، امام شرف الدین مناوی شافعی، مجی الدین محمد بن سلیمان روحی حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی، علامہ احمد بن ابراہیم بن حنبلی اور علامہ کاچی رحمۃ اللہ علیہم سرفہrst ہیں۔ علامہ کاچی سے آپ نے تفسیر اور عربی ادب کا علم حاصل کیا اور چودہ سال تک ان کے ساتھ موجود رہے۔ تکمیل علوم کے بعد آپ کو اپنے استاذ علامہ بلقینی کی سفارش سے مدرسہ شیخونیہ

میں مدرس کی وہی جگہ مل گئی جہاں پہلے آپ کے والد مامور تھے۔ 891ھ / 1486ء میں انہیں اس سے اہم مدرسہ ”البیریہ“ میں متعین کیا گیا اور رجب 906ھ / 1501ء تک آپ اسی منصب پر فائز رہے۔ آپ کے تلامذہ میں امام عبدالوہاب شعرانی، امام ابن طولون اور محمد بن علی حنفی وغیرہ مشہور ہیں۔ آپ نے اپنی حیات میں جتنے فقہائی، محدثین اور علمائے فن عربیت تیار کئے ان سے کہیں زیادہ تلامذہ آپ نے اپنی کتب کے ذریعے تیار فرمائے ہیں۔

### روحانی مقام و مرتبہ:

40 سال کی عمر میں آپ نے درس و تدریس اور افتاء و قضاۓ وغیرہ کو ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ تقویٰ و تزکیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ نے تصوف کی منازل مشہور صوفی بزرگ شیخ کمال الدین محمد بن محمد مصری شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ نظر کیں اور انہی کے دست مبارک سے خرقیٰ خلافت پہنا اور خلق خدا کو فیض یا ب کیا۔ ان کے تقویٰ کے متعلق فیض الباری شرح صحیح بخاری میں منقول ہے:

کتب السیوطی انه کان اذا فات عنه التہجد  
مرض.

ترجمہ: ”علامہ سیوطی نے لکھا ہے کہ اگر کبھی ان سے تہجد کی نمازوڑہ جاتی تو وہ بیمار پڑ جاتے تھے۔“

آپ کو حق تعالیٰ نے ولایت اور باطنی علوم سے بخوبی نوازا تھا اور آپ کی

تقریباً 700 کتب اس بات کی دلیل ہیں۔ چنانچہ امام عبد الوہاب شعرانی اور علامہ ابن عمار حنبلی ارشاد فرماتے ہیں: ”اگر آپ کی کثرتِ تصانیف اور تدقیقات کے علاوہ کوئی اور کرامت نہ بھی ہوتی تو یہی ان کی جلالتِ شان کے لیے کافی تھا۔ اس شخص کے لیے جو قدرتِ خداوندی پر ایمان رکھتا ہے۔“

(جامع کرامات الاولیاء جلد 2 صفحہ 157)

### آپ کے لیے زمین کا سمت جانا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے خادم محمد بن علی الحبیک کا بیان ہے کہ مصر کی مسجد قرافہ میں بعد ظہر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔ ”میں عصر کی نمازِ مکہ میں پڑھنا چاہتا ہوں مگر میری وفات تک کسی کے سامنے اس بات کا ذکر نہ کرنا۔“ پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ ”آنکھیں بند کرو۔“ میں آنکھیں بند کر کے تقریباً تا میں قدم چلا تو فرمایا۔ ”آنکھیں کھول دو۔“ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم بابِ معلاۃ پر تھے پھر ہم نے اکابر کے مزاراتِ مبارکہ کی زیارت کی۔ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ زیارتِ قبول کو ناجائز، حرام یا شرک وغیرہ نہیں سمجھتے تھے) پھر حرم میں داخل ہو کر طواف کیا۔ آبِ زمزم پیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم نے عصر کی نمازِ ادا کی۔ اس کے بعد علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ”ہمارے لیے زمین کا سمت جانا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا یہ کہ بیت اللہ کا مجاور جو مصر کا رہنے والا ہے ہمیں نہیں پہچانتا۔“ پھر فرمایا۔ ”اگر چاہو تو میرے ساتھ واپس چلو اور اگر چاہو تو یہیں رہ جاؤ، حتیٰ کہ حاجج کرام واپس آجائیں۔“ یعنی ان کے ساتھ لوٹ آنا۔ میں نے کہا۔ ”میں تو آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا۔“ چنانچہ بابِ معلاۃ پر آ

کر آپ نے فرمایا۔ ”اپنی آنکھیں بند کرو۔“ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر سات قدم اٹھانے کے بعد فرمایا۔ ”اپنی آنکھیں کھوں دو۔“ (پس میں نے آنکھیں کھو لیں) تو ہم اسی جگہ تھے (جہاں سے روانہ ہوئے تھے)۔

(جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 157)

جہاں اس روایت سے اولیاء کرام کے ان اختیارات کا پتہ چلتا ہے جو حق تعالیٰ نے ان کے اعزاز و اکرم کو ظاہر کرنے کے لیے انہیں عطا فرمائے ہیں وہیں امام سیوطی رضی اللہ عنہ کی ولایت بھی ثابت ہو جاتی ہے کیونکہ اس قسم کی کرامات اولیاء سے ثابت ہیں۔ اس کی تائید بازیز یہ بسطامی رضی اللہ عنہ کے قول سے ہوتی ہے۔ جب ان سے زمین کے سمنئے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا۔ ”جب ابلیس ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب تک جاسکتا ہے حالانکہ حق تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں تو اولیاء اللہ (جومقربان بارگاہ الہی ہوتے ہیں) ان کے حق میں یہ کوئی بڑی بات ہے۔“ (جامع کرامات الاولیاء جلد اول صفحہ 67)

### بارگاہ رسالت ﷺ سے لقب شیخ الحدیث عطا ہوا:

امام سیوطی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے خود کو بارگاہ رسالت میں حاضر دیکھا۔ میں نے حدیث پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی۔ ”اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤ۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سناؤ اے شیخ الحدیث۔“ مجھے آپ کا شیخ الحدیث کے الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و ما فیہا سے اچھا معلوم ہوا۔

(جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 158)

اور اسی قسم کی ایک دوسری روایت میں کسی اور بزرگ نے خواب میں ذیکھا کہ حضور ﷺ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کے جواب میں فرمادی ہے میں۔ ”یا شیخ السنۃ اس کا جواب یہ ہے اور پوچھو۔“

بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

آپ محدث و مفسر اور علامہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے عاشق رسول ﷺ بھی تھے۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی تعداد کا اندازہ لگانا تو مشکل ہے البتہ آپ کے شاگرد شیخ عبدال قادر سے روایت ہے کہ میں نے امام سیوطی سے عرض کیا۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا بیداری میں کتنی دفعہ شرف حاصل کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا۔ ”ستر سے کچھ زیادہ مرتبہ۔“

(جامع کرامات الاولیاء جلد 2 صفحہ 158)

اور سیدی امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور پرنور ﷺ کی حالت بیداری میں 75 بار زیارت ہوئی۔“ (المیزان الکبری جلد اول صفحہ 44)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمن بریلوی فرماتے ہیں:

”اس طرح خاتم حفاظ الحدیث امام جلیل جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سرہ العزیز 75 بار بیداری میں زیارت جمالِ جہاں آرائے حضور پرنور سید الانبیاء ﷺ سے بہرہ در ہوتے۔ بالمشافہ حضور اقدس ﷺ سے تحقیقاتِ حدیث کی دولت پائی۔ بہت احادیث کی کہ طریقہ محدثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں، صحیح

فرمائی جس کا بیان میزان الشریعة الکبریٰ میں ہے جس کا جی  
چاہے دیکھئے۔” (فتاویٰ رضویہ جلد 2 صفحہ 415)

بعض کم علم اور جاہل حضرات بیداری میں زیارت کے الفاظ پر اپنی تاویلاتِ فاسدہ کے ساتھ یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں کہ اس سے مثالی وجود یا حقیقی وجود کی زیارت ثابت کرنا درست نہیں بلکہ روحانی ترقی کے سبب آنکھوں سے پردے اٹھ جاتے ہیں اور یہ حضراتِ زیارتِ محبوبِ خدا ﷺ سے مشرف ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس قدر صریح اور واضح الفاظ کے بعد تاویلات کی حاجت ہی کیا تھی اور وہ بھی ایسی تاویلات جونہ تو قرآن و حدیث سے ثابت، نہ آثار و اقوال میں ان کا ذکر۔ دوم ان تاویلات کے بغیر ان روایات سے کون سی حرمت، کفر یا شرک ثابت ہو رہا تھا جس کو ظاہر کرنے کے لیے اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوچی

شاید حضور ﷺ کی شان کی رفت کا ذکر ان کو اپنے سینے کا بوجھ لگتا ہے بلکہ یقیناً ایسا ہی ہے کہ جب اپنے ”بزرگوں“ کی بات آتی ہے تو کوئی تاویل کرنے کی حاجت نہیں پڑتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے سرکار ﷺ یا کسی اور نبی ولی کا جانا آنا ثابت ہے۔ واقعہ معراج اس بات کی تائید کرتا ہے جب تمام انبیاء کرام نے نبی مکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا فرمائی پھر انہی انبیاء میں سے بعض سے آسمانوں پر بھی ملاقات ہوئی۔ یہ انبیاء کرام ﷺ باوجود سینکڑوں سال گزرنے کے جب وفات ظاہری کے بعد فرش بلکہ عرش پر جاسکتے ہیں تو یہ چیز سید الانبیاء ﷺ کے لیے

کیسے محال ہو سکتی ہے۔ عام مومن کے متعلق حدیث پاک میں آیا کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے، اس کی مثال بیان فرمائی کہ جیسے ایک پرنده پنجرے میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ اگر یہ اعتراض کر دو کہ وہ تو مر نے والے کے بارے میں فرمایا زندہ تو آزاد نہیں کیا جاتا وہ کیسے آجا سکتا ہے تو خضر ﷺ کو دیکھ لو وہ جہاں جانا چاہیں جاسکتے ہیں اور یہ بات ان کے موسیٰ ﷺ سے ملاقات کرنے کے ساتھ قرآن سے ثابت ہے۔ ہماری نہیں مانتے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے پوچھ لو جو حدیث پاک میں مذکور سوالِ قبر "ما كنت تقول في هذا الرجل" کی شرح میں فرماتے ہیں:

با حضارِ ذاتِ شریف و مے در عیان، با یں

طريق که در قبر مثالے از حضرت و مے ﷺ

حاضر ہی ساخته باشندتا بمشاهدئه جمال

جان افزائے اور عقدئه اشکال کہ در کار

افتادہ، کشادہ شود ظلمت فراق، بنور لقاء

دلکشائے اور وشن گردد۔ (اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ)

ترجمہ: لفظ ہذا سے ذاتِ اقدس کی جانب اشارہ اس بنا پر ہے کہ حضور

علیہ السلام کی ذاتِ اقدس اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے۔

بایں معنی کہ اس کی قبر میں حضور پر نور ملی علیہ السلام کا جسم مثالی موجود

ہوتا کہ آپ کے جمالِ جانفرزا کے مشاہدہ سے اس مشکل کا حل

ہو جائے جس سے اسے واسطہ پڑتا ہے اور جدائی کی تاریکی

ان کی روح پرور و جان افروز زیارت کی بدولت سمٹ  
جائے۔“ اور لاکھوں کی قبر میں آپ روزانہ بیک وقت موجود  
ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء شریف میں  
فرماتے ہیں: ”ان روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم حاضرة فی بیوٰت اهٰل الایلام۔“ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تمام اہل اسلام کے  
گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے اور علامہ محمود آلوی رحمۃ اللہ  
علیہ فرماتے ہیں۔ ”ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی بجسدا و روحہ و انہ یتصرف و یسیر حیث  
شاء فی اقطار الارض والملکوت۔“ یعنی نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اقدس اور روح انور کے ساتھ زندہ ہیں اور  
زمین کے اطراف و ملکوتِ اعلیٰ میں جہاں چاہیں یہ فرماتے  
ہیں۔“ (تفہیر روح المعانی)

او رو واضح حدیث مبارک موجود ہے۔ ”من رأني فقدر الحق۔“ جس  
نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے حق دیکھا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ جب خواب میں  
دیکھنا حق ہے تو بیداری میں دیکھنا غیر حق کیسے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عقل عطا فرمائے تو  
استعمال کی بھی توفیق دے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ بہر کیف امام جلال الدین  
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ 75 مرتبہ بیداری میں حضور پر نور علیہ السلام کی زیارت سے بالمشافہ مشرف  
ہوئے۔

## حضور سے بشارتِ جنت کا ملنا:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد شیخ عبدال قادر تازلی عَلَیْہِ الْمَنَّاءُ کا بیان ہے کہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بحالت بیداری زیارت کا شرف حاصل کیا تو حضور ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا۔ ”اے شیخ الحدیث، اے شیخ الحدیث۔“ میں نے عرض کیا۔ ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں جنتیوں میں سے ہوں؟“ ارشاد فرمایا۔ ”ہاں“ پھر میں نے عرض کیا۔ ”بغیر عذاب دیئے۔“ ارشاد فرمایا۔ ”ہاں تمہیں یہ بھی حاصل ہے۔“ (جامع کرامات الاولیاء جلد دوم صفحہ 158)

## وفاتِ حسرت آیات:

آپ وفات سے سات روز قبل ہاتھ کے درم میں بستا ہوئے اور 19 جمادی الاولی 911ھ / 18 اکتوبر 1505ء کو 62 سال کی عمر میں خلیفہ متمنک بالله کے عہد میں دنیا سے فانی کو الوادع کہا۔ آپ کی نمازِ جنازہ امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے بعد نمازِ جمعہ پڑھائی جس میں خلق کثیر شریک ہوئی۔ آپ کامزار مبارک مصر میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

## چند تصانیف کا تعارف:

آپ کی تصانیف و تالیفات کی تعداد کم و بیش چھوٹے ہے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

۱ ◆ **آل لَّدُّ الْمَنْثُورُ فِي التَّفْسِيرِ بِالْمَأْثُورِ.**

۲ ◆ **الْإِتْقَانُ فِي عُلُومِ الْقُرْآنِ**

- ٢ جَمْعُ الْجَوَامِعُ أَوْ جَامِعُ الْكَبِيرِ.
- ٣ الْجَامِعُ الصَّغِيرُ.
- ٤ تَدْرِيْبُ الرَّاوِي فِي تَقْرِيْبِ النَّوْوَى
- ٥ طبقات الحفاظ.
- ٦ الْلَّائِي الْمَصْنُوعَةُ فِي الْأَحَادِيْثِ الْمَوْضُوعَةِ.
- ٧ قُوَّتُ الْمُخْتَدِي عَلَى جَامِعِ التِّرْمَذِيِّ.
- ٨ تَفْسِيْرُ الْجَلَالِيْنَ.
- ٩ لُبَابُ النُّقُولِ فِي أَسْبَابِ النُّزُولِ.
- ١٠ لُقْطُ الْمُرْجَانِ فِي أَحْكَامِ الْجَانِ.
- ١١ الْحَاوِي لِلْفَتاوِيِّ.
- ١٢ الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى فِي مُعْجَزَاتِ خَيْرِ الْوَرْزَى.
- ١٣ الْأَكْلِيلُ فِي إِسْتِنبَاطِ التَّنْزِيلِ.
- ١٤ النَّاسِخُ وَالنَّسْوَخُ.
- ١٥ مَفَهَّمَاتُ الْقُرْآنِ.
- ١٦ إِسْرَارُ التَّنْزِيلِ.
- ١٧ الْإِزارُ الْمُتَنَاثِرَةُ.
- ١٨ التَّوْشِيْحُ عَلَى الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ.
- ١٩ حَسْنُ الْمُحَاضَرَةِ.
- ٢٠ فَوَائِدُ الْأَبْكَارِ.

◆ تاریخ الخلفاء۔

◆ ترجمان القرآن فی التفسیر المسند۔

◆ جمیع البحرین و مطل البدرین۔

◆ الحبائک فی اخبار الملائک۔

◆ ریاض الطالبین۔

چند علوم میں ان کی تصانیف نامختصر تعارف ذکر کیا جاتا ہے۔

### (۱) تفسیر:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی تفسیر سے متعلقہ احادیث ”ترجمان القرآن فی التفسیر المسند“ نامی کتاب جو پانچ جلدیں پر مشتمل تھی میں جمع کیں۔ پھر خود ہی اس کتاب کا خلاصہ اپنی کتاب ”آلدرُ المنشُورُ فی التَّفْسِيرِ بِالْمَأْثُورِ“ میں کر دیا جس میں انہوں نے اسناد کو حذف کر دیا اور صرف ادبی مآخذ کا تذکرہ کیا۔ ملائی قاری عزیز اللہ متومنی 1014ء اس تفسیر کے بارے میں رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”شیخ مشائخنا السیوطی هو الذی احیا علم التفسیر المأثور فی الدر المنشور۔“ یعنی شیخ المشايخ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وہ علامہ ہیں جنہوں نے تفسیر ماثور کو اپنی کتاب ”درِ منثور“ کے ذریعہ زندہ کیا ہے۔ تفسیر جلالیں اگرچہ مکمل طور پر آپ کی تصانیف نہیں صرف سورۃ فاتحہ سے سورۃ الکھف تک کا حصہ آپ نے لکھا ہے مگر یہ حصہ آپ کی صرف و نحو، فصاحت و بلاغت، علم لسان العربی اور علم لغت کا

منہ بولتا ثبوت ہے اور ایسا شاہکار ہے جس کی نظریہ اور کسی مصنف کی تصانیف میں ملنا مشکل ہے حالانکہ آپ نے اس حصہ کو صرف چالیس دن میں مکمل کیا۔ حسن المحاضرہ میں آپ نے اپنی بڑی مبسوط اور جامع تفسیر "مجمع البحرين و مطلع البدرین" کا ذکر بھی کیا ہے لیکن اب یہ کتاب نایاب ہے اور اس کا محض نام باقی ہے۔ "الاکلیل فی استنباط التنزیل۔" ان آیات پر لکھی ہے جن سے احکام شرعیہ اخذ کیے گئے ہیں۔ بعض مشکل قرآنی آیات کے متعلق انہوں نے کتاب "مفہمات القرآن فی مبہمات القرآن" میں بحث کی ہے۔ الغرض تفسیر کے موضوع پر آپ نے کافی تصانیف فرمائی ہیں۔

## (2) اصول تفسیر:

اصول تفسیر میں ان کی بے مثال اور مایہ ناز تصنیف "الاتقان فی علوم القرآن" ہے۔ اولاً یہ آپ کی مشہور و مبسوط اور ضخیم تفسیر "مجمع البحرين و مطلع البدرین" کا مقدمہ تھا جس کا سالِ تصنیف 872ء ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقدمہ کا نام "التبحیر فی علوم التفسیر" رکھا تھا لیکن جب علامہ زکریٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی 794ھ میں کی تصنیف "البرهان فی علوم القرآن" آپ کی نظر سے گزری تو انہوں نے اس مقدمہ پر نظر ثانی کر کے کافی تغیر و تبدل کے بعد از سرنو مرتب کیا اور 878ھ میں اسے ایک الگ تصنیف "الاتقان فی علوم القرآن" کا نام دے دیا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں وہ داد تحقیق دی کہ اصول تفسیر کے بیان کا حق ادا کر دیا۔ تمام

مفسرین و محدثین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ علوم قرآن پر سب سے جامع کتاب "الاتفاق" ہی ہے۔ اس کے علاوہ "الناسخ و المنسوخ" نامی کتاب میں آپ نے ناسخ اور منسوخ آیات اور ان کی پہچان پر تفصیلی بحث کی ہے۔ کتاب هذا "لباب النقول فی اسباب النزول" بھی اصول تفسیر کے فن پر آپ کی تحقیقی کتاب ہے۔

### (3) علم حدیث:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو نویں اور دسویں ہجری کے مشہور محدثین میں بلند مقام حاصل ہے۔ حدیث شریف کے موضوع پر ان کی مبسوط اور ضخیم تالیف "جمع الجوامع" ہے جو جامع الکبیر کے نام سے مشہور ہے اس میں آپ نے صحاح ستہ کو مع دس مسانید کے جمع کیا ہے۔ صحیح بخاری پر ان کی تعلیق "التوشیح علی الجامع الصحیح" موجود ہے۔ اخبار متواتر پر آپ کی تصنیف "الازھار المتناثرة فی الاخبار المتواترة" ہے۔

### (4) سیرت:

سیرت مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر آپ کی کتاب "الخاصّص الکبریٰ فی معجزاتِ خیر الوریٰ" ہے جو آپ کا اس موضوع پر لافانی شاہکار ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کتاب کو آپ نے بڑی تحقیق و تلاش کے بعد تقریباً 20 سال میں تصنیف کیا اور خیر الوریٰ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سے زائد خصائص کو بیان فرمایا ہے۔ ہر اعجاز کی صراحت اور ثبوت کے لیے

احادیث نبوی کے عظیم الشان ذخیرہ سے تلاش و تحس کے بھی جس قدر بھی احادیث آپ پر دستیاب ہو سکی ہیں ان سب کو بحوالی راویان پیش کیا ہے۔

### (5) تذکرہ وتاریخ:

تاریخ کے موضوع پر آپ کی کتاب مستطاب "تاریخ الخلفاء" ہے جس میں آپ نے ظیفی اول سے لے کر تمام خلفاء و امراء کا تذکرہ کیا ہے جن پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے اور اس تاریخ میں زمانے کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے ساتھ ہی ان نامور علماء و مجتہدین کے احوال بھی قلم بند کئے گئے ہیں جو ان خلفاء و امراء کے دور میں ہوئے۔ شخصیت کے تذکرہ پر آپ کی کتاب "تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ" ہے جس میں آپ نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے تذکرہ و مناقب اور سوانح کو موضوع بنایا ہے۔

### (6) الاحوال والاحکام:

"لقط المرجان فی احکام الجان" جنات و شیاطین کے موضوع پر آپ کی ممتاز اور جامع کتاب ہے جس میں آپ نے کتب تاریخ و حدیث و تفسیر کے حوالے سے جنات کی تخلیق، ان کے اعمال، احکام، عجیب و غریب حکایات اور ان سے حفاظت کے اعمال کو تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح "الحبائیک فی اخبار الملائک" میں آپ نے فرشتوں کی تخلیق، احکام، اعمال، حکایات اور احوال پر سیر حاصل بحث کی ہے اور اس موضوع پر آپ کے سوا کسی نے قلم نہیں اٹھایا اگرچہ احوال، قبر، احوالِ موت اور روح کے احوال پر آپ نے الگ

الگ تصانیف تحریر کیں جن کے نام تذکرۃ القبر، تذکرۃ الموت اور تذکرۃ الروح میں لیکن موت اور برزخ کے حوالے سے سب سے زیادہ شہرت آپ کی لاجواب کتاب "شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور" کو حاصل ہوئی جس میں آپ نے احوالِ روح، موت، برزخ اور حشر و نشر کو قرآن و حدیث اور آثار کی روشنی میں بڑی وضاحت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے نیز ان احوال کے متعلق مختلف واقعات و حکایات کو نقل کر کے قاری میں فکر قبر و حشر پیدا کرنے کی بھرپور سعی کی ہے۔

## پہلے اسے پڑھیے

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على  
سيد المرسلين.

آج امت مسلمہ کا کاروان تاریخ کے نازک موڑ پر کھڑا ہے اور جس قدر خطرات بے چینیاں آج اہل حق کو ہیں شاید پوری تاریخ میں خدا کے ماننے والوں کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوا ہو۔ ہر طرف اسلام کے خلاف پر اپیگنڈے اور حملے نظر آرہے ہیں۔ سرداری کا منصب پانے والے آج انگریز کی نوکری و دربائی میں فخر کرتے ہیں۔ اسلام کو سہارہ دینے والے آج اس کا شیرازہ بکھیرنے میں مصروف ہیں۔ وہ فلسطین کی مقدس وادی جو اہل حق کا مسکن تھی۔ کلمۃ حق بلند کرنے والوں کو علی الاعلان وہاں سے نکال دیا گیا۔

زمین و آسمان نے بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر مسلمانوں کو ان اپنے گھروں سے نکالے جانے کا تماثہ دیکھا۔

وہ عراق کی سر زمین جو اللہ کے پیغمبروں، اماموں اور اولیاء کرام کی سر زمین ہے۔ وہاں کب سے کشت و خون کا سلسلہ جاری ہے اور افغانستان کی سر زمین کے اندر دشمن اسلام نے کس قدر اپنے ہتھیاروں کو آزمایا۔

آج پاکستان کو زہر دام لانے کے ساتھ شام و ایران کو مٹانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کوئی ایک خطرہ نہیں بلکہ ہر طرف اندھیروں نے ڈیرے جما لیے ہیں۔ مسلمانوں کی بدحالی دیکھ کر جگر پانی پانی اور لیجھہ منہ کو آتا ہے۔

آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ دن ہمیں کیوں دیکھنے پڑ رہے ہیں؟

یہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوں  
شکوہ ہے زمانے سے نہ قسمت کا گلہ ہے  
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان  
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے  
مالی طور پر مسلمانوں کو ہر طرف لوٹایا تو عالمگیر مسئلہ ہے لیکن مسلمان ہو کر  
منافقانہ چال چلنالوگوں کے ایمانوں کو لوٹنا بھی عالمگیر مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ مذاہب  
فاسد ہر کھنے والے لوگ ہر طرف سے مسلک حقہ کو لوٹ رہے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ بتا دیا:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کا صدیوں قبل مشاہدہ فرمائ کر ہمیں اس سے آگاہ کر دیا تھا۔ یہ تمام خطرات جو آج اسلام اور اہل اسلام کو درپیش ہیں، نگاہ نبوت کے سامنے اس وقت موجود تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیان فرمائ کر تمام خطرات سے ہمیں آگاہ کر دیا۔

کتنی کم بخوبی ہے کہ جب سب کچھ وہ ہمارے لیے بیان فرمائ گئے۔ ہم ان کو پڑھا اور سن نہیں سکتے اور اگر پڑھا اور سن لیں تو عمل کرنا گوارہ نہیں کرتے۔

میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں:

**يُوْشِكُ الْأُمَّةُ أَنْ تَدَاعِيَ عَلَيْكُمْ كَمَا تُدَاعِيْ**

**الْأَكْلَةَ إِلَى قَصْعَتِهَا۔** (مشکوٰۃ ص 459 ابو داؤد شریف)

ترجمہ: ”وہ وقت قریب ہے، سارے کفریہ گروہ مل کر ایک دوسرے کو تمہارے بارے یوں بلائیں گے جس طرح ایک پیٹ میں کھانے والے بہت سے ہوں اور وہ سب اس پیٹ کی طرف سب کو بلا رہے ہوں۔“

اس حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ فرمادیں کہ کفر متعدد ہو کر اسلام کو مٹانے کے درپے ہو جائے گا۔ میری امت ایک پیٹ کی طرح درمیان میں ہو گی اور دوسرے میں چاروں طرف دشمن اتحاد کر کے آجائے گا اور ایک دوسرے کو دعوت دیں گے آؤ تم بھی کھالو! آؤ تم بھی کھالو! تمہارا بھی حصہ ہے۔

آج ملک پاکستان میں اور اس سے باہر یہی مسئلہ ہے کہ گمراہ فرقے اکٹھے اور متعدد ہو کر اور اتحاد بین اسلامیین کا نعرہ بلند کر کے ملک حقہ اہلسنت کو ہر طرف سے کمزور کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ ملک اہل سنت و جماعت روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ کئی دینی مدارس بند ہو گئے۔ مساجد تعلیم یافتہ علماء سے خالی ہو گئیں اور ہوتی جا رہی ہیں۔ علمائے متقدہ میں کی تفاسیر کا مطالعہ کر کے وعظ و تقریر کرنے والے اس دنیا سے اٹھ گئے اور قرآن و حدیث کا عطر نکال کر عوام کے سامنے پیش کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ آج ملک حقہ کو نقصان پہنچانے والے کون ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمیں نقصان پہنچانے والے

ہمارے اپنے اہل سنت کھلانے والے ہیں۔

ان میں چند درج ذیل ہیں:

### (1) جاہل نعت خواں حضرات:

بلاشبہ رسول اکرم ﷺ کی نعت خوانی عبادت ہے بلکہ رضاۓ الہی کے حصول کا ذریعہ ہے لیکن ان نعت خوانوں کے لیے جو پابند شرع اور فرائض و واجبات کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے نہیں جو روزانہ داڑھی چٹ کرواتے ہیں اور تربوز کی طرح بو تھا (چہرہ) صاف کرو اکرافیقہ کے بندر کی مانند چھلانگیں مار کر اسٹیچ پر چڑھ جاتے ہیں۔ ایسے نعت خوانوں کو پیسہ دینا گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ کیونکہ یہ تعاون علی الاثم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَعَاوُنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدُوَّانِ۔

ترجمہ: ”گناہ اور زیادتی پر کسی کی مدد نہ کرو۔“

جو لوگ محفل نعت خوانی کر کے پیسہ وصول کرتے ہیں اور انہیں پیسوں سے داڑھی منڈاتے ہیں۔ حالانکہ داڑھی منڈانا حرام اور اس پر تعاون بھی حرام ہے۔

اے میرے مسلمان بھائیو!

ذرا مجھے بھی بتاؤ کہ یہ تمہارا ان کو پیسے دینا گناہ ہے یا نہیں؟ تمہارا یہ تعاون مفاسدی الی الاثم ہے یا نہیں؟ مروجہ مخالف نعت خوانی نے مسلک اہل سنت کو

بہت نقصان پہنچایا ہے۔

بعض لوگوں نے تو اس کو اپنا بزنس اور کاروبار بنالیا ہے۔ وہ بنی کریم ﷺ کے نام پر لاکھوں روپے جمع کرتے ہیں۔ کچھ نعمت خوانوں کو دیتے اور باقی منتظمین محفل ہڑپ کر جاتے ہیں۔

اس طرح اہل سنت و جماعت کی وہ قیمتی دولت جو بنی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کو پھیلانے پر خرچ ہونی تھی وہ بد عمل نعمت خوانوں کے نام پر بینکوں میں جمع ہو گئی اور وہ لوگ مالِ مفت دل بے رحم کے تحت اس مال غریبیاں کو اپنی ذاتی عیش و عشرت میں کھپاتے اور کھاتے ڈکاریں مارتے پھرتے ہیں۔

بعض محفلوں میں دیکھا گیا ہے کہ جاہل بد کردار اور بد عمل نعمت خوانوں پر ہزاروں بلکہ لاکھوں روپے لٹائے جاتے ہیں اور ان کے پروں پر سونے کے تاج سجائے جاتے ہیں حالانکہ سونے کا استعمال مرد پر حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام۔ یا تو سونا پہننے والے نعمت خواں حضرات مرد ہی نہیں۔ ان کے پہنے ہوئے لباس کا قرینہ اس بات پر دال ہے یا پھر مرد ہیں مگر شریعت محمدیہ سے جاہل اور حد درجہ کے ناواقف ہیں۔ کیونکہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا:

”حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهِبِ عَلَى ذُكُورِ امْتِي۔“

ترجمہ: ”میرے امت کے مردوں پر ریشم اور سونے کو پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔“

مگر آہ ان لوگوں کی اصلاح کون کرے۔ انہوں نے خود اسلام کے

دروازوں کو مغل کر لیا ہے۔ ان کو کون سمجھائے کیونکہ تاج پہننے اور پہنانے والے جاہل بلکہ جہالت کا پلندہ ہیں جو پیسہ اہل سنت کی ترقی کے لیے خرچ ہونا تھا وہ ان کی جیبوں میں چلا گیا۔ ساری ساری رات مغل جمانے کے لیے عوام کو عمرے کے ٹکٹ کا لائق دے کر بیٹھنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ تمام آکلین لنگرے کی صحیح کی نماز ہی رہ جاتی ہے۔ ایک منتخب کام کے لیے فرض کا ترک حرام اور اشد حرام ہے۔

خدارا غور کرو!

ایسے کام سے خدا اور رسول راضی ہوں گے یا ناراض؟  
یقیناً وہ ناراض ہی ہوں گے۔ تو ذرا سوچو کہ لاکھوں روپے خرچ ہوئے  
مگر حاصل رسول خدا ﷺ کی ناراضی ہوئی۔ مگر ان عقل کے انہوں خرد کے  
دشمنوں کو کون سمجھائے۔

آج کل ہمارے نعت خوانوں کا حال بھی لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔ دنیا کا  
سب سے بڑا انسر پاکستان کا گولڈ میڈلست نعت خواں بنائیٹھا ہے۔ حضرت کی نمود  
دنماش کوٹھے میں بیٹھ کر پیسہ کمانے والی کی طرح ہے اور ان کا سینہ سوز و گداز سے  
خالی اور چہرہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجرد پھر بھی عوام میں سوز و گداز پیدا  
کرنے کی بھرپور کوشش ناکام کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر کہاں عوام اتنی بھی  
بھولی نہیں وہ جانتی ہے کہ انگریزی تہذیب کا متوا لا اور فیشن پر مر منٹنے والا، سنت  
مصطفیٰ سے گریزال اور منہ پھیرنے والے کی یہ ساری بناؤٹیں ظاہری اور ریا کاری  
کی بناء پر ہیں۔ اور ان کی نعتیں الامان وال حفیظ شاید نعت کے الفاظ کا اطلاق اس

پر صحیح ہے یا نہیں۔ ایک حضرت جھوم جھوم کر اور گنبد نما پیٹ کو بلا کر پڑھ رہے تھے۔

G.T روڈ تے بریکاں لگیاں طیبہ دی بہار و یکھ کے انج گڈیاں تے گڈیاں وجیاں طیبہ دی بہار و یکھ کے مسلمانو! ذرا ہوش کے ناخن لو۔ کہ اس جیسی نعت کو سن کر یا پڑھ کر کیا امید ثواب رکھی جاسکتی ہے۔ یقیناً نہیں بلکہ ایسی نعتیں اسلام پر استھناء کا سبب بنتی ہیں۔

### خوبصورت نعت خواں اور منتظر میں محفل:

مروجہ محفل نعت کا ایک نہایت گھناؤنا اور تاریک پہلویہ بھی ہے۔ محفل کی انتظامیہ لوگوں سے پیسے بٹو کر ان نعت خوانوں کو بلا تے ہیں جن کی عمر مم اور ظاہری بناوٹ میں ذرا خوبصورت اور اپنے حسن و جمال کی کمائی کے عادی ہوتے ہیں۔

ان کی ڈبل دھاڑی لگ جاتی ہے۔ جن لوگوں کو ان کی عادت کریمہ کا علم ہوتا ہے وہ نعت خوانی کے بہانے جنسی تسلیکیں کے زیادہ ممتنی ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے بدکردار ایک تیر سے دوشکار کر لیتے ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ بعض نعت خواں حضرات نعت پڑھنے کے بعد کسی عالی شان بڑے ہوٹل میں کمرہ بک کروالیتے ہیں اور وہاں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو بتانے اور لکھنے جانے کے قابل نہیں۔

لیکن افسوس میرے ان سنی بحائیوں کو کون عقل دے۔

نہ سمجھو گے تو مت جاؤ گے اے مسلمانو!

تمہاری داتاں تک نہ رہے گی داتاںوں میں

## (2) جاہل گدی نشین:

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں اور بڑے خطرات کے ساتھ ساتھ  
ایک بڑا خطرہ جاہل گدی نشینوں کا بھی ہے۔ والدین محنت کر کے اور اس کا پھل  
حاصل کر کے رخصت ہو گئے۔ اب ان کی جگہ ان کی جاہل اولاد پیر بن گئی اور دھرا  
دھڑ مرید کرنا شروع کر دیا۔ ہمارے اس دور میں جاہل پیروں کا طبقہ ایک ایسا رتا  
ہوا نا سور ہے جس کی کوئی دوائی نہیں۔ یہ جہلاء حضرات اپنے مریدوں کو علماء کرام  
سے متنفر کرنے میں ہر وقت مصروف عمل رہتے اور ان کو کہتے ہیں کہ یہ ظاہر کے  
مولوی کیا جائیں حقیقت کیا ہے؟ اور طریقت کسی کا نام ہے، حالانکہ یقیناً وہ خود  
طریقت و حقیقت سے اتنے دور ہیں جتنا زیمن سے آسمان۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی امام اہل سنت امام احمد رضا غالی علیہ الرحمۃ

الرحمٰن نے فتاویٰ رضویہ شریف کے اندر پیر کی چار شرائط بیان کی ہیں:

◆ ۱ صحیح العقیدہ سنی ہو۔

◆ ۲ عالم دین ہو۔

◆ ۳ اعلانیہ گناہ کرنے والا نہ ہو۔

◆ ۴ اس کا سلسلہ طریقت بنی کریم ﷺ تک پہنچتا ہو، کسی جگہ منقطع نہ ہو۔

الامان والخفیظ ہمارے دور میں پیروں کی اکثریت علم دین سے بالکل کوری ہے۔ بعض تو وہ ہیں جن کو کسی شخص نے خلافت نہیں دی مگر پھر بھی مند پر قابض ہیں بلکہ ایسے پیر بھی ہیں جنہوں نے اپنے ارشادات کے پھندے میں لوگوں کو پھنسانے کے لیے اپنے کسی مردہ بزرگ کی قبر پر دربار بنایا کہ خود اس کے سجادہ نشین ہو گئے اور سلسلہ پیری مریدی شروع کر لیا۔ خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہی کے نہایت ہی عمیق گھرے میں اتنا ناشروع کر دیا۔

ایسے پیر جو خود فیض ربانی سے کوسوں دور میں ان سے امید فیض رکھنا باخچہ عورت سے بچہ اور بیل سے دودھ طلب کرنے کے متادف ہے۔

ان جہلاء نے اپنے مریدوں کے نام اور ان کے رہائشی پتہ جات کے رجسٹر تیار کروائے ہوئے ہیں۔ بالآخر دورے پر جاتے ہیں اور اپنے مریدوں کی دعوتوں اور رضیافتوں سے لطف انداز ہو کر ان کا سماڑہ کر کے آتے ہیں۔

جب تک کوئی مرید جیبیں گرم نہیں کرتا اس وقت تک اس کے گھر سے حضرت کا خروج ممنوع و معال ہے۔

جب ایسے جاہل پیر اپنے بزرگوں کے عرس کرواتے ہیں تو ان کے ہال عام طور پر دو طرح کے کھانے پکتے ہیں۔

♦ لنگر کی دال

♦ روٹ کیا ہو امرغ

لنگر کی دال عوام الناس کے لیے اور روٹ مرغ ان امیرزادوں کے لیے جن کی تجویوں کے پوشیدہ ڈالروں پر پیر صاحب کی نظر کرم رہتی ہے۔ جن کو

اپنی موت یاد نہیں وہ اپنے مریدوں کو احوالِ موت سے کیا آگاہ کرے گا۔ جو خود دنیا سے کھلڑکش نہیں ہو سکتا، وہ دنیاداروں کو اس کی تعلیم کیونکر دے سکتا ہے۔

شیخ جی کو فکر تھی ایک کے دس یکجھے

عمر ایل آ پہنچے کہ حضرت جان واپس یکجھے

بعض بے ضمیر پیر اور لوٹنے میں بے نظیر ایسے بھی ہیں جو امریکہ اور انگلینڈ وغیرہ کے دورے کرتے ہیں اور وہاں کے رہنے والے مریدوں کی ناز برداریاں کرتے اور اپنی جھولیاں ڈال رہوں سے خوب بھرتے ہیں۔ جسے مرید کی جھولی فیض محمدی ﷺ سے بھرنی چاہیے تھی وہ اپنی جھولی گندی دنیا سے بھرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ ایسے جاہل پیر اپنے دولت مند مریدوں کے پیچھے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح بھوکی بلیموٹے تازے چوہے کے پیچھے بھاگتی ہے۔ ان کا مقصد واحد صرف ڈال رہا اور روپے پیسے ہوتے ہیں۔ جن سے کوئی بنگلہ کار خریدی جاسکے تاکہ دوسروں کو لوٹنے میں آسانی ہو۔ فقیر کا ایک محفل میں جانے کا اتفاق ہوا تو محفل کے بعد دیکھا کہ پیر اور مرید کے درمیان تو تو میں میں ہو رہی ہے۔ پیر صاحب اصرار فرماتا ہے تھے کہ میں نے تمہارے جلسے کی صدارت کی ہے۔ میں پورے 25 ہزار روپے لوں گا۔ مرید صاحب 25 ہزار سن کر نیم جاں ہو گئے۔ آخر کار مرید کو پیر صاحب کی یہ آخری خواہش بھی پوری کرنی پڑی۔ ایسے پیر دین کا کام کرنے کی بجائے امراء اور رؤسائے لاکھوں روپیہ ہتھیانے کے پیشکش (Specialist) ہوتے ہیں۔ نت نی کاریں ان کے آستانوں پر کھڑی ہوتی ہیں۔

## سلوک کی ایک منزل:

جاہل پیر اور گدی لشین حضرات اکثر بد اعمالیوں کا شکار ہوتے ہیں۔ دعوتوں اور رضیافتتوں میں ان کی نماز میں گول اور جوان کو سمجھائے تو اس کا بستر دنیا سے پکا گول ہو جاتا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ان کا نیا کرتوت سامنے آتا ہے۔

ایک پیر صاحب ایسے تھے جو دو پٹھان عورتیں اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔ وہ ان کے فراق کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ لاہور کے اطراف میں ایک گاؤں میں تشریف لے گئے۔ رات کو ذکر و فکر کی مخفل منعقد ہوئی۔ بعد ازاں صاحب خانہ نے گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے تینوں کی چار پائیاں مکان کی چھت پر پہنچا دیں تاکہ خواب راحت میں خلل نہ آئے۔ حالانکہ مرید صاحب ان کے سکون میں سب سے بڑا خلل تھے۔ جب مرید صاحب آنکھوں سے او جھل ہو گئے۔ اس رات کیتھا ریکی میں پیر صاحب نے وہ تباہی مچائی جو لکھے جانے کے قابل نہیں۔ اچانک درمیں اشنا پیر صاحب کی زیارت کے لیے چند مرید آپنچھے اور صاحب خانہ ان کے اصرار پر ان مریدوں کو چھت پر لے کر حاضر ہو گئے۔ جب پیر صاحب کو سیاہ کاری میں مصروف دیکھا تو مریدوں کو طیش آگیا تو وہ اس گرک سمیں کلبِ جحیم کے درپے ہوئے تو پیر صاحب ارشاد فرمانے لگے اور ریچھ کے منہ سے بچھوں جھڑنے لگے۔ اقوال بچھوں ترتیب پائے۔

ارے ناد انو! تم کیا جانو یہ بھی سلوک کی ایک منزل ہے۔

”لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔“

یہ میں جہنمی اونٹ اور چھر جنہوں نے اہل سنت و جماعت کو نقصان عظیم

پہنچایا ہے۔ انہوں نے گندے بلکہ گندگی کے پلندے دیوبندیوں اور وہابیوں کو اہل سنت پر انگلی اٹھانے کا موقع دیا ہے۔

اس واقعہ کو اخبار میں شائع کرنے کے بعد ایک وہابی مولوی کہتا ہے کہ دیکھلوسی پیروں کا یہ حال ہے۔

کام کوئی کر گیا بد نام اہل سنت و جماعت  
گناہ کسی کا اور خمیاز، بھگتے اہل سنت و جماعت

واسے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا  
کارواں کے دل سے احساس زیاد جاتا رہا  
ذرائعہ نہ دل سے غور کریں۔ میرے وہ سنی بھائی جوان جاہل  
پیروں پر اپنی تجویر یا اکھوں دیتے ہیں۔

اگر یہی پیسہ دینی مدارس پر خرچ ہوتا تو کتنا فائدہ ہوتا۔ وہاں محدث و  
مدرس عالم مقرر پیدا ہوتے جو اپنی نصیحتوں اور بیانوں سے قرآن و سنت کی تبلیغ  
کرتے اور ہماری اصلاح کی کوئی سبیل نکل آتی۔ مگر ہائے افسوس احساس زیاد  
جاتا رہا۔

### کیسٹی مقررین:

اہل سنت کو نقصان پہنچانے میں کیسٹی مولویوں کا بھی بڑا کردار ہے۔ یہ  
علم سے بالکل کوئے ہوتے ہیں۔ پس مختلف مشہور مقررین کی کیسٹیں سن کر مقررین  
جاتے ہیں۔ ان کا سارے کا سارا علم صرف کیسٹوں میں موجود ہوتا ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک مرتبہ ایک کمیٹی مقرر کے پاس کوئی بھولا بھالانی تاریخ لینے چلا گیا اور ان سے کہا حضور ہمارے گاؤں میں اہل تشیع لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ آپ ہمارے ہاں قدم رنجا فرمائ کر ہمیں نوازیں اور آپ کا موضوع امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان ہے۔ حضرت اس آنے والے پر ایسے بڑے پڑے جیسے ان پر ایک جلسے میں گندے اندے بر سے تھے اور بلند آواز سے کہا کیا میں ایسی تقریر کرنے والا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی موضوع آپ کے پاس نہیں ہے؟

اس قول سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت اس موضوع پر لب کشانی نہیں فرماسکتے۔ لب کشانی کیسے فرمائیں کیونکہ اس عنوان کی کوئی کیسٹ حضرت کے کیسٹ ہاؤس میں موجود ہی نہیں۔ ایسے کمیٹی مولوی جب جلسہ گاہ میں تشریف لے جاتے ہیں تو فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا جاتا ہے اور علامہ کے لقب سے نوازا جاتا ہے۔

### سیاہ فام کمیٹی مولوی:

ایک کمیٹی مولوی جو قدرتِ الٰہی سے ایسے سیاہ فام ہیں کہ ان کو دیکھتے ہی یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے کسی افریقہ کے جنگل سے درآمد کیے گئے ہیں۔ یہ حضرت جلسہ گاہ میں جانے سے پہلے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر پہلی رات کی دہن کی طرح میک اپ کرتے ہیں۔ اپنے ظلمت کدہ چہرے کو پوڈر کی تہہ سے مزین فرماتے ہیں۔ دیکھنے والے کے تخلی میں یہ گمان ہوتا ہے کہ جامن پر نمک پاشی کی ہوئی ہو اور علمی سرمایہ کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے مسئلہ پوچھ لیا تو حضرت

فرمانے لگے کہ میں عالم نہیں ہوں بلکہ مقرر ہوں۔

ایسے مقرر حضرات ہمارے ماتھے پر کنک کا ٹیکہ میں۔ ظالم میں وہ لوگ جو ان کے کردار سے باخبر ہو کر بھی ان کو اپنے جلوں کی زینت بناتے ہیں۔ اپنے اور عوام اہل سنت پر ظلم عظیم کا گناہ کرتے ہیں۔

کچھ ایسے مقررین بھی میں جو خود علم سے بہرے ہیں مگر بڑے بڑے جامعات کے مہتمم بنے پڑتے ہیں۔

یہ وہ حضرات میں جن کا ذہن فکر آخرت سے قدرے خالی ہے اور خوفِ خدا سے تھی دامن میں جن کا مقصد وحید حصولِ زر ہے۔ حصولِ دنیا کی خاطر اگر دین کو پس پشت بھی ڈالنا پڑے تو کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

جو امیروں کی چوکھت پر جیسی سائی کے عادی اور چند ٹکوں پر بک جاتے ہیں۔ جن کے ہاں حق گوئی کا جذبہ ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتا۔ ان لوگوں نے مدارس کی تعمیر صرف اور صرف اس لیے کی ہے تاکہ ان کا غالی جو ف عظیم کسی نہ کسی طرح بھر جائے۔ لیکن ان کے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی بھرے گی۔

یہ وہ چند عوامل میں جن پر اہل سنت کا پیسہ بے دریغ خرچ ہوتا ہے۔ ان میں سے چند میں نے تحریر کیے اور باقیوں کو طوالت کے پیش نظر چھوڑ دیا گیا۔ جب ان عوامل کے لیے اہل سنت کا قیمتی سرمایہ خرچ ہو گا تو وہ دینی مدارس جہاں علم دین سکھایا جاتا ہے ان کے لیے روپیہ پیسہ کہاں سے آئے گا۔ عوام اہل سنت کو چاہیے کہ وہ ہر وقت اپنے پیسوں کو دیکھ بھال کر خرچ کریں اور اس قیمتی سرمایہ کو اہل سنت کے مدارس میں خرچ کریں۔ تاکہ ان سے علم و عرفان کے

موتی منجھے ہوئے عالم دین نکل سکیں۔ عوام تو عوام اچھے بلے مولوی کہلانے والے حضرات بھی معاذ اللہ ایسی فحش غلطیاں کرتے ہیں کہ الامان والخفیظ۔

پتا نہیں ان حضرات کو کیوں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے ڈر نہیں لگتا نبی کریم ﷺ کے بارے میں ایسی من گھڑت روایات ناتے ذرا نہیں لجاتے اور منبروں پر اپنے پیت تھر کاتے کہ ان کا دور سے بھی آپ ﷺ کی ذات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ علماء کرام نبی کریم ﷺ کے خصائص کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے ان میں امام جلال الدین سیوطی کی شہرہ آفاق کتاب خصائص الکبری سرے فہرست ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی عربی میں تلخیص بھی لکھی اس کو عربی پاکستان میں ہی سب سے پہلے شائع کیا گیا کیونکہ اس کا عربی نسخہ بالکل نایاب تھا بعد ازاں اس کو کسی طرح حاصل کرنے کے چھاپے گیا پھر میں نے سوچا کہ میں اس پر کام کروں اور اپنے اردو خواں اسلامی بھائیں کے لیے اسے آسان اردو میں منتقل کر دوں تاکہ ہماری بھولی بھائی عوام اہلسنت تک صحیح مواد ارسال ہو۔

بعون اللہ تعالیٰ میں نے اس پر کام شروع کر دیا پھر اللہ نے چاہا الحمد للہ یہ کام چند ہی دنوں میں مکمل ہوا آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے اور عوام و خواص کو اس کتاب مستطاب سے مستفید فرمائے۔

آمین بجاء النبی الامین ﷺ

بقلم

محمد قاسم مدنی عطاری

## مقدمہ کتاب

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تمام اشیاء کو اپنی حکمت کاملہ باہرہ سے کمال خلقت عطا فرمایا اور اپنے حبیب کریم ﷺ کو بھیج کر آپ کے توسل سے تمام تاریکیوں کو نور سے منور کیا۔ آپ ﷺ کو ایسے خصائص و معجزات عطا فرمائے جو پہلے کسی نبی اور فرشتے کو عطا نہ ہوئے اور اس (اللہ تعالیٰ) نے ملائکہ کو آپ ﷺ کی افواج بنایا۔ جو آپ ﷺ کے ساتھ چلتے ہیں جہاں آپ ﷺ قدم رنجا فرمائیں جب تک آسمان قائم ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ کی آل پاک پر سلامتی و رحمت کی برکھا فرمائے۔ اما بعد!

یہ ایک عمدہ کتاب اور خوبیوں سے بھر پور موضوع ہے اس کو میں نے اپنی کتاب خصائص الکبریٰ سے ملخص کیا ہے اور اس میں میں نے حضور ﷺ کے خصائص کو بالدلائل پیش کیا ہے میں نے اس کتاب میں مقام نبوت کے سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث کو تلاش کر کے حضور ﷺ کے ظاہری و مخفی خصائص کو بیان کیا اور خصائص کی ہر قسم کو الگ الگ ابواب کی صورت میں لکھا ہے، اس مختصر کا نام میں نے انموذج البیب فی خصائص الحبیب رکھا۔ مجھے اس کی توفیق عطا ہو ناصرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ میں اس پر توکل اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

## پہلا حصہ

وہ خصائص جو حضور ﷺ کے ساتھ خاص ہیں اور آپ سے پہلے  
کسی نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ اس کے چار باب ہیں۔

باب نمبر 1

## دنیا میں حضور ﷺ کے خصائص

{1} حضور ﷺ آپ تخلیق کی روز سے پہلے نبی ہیں۔ آپ کی نبوت بھی سب سے مقدم ہے۔ لانہ کا نبیا و آدم بین الماء والطین۔ کیونکہ آپ ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیاں تھے۔

{2} آپ ﷺ سے سب سے پہلے عہد لیا گیا۔

{3} جب اللہ تعالیٰ نے الست بربکھ کہا تھا تو آپ ﷺ نے سب سے پہلے بدلی کہا۔

{4} حضرت آدم علیہ السلام اور تمام مخلوقات آپ ﷺ کی وجہ سے پیدا کی گئی ہے۔

{5} عرش اور تمام آسمانوں پر جنت اور جنت کی تمام چیزوں پر اور تمام فرشتوں پر آپ ﷺ کا اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔

{6} فرشتے ہر وقت آپ ﷺ کے ذکر شریف میں مصروف رہتے ہیں۔

{7} حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں اور ملکوتِ اعلیٰ میں آپ ﷺ کا اسم گرامی اذان میں لیا گیا۔

{8} حضرت آدم علیہ السلام اور بعد میں آنے والے تمام انبیاء کرام ﷺ سے عہد لیا

گھیا کہ وہ آپ پر ایمان لا میں گے اور آپ کی مدد کریں گے۔

{9} پہلی کتابوں (تورات، بنجیل، زبور) میں آپ ﷺ کی آمد کی بشارت دی گئی اور آپ کی تعریف کی گئی۔

{10} پہلی کتابوں میں آپ کے صحابہ، خلفاء اور امۃ کی تعریف کی گئی۔

{11} آپ کی ولادت، با سعادت پر ابلیس کو آسمانوں کی طرف جانے سے روک دیا گیا۔

{12} مہربوت آپ ﷺ کی پشت انور پر قلب مبارک کے بالکل پچھے ثبت کی گئی جہاں سے شیطان (عام مسلمان کے اندر) داخل ہوتا ہے بقیہ تمام انبیاء کرام کی مہربوت دائیں جانب ہوتی تھی۔

{13} آپ کے اسماء گرامی (ناموں) کی تعداد ایک ہزار ہے۔

{14} آپ کا نام احمد رکھا گیا اور آپ سے پہلے کسی کا نام احمد نہ تھا۔ مندرجہ بالا خصائص مسلم شریف کی حدیث میں نے بیان ہوئے۔

{15} سفر میں فرشتوں نے آپ ﷺ پر سایہ کیا۔

{16} آپ ﷺ کی عقل دنیا کے تمام لوگوں سے زیادہ ہے۔

{17} آپ کو حسن گلی (سارے کاسار احسن) عطا کیا گیا ہے اور حضرت یوسف عليه السلام کو اس کا کچھ حصہ ملا تھا۔

{18} ابتداء وحی میں حضرت جبریل عليه السلام نے آپ ﷺ کو تین مرتبہ اپنے بازوں میں بڑی شفقت سے دبایا۔

{19} آپ ﷺ نے جبریل عليه السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔

مندرجہ بالا خصائص امام یہقی نے بیان کیے ہیں۔

{20} آپ ﷺ کی آمد سے کہانت ختم ہو گئی۔

{21} شیطانوں کو چوری پھرے آسمانوں کی خبریں لینے سے روک دیا گیا اور انہیں شہابِ ثاقب کے ذریعے بھاگا گیا۔

مندرجہ بالا خصائص ابن سبع نے بیان کی ہیں۔

{22} آپ ﷺ کے والدین کو زندہ کیا گیا حتیٰ کہ وہ آپ پر ایمان لاتے۔

{23} آپ ﷺ کو شمنوں سے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا گیا۔

{24} معراج کی رات مسجد حرام سے مسجدِ قصیٰ تک کا سفر کرنا، ساتوں آسمانوں کا رستہ دینا اور بلندی اور قرب میں مقام قابِ قویں تک پہنچنا۔ حضور ﷺ کے خصائص سے ہیں۔

{25} آپ نے اس مقام پر قدم رکھا جہاں تک کوئی نبی و رسول اور فرشتہ نہ پہنچ سکا۔

{26} انبیاء کرام ﷺ کو آپ کی خاطر قبروں سے آٹھایا گیا اور آپ نے نماز میں انبیاء اور فرشتوں کی امامت کی۔

{27} آپ ﷺ کو دوزخ اور جنت کا علم عطا کیا گیا ہے۔ یہ چیز میں امام یہقی نے روایت کیں۔

{28} آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے فیض یاب ہوئے اور پروردگارِ عالم کی عظیم نشانیوں کو دیکھا۔

{29} آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے وقت محفوظ رہے حتیٰ کہ نہ آنکھ پھری نہ

حوالے میں کوئی خلل واقع ہوا۔

{30} آپ ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب عروج کا دیدار کیا۔

{31} آپ ﷺ نے برآق پر سواری کی۔

{32} فرشتوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر قتال کیا۔

{33} آپ ﷺ جہاں تشریف لے جاتے فرشتے آپ کے ساتھ ہوتے اور آپ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔

{34} آپ ﷺ کو کتاب دی گئی حالانکہ آپ ﷺ امی تھے یعنی کسی دنیاوی استاذ سے کچھ نہ پڑھا تھا۔

{35} آپ ﷺ کی کتاب شانِ اعجاز رکھتی ہے طویل زمانہ گزر جانے کے باوجود تحریف و تبدیل سے محفوظ ہے۔

{36} آپ ﷺ کی کتاب (قرآن) میں وہ سب کچھ ہے جو پہلی کتابوں میں تھا بلکہ اس میں اس سے بھی زیادہ ہے۔

{37} آپ ﷺ کی کتاب ہر چیز کی جامع ہے۔ غیر سے بے نیاز ہے اس کا یاد کرنا۔ بہت آسان ہے وہ ملکدوں کی صورت میں نازل ہوئی۔ اسے ابن نقیب نے روایت کیا ہے۔

{38} اس (قرآن) کے ہر حرف بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اسے زرتشی نے روایت کیا ہے۔

صاحب التحریر فرماتے ہیں قرآن حکیم کو تیس خصلتوں کی بناء پر دیگر کتب پر فضیلت حاصل ہے جو دوسری کسی کتاب کو حاصل نہیں۔

{39} امام ٹیکی منہاج میں فرماتے ہیں یہ قرآن حکیم کی عظمت و شان ہے کہ صرف اسی کتاب کو اللہ تعالیٰ نے دعوت اور دلیل بنایا اور یہ مقام اس سے پہلے کسی نبی کی کتاب کو حاصل نہ تھا۔ پہلے انبیاء کرام کو دعوت کے بعد دلیل عطا کی جاتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دعوت اور حجت دونوں کو قرآن حکیم میں جمع فرمادیا ہے۔ قرآن معانی کی رو سے دعوت ہے اور الفاظ کی رو سے حجت ہے اور کسی بھی دعوت کے لئے یہی شرف کافی ہے کہ اس کی دلیل بھی اس کے ساتھ ہو۔

{40} حضور اکرم ﷺ کو عرش کے خزانے عطا کیے گئے اور یہ آپ کے علاوہ کسی کو عطا نہیں ہوئے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، سُورَةُ فَاتِحَةٍ، آيَتُ الْكَرْمِ، سُورَةُ بَقْرَةٍ، کی آخری آیات یعنی رَبَّنَا لَا تَوَاحَدْنَا اَن نَسْأِلَنَا اَلْخَ یہ سب حضور ﷺ کے خواص میں سے ہیں۔

{41} قرآن کریم آپ ﷺ کا مسحراً ہے اور یہ مسحراً قیامت تک قائم رہے گا۔ لیکن دیگر تمام انبیاء کے مسحرات ان کے زمانوں کے بعد ختم ہو گئے۔

{42} حضور اکرم ﷺ کے مسحرات تمام انبیاء کرام ﷺ سے زیادہ ہیں۔ بعض کے نزدیک حضور ﷺ کے مسحرات کی تعداد قرآن کے علاوہ ایک ہزار ہے اور بعض کے نزدیک تین ہزار ہے۔ اور صرف قرآن کے مسحرات کی تعداد ستر ہزار ہے۔

امام ٹیکی فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے مسحرات تعداد میں زیادہ ہونے

کے باوجود اس میں اور بھی خصوصیات بھی ہیں مثلاً ایجاد اجسام وغیرہ

آپ نے اس چیز کو حضور ﷺ کے معجزات میں شمار کیا ہے۔

{43} نبی کریم ﷺ کو وہ تمام معجزات عطا کیے گئے جو انبیاء سابقین کو عطا ہوئے تھے۔ یہ معجزات و فضائل حضور اکرم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی یا رسول کو بیک وقت عطا نہیں ہوئے بلکہ دیگر انبیاء کرام ﷺ میں سے ہر ایک کو معجزات کی کسی خاص نوع کے ساتھ خاص کیا گیا۔ لیکن حضور ﷺ کو معجزات کی ہر نوع عطا کی گئی۔

{44} آپ ﷺ کی انگلی کے اشارے سے چاند شق ہو گیا۔ پتھروں نے آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھا۔ کھجور کا تنا آپ ﷺ کے لیے روپڑا، آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کا چشمہ پھوٹ گیا اور یہ تمام چیزیں حضور ﷺ کے علاوہ کسی نبی کے لئے ثابت نہیں۔ مندرجہ بالا خصائص ابن عبد السلام نے بیان کئے ہیں۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کرام ﷺ کو معجزات کے لیے خاص فرمایا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بعض انبیاء کرام ﷺ کو صفات کے لئے خاص فرمایا جیسے حضرت علیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ دونوں جہاں کے داتا کو معجزات کے ساتھ ساتھ صفات بھی عطا کی گئیں تاکہ آپ ﷺ کی شان رفت کے علم پر لہراتی رہے۔

{45} درختوں نے آپ ﷺ سے کلام کیا اور آپ ﷺ کی نبوت کی شہادت دی۔ آپ کی کے بلا نہ پر خدمت اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے۔

{46} آپ ﷺ بادن اللہ نے مردوں کو زندہ کیا اور مردوں سے کلام بھی کیا۔ دو دھپتے بچوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کلام کیا اور آپ کی نبوت کی شہادت دی۔

{47} نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ سب سے آخر میں بھیجے گئے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

{48} نبی کریم ﷺ کی شریعت تا ابد برقرار رہے گی۔ منسوخ نہیں ہو گی اور یہ شریعت پہلی تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔

{49} اگر انبیاء کرام حضور ﷺ کا زمانہ پاتے تو ان پر آپ کی اتباع واجب ہوتی۔

{50} آپ ﷺ کی کتاب اور شریعت میں ناسخ اور منسوخ کا وجود آپ خصائص میں سے ہے۔

{51} نبی کریم ﷺ کی دعوت حضرت آدم ﷺ سے لے کر قیامت تک تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔ تمام انبیاء ﷺ آپ ﷺ کے خلیفہ ہیں اور وہ اپنی اپنی شریعتوں کے ساتھ بھیجے گئے۔ آپ ﷺ الانبیاء کے بھی امام ہیں۔

{52} آپ جنوں کے بھی رسول ہیں اور بقول بعض ملائکہ کے بھی۔

{53} نبی کریم ﷺ حیوانات، نباتات، جمادات اور درختوں اور پھروں کے بھی نبی ہیں۔

{54} نبی کریم ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ

کفار کے لئے بھی رحمت میں کیونکہ آپ کی وجہ سے ان کا عذاب موخر کر دیا گیا اور پہلی امتیوں کی طرح انہیں دنیا میں عذاب نہیں دیا گیا۔

{55} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور رسالتِ مبارکہ کی قسم کھانی ہے۔

{56} اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے مخالفین کا جواب اپنے ذمے لیا ہے۔

{57} نبی کریم ﷺ کے ساتھِ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءَ ﷺ کی نسبت زیادہ نرمی سے خطاب فرمایا ہے۔

{58} حضور ﷺ کے اسم گرامی کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نام مبارک کے ساتھ ملا یا اور تمام جہانوں پر آپ ﷺ کی اطاعت کوفرض فرمایا۔

{59} آپ ﷺ کی اطاعت مطلقاً فرض ہے اس میں کوئی شرط کوئی استثناء نہیں ہے۔

{60} اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ ﷺ کے ہر عضو کی خوبی بیان فرمائی۔

{61} قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نام سے نہیں پکارا بلکہ کہیں یا آئیہَا النَّبِيُّ اور کہیں یا آئیہَا الرَّسُولُ فرمایا۔

{62} اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نام لے کر پکارنا آپ ﷺ امت پر حرام کر دیا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو صرف رسول کہنا مکروہ ہے کیونکہ رسول کہنے میں وہ تعظیم نہیں جو رسول اللہ کہنے میں ہے۔

{63} آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والوں پر عرض گزار ہونے سے پہلے صدقہ فرض کیا گیا تھا، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{64} تمام امتوں کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو آپ کی امت کی کوئی ایسی حالت نہیں دکھانی جو آپ کی طبیعت مبارک پر شاق گزرنی۔

{65} نبی کریم ﷺ کے محبوب میں آپ ﷺ بیک وقت جبیب اللہ بھی میں اور خلیل اللہ بھی میں۔

{66} نبی کریم ﷺ کو ملکیم اللہ ہونے کا مرتبہ بھی حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے کا مرتبہ بھی حاصل ہے۔

{67} آپ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے سدرۃ المنہج پر کلام فرمایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پھاڑ پر فرمایا تھا۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن عبد السلام نے بیان کیا۔

{68} آپ ﷺ کے خصائص میں سے دو قبلے اور دو ہجرتیں بھی میں۔

{69} آپ ﷺ ظاہر اور باطن دونوں پر حکم صادر فرماسکتے ہیں۔

{70} آپ ﷺ کو سامنے اور پیچھے کی طرف بھی ایک ماہ کی مسافت تک رعب عطا ہوا۔

{71} آپ ﷺ کو جو امع الکلم عطا ہوئے۔ آپ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُعطيتْ مفاتيحَ خزائِنِ الأرض۔

{72} آپ ﷺ کے ساتھ وحی کی تمام قسموں میں کلام کیا گیا۔

{73} آپ ﷺ پر حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی پر نازل نہیں ہوئے تھے۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن سبع نے

بیان فرمایا۔

{74} نبوت اور سلطنت دونوں آپ ﷺ کو عطا کی گئیں۔ اسے امام غزالی نے احیاء العلوم میں بیان کیا۔

{75} پانچ اشیاء کے علاوہ آپ ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا ہوا جن کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ (ان اللہ عنہ علم الساعۃ ...) اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان اشیاء کا علم تو عطا ہوا لیکن اسے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کی گئی (یہی قول اصح ہے) اور روح کے بارے میں بھی اس طرح کا اختلاف موجود ہے۔

{76} دجال کے بارے میں آپ ﷺ کو علم عطا کیا گیا جو کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہدا۔

{77} آپ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس وقت مغفرت کا وعدہ فرمایا جب آپ حیاتِ ظاہری میں صحیح و سالم تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے علاوہ کمی کے لیے امن کا وعدہ نہیں فرمایا اور آپ ﷺ ہی سے فرمایا (لیغفرلك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تأخر) تاکہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کے سبب سے آپ ﷺ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادے اور آپ ﷺ پر لگے ہوئے الزاموں کو دور فرمادے۔ اور ملائکہ کے بارے میں فرمایا (و من يقل منهم) اور جو ان میں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ میں خدا ہوں تو ہم اسے عذاب کا مزا پکھائیں گے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں و اللہ (خدا کی قسم) اپنے حال کی خبر کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے لیکن حضور ﷺ کی یہ شان نہیں بلکہ آپ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ آپ پر لگائے جانے والے تمام الزامات کو دور فرمادیا گیا ہے۔ اسے حاکم نے بیان کیا ہے۔

{78} آپ ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا یہاں تک کہ اذان، خطبه اور تشهد میں حضور ﷺ کا نام نامی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

{79} آپ ﷺ کی ساری امت آپ ﷺ پر پیش کی گئی تاکہ آپ ﷺ اسے ملاحظہ فرمالیں۔

{80} قیامت تک آپ ﷺ کی امت کے ساتھ جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ بھی آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔

{81} حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنے والی تمام مخلوقات آپ کے سامنے پیش کی گئی جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کا علم عطا کیا گیا تھا۔

{82} آپ ﷺ آدم کی ساری اولاد کے سردار ہیں۔ اللہ کے نزدیک آپ تمام مخلوق سے زیادہ معزز ہیں۔ آپ ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ تمام ملائکہ مقربین سے آپ کا مقام بلند ہے۔

{83} آپ ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ صاحب عقل و فراست ہیں۔ مندرجہ بالا خصائص کو ابن سرaque نے بیان کیا ہے۔

{84} آپ ﷺ کو چار وزراء عطا ہوئے۔ دو آسمان میں یعنی حضرت جبریل و میرکا سیل علیہ السلام اور دوز مین میں یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق علیہما السلام۔

{85} چودہ نجیب صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ کو عطا ہوئے۔ آپ کو ہر چیز سے سات کا عدد عطا کیا گیا۔

{86} آپ ﷺ کے ساتھ رہنے والا مامون ہو گیا جیسے غار میں ابو بکر صدیق۔

{87} نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات آپ کے لئے معاون تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور صاحزادیاں تمام مخلوق سے افضل میں اور آپ کی ازواجِ مطہرات کا ثواب اور عذاب دوسری عورتوں کی نسبت دو گناہے۔

{88} آپ ﷺ کے صحابہ کرام نبی انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام مخلوق سے افضل میں۔ ان کی تعداد انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد کے قریب ہے اور سارے درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔ اسی لئے حضور ﷺ نے فرمایا: اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم۔

”میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے۔“

{89} بالاجماع آپ ﷺ کا شہر مقدس تمام شہروں سے افضل ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ افضلیت مکہ مکرمہ کے علاوہ شہروں پر ہے اور یہی مختار قول ہے۔

{90} قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء شریف میں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے شہر ( مدینہ منورہ ) کے سانپوں کو قتل نہیں کیا جاسکتا۔ صرف ڈرا یا جا سکتا ہے اور سانپوں کو ڈرانے کے سلسلہ میں جواہادیث پاک وارد ہیں وہ مدینہ طیبہ کے ساتھ خاص ہے۔

{91} نبی کریم ﷺ کے لیے مکہ کو دن کے کچھ حصہ میں حل بنا دیا گیا۔

{92} نبی کریم ﷺ کی دعا سے مدینہ طیبہ کو حرم بنادیا گیا۔ مدینہ النبی ﷺ کی مٹی امن والی اور اس کا غبار کوڑھ کے مرض سے نجات دلاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی دعا سے مدینہ منورہ کی بکریوں کے آدھے پیٹ میں اتنی برکت ہے جتنی برکت دوسری بکریوں کے پورے پیٹ میں ہوتی ہے۔

{93} نبی کریم ﷺ کی برکت سے مدینہ منورہ میں نہ دجال داخل ہو گا اور نہ ہی طاعون بیماری داخل ہو گی۔

{94} نبی کریم ﷺ کی برکت سے مدینہ طیبہ میں بخار کی بیماری کو جحفہ کی طرف منتقل کر دیا گیا اور مدینہ طیبہ اس سے محفوظ کر دیا گیا۔

{95} حضرت جبریل ﷺ جب طاعون اور بخار لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے بخار کو مدینہ منورہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف بھیج دیا۔ پھر جب حضور اکرم ﷺ نے بخار کو اختیار فرمالیا تو بخار مدینہ طیبہ کی گلیوں میں دیوانہ وار گھومتار ہا لیکن اہل مدینہ میں سے کسی شخص پر اثر انداز نہ ہو سکا پھر وہ حضور ﷺ کے در

قدس پر حاضری کے لیے آگیا اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ میں کس طرف جاؤں اور کسے درد کا مرا نچکھاؤں تو آپ ﷺ نے بخار کو انصار کی طرف بھیج دیا۔

{96} آپ ﷺ کے امتیوں سے قبر میں آپ ﷺ کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

{97} آپ ﷺ سے ملک الموت نے روح قبض کرنے کی اجازت طلب کی اور اس سے پہلے کسی مخلوق سے ملک الموت نے روح قبض کرنے کی اجازت طلب نہیں کی۔

{98} آپ ﷺ کے ظاہری انتقال کے بعد آپ ﷺ کی ازدواج سے نکاح حرام کر دیا گیا۔

{99} آپ ﷺ جس زمین کے بگڑے میں مدفن ہیں وہ کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔

بعض محدثین کے نزدیک آپ ﷺ کی کنیت اختیار کرنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک آپ کا نام یعنی محمد ﷺ رکھنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک قاسم نام رکھنا بھی حرام ہے تاکہ اس نام والے کے والد کو ابو القاسم نہ کہا جاسکے جو آپ ﷺ کی کنیت مبارک ہے۔ یہ سب قول مرجوح ہیں اسے نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے۔

{100} اللہ تعالیٰ حوضور ﷺ کی قسم دینا جائز ہے کسی اور کی قسم دینا جائز نہیں

کیونکہ یہ مقام کسی اور کو حاصل نہیں۔ اسے ابن عبد السلام نے بیان کیا۔

{101} نبی کریم ﷺ کا ستر کسی پر ظاہر نہیں ہوا اور اگر بالفرض کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے ستر کو دیکھ لیتا تو اس کی آنکھیں نکال دی جاتیں۔

{102} نبی کریم ﷺ کے معاملے میں بھول کر بھی خطا کرنا جائز نہیں ہے۔ اسے ماوردی نے بیان کیا

{103} آپ ﷺ نیان (بھول جانے سے) محفوظ ہیں۔ اسے نووی نے امام نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا۔

{104} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کرام کے خصائص کے جامع ہیں۔ یعنی جملہ انبیاء کرام کی تمام خصوصیات آپ ﷺ کی ذات میں موجود ہیں۔

{105} نبی کریم ﷺ کی امت کے عالم وہ فرائض سرانجام دیں گے جو سابقہ انبیاء کرام اپنی امت میں سرانجام دیتے تھے۔

حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

اور حدیث شریف میں ہے ”عالم کا اپنی قوم میں وہ مقام ہے جو نبی کا اپنی امت میں۔“

{106} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا

نام عبد اللہ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بعداً شکوراً فرمایا  
اور نعم العبد بھی فرمایا۔

{107} قرآن اور دوسری کسی کتاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر درود و  
سلام بھیجننا مذکور نہیں ہوا اور یہ وہ درجہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ کو تمام  
انبیاء سے ممتاز کر دیا گیا۔

{108} نبی کریم ﷺ کے نام مبارک ﷺ کے اسماء کی طرح تو فیقی ہیں۔

باب نمبر (2)دنیا میں بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خصائص

{109} بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے غنیمتوں کو حلال کر دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تمام زمین کو سجدہ گاہ بنادیا گیا اور پہلی امتیں صرف اپنے عبادات خانوں میں ہی عبادت کر سکتی تھیں۔

{110} بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مٹی کو پاک اور پاک کرنے والی بنا یا دیا گیا۔ اس کا مطلب وضو کی جگہ تمیم کرنا ہے۔ یہ اجازت پہلے انبیاء کرام کو تھی مگر امتیں کو نہیں تھی مگر بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی یہ سعادت حاصل ہو گئی۔

{111} بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا خاصہ ہے اسے وضو کی طرح تمیم سے بھی کامل طہارت ہوتی ہے نہ کہ بقیہ امتیں کی طرح صرف وضو سے ہی کامل طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اور مسح علی الخفین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا خاصہ ہے۔

{112} بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے پانی کو نجاست زائل کرنے کا آہ بنایا گیا حالانکہ پہلی شریعتوں میں نجاست والی جگہ کو کاث دینا ضروری تھا۔ بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کی برکت سے پانی میں اگر نجاست گر جائے

اور پانی کثیر ہو تو اس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی۔ پانی کے ساتھ استنجاء کرنا اور استنجاء کے لئے ڈھیلا اور پانی دونوں کو استعمال کرنا بھی آپ ﷺ کی امت کے خصائص میں سے ہے۔

{113} پانچ نمازیں بھی امتِ محمدی ﷺ کا خاصہ ہیں۔ پہلی کسی امت و شریعت میں کٹھی پانچ نمازوں کا وجود نہیں ہے۔ اور یہ نمازیں ان اعمال کا کفارہ ہیں جو ان کے درمیان سرزد ہوں۔

{114} نمازِ عشاء اسی امت کا خاصہ ہے اس اور کسی امت نے نہیں پڑھا۔

{115} بعض کے قول کے مطابق اذان، اقامۃ، اللہ اکبر کے ساتھ نماز شروع کرنا اور آمین کہنا شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ و السلام کا خاصہ ہیں۔

{116} نماز میں کلام کا حرام ہونا۔ قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ اللهم ربنا لک الحمد کہنا، فرشتوں کی طرح نماز میں صفیں بنانا بھی اسی امت کا خاصہ ہے۔

{117} نبی کریم ﷺ کی امت کا سلام، السلام علیکم ہے جو فرشتوں اور اہل جنت کا سلام ہے۔ جماعتہ المبارک کو عید کا درجہ حاصل ہونا، قبولِ دعا کی گھری اور عید الاضحیٰ نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ اسے ابوسعید نے شرفِ مصطفیٰ میں اور ابن سرaque نے بیان کیا ہے کہ نماز جمعہ نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ خاص ہے۔

{118} جماعت کے ساتھ نماز، رات کی نماز، نمازِ عید میں، سورج اور چاند کے گرہن لگنے کی نمازیں، بارش کو طلب کرنے کی نماز اور نمازو تر نبی کریم

رسالہ ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ سفر میں نماز کو مختصر کرنا، {119} نماز خوف اور یہ نماز کسی امت کے لئے مشرع نہیں تھی۔ جنگ میں نماز خوف پڑھنا، اشارے سے اور جس طرف ممکن ہوا سی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کی اجازت اور ماہ رمضان نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہیں۔ اسے نے شرع تعرف میں بیان کیا گیا ہے۔

{120} نبی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ رمضان میں شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔

{121} روزہ دار کے منہ کی بومشک سے زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔ روزہ داروں کے لئے روزہ افطار کرنے تک فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ رمضان میں رات کو طلوعِ فجر تک کھانا پینا اور جماعِ میباح ہے حالانکہ پہلی امتوں میں سونے بے کے بعد یہ چیزیں حرام ہو جاتی تھیں۔ آغازِ اسلام میں یہی حکم تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{122} صوم و صال (افطار کیے بغیر انٹھے دو روزے رکھنا) نبی کریم ﷺ کی شریعت میں حرام ہے اور یہ روزہ پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔

{123} روزے کی حالت میں کلام کرنا مباح ہے حالانکہ پہلی شریعتوں میں حرام تھا اور نماز میں حکم اس کے برعکس ہے یعنی نبی کریم ﷺ کی شریعت میں نماز میں کلام جائز نہیں اور پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔

{124} نبی کریم ﷺ کی برکت سے رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

{125} سحری کھانا اور جلد روزہ غطار کرنا بھی کریم ﷺ کی شریعت کا خاصہ ہے۔

اسے ابن عربی نے میں بیان کیا۔

{126} لیلۃ القدر بھی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے جسے امام نووی نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔

{127} بنی کریم ﷺ کی امت کے خصائص میں سے یوم عرفہ بھی ہے اور اسے امام قونوی نے بیان کیا ہے۔

یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے کیونکہ وہ بنی کریم ﷺ کی سنت ہے اور یوم عاشورہ کے روزہ کو ایک سال کا کفارہ بنایا گیا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔

{128} بنی کریم ﷺ کی شریعت میں کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے دو نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ یہ بنی کریم ﷺ کی شریعت کا حکم ہے اور پہلے اس عمل پر ایک نیکی کا ثواب ملتا تھا کیونکہ وہ شروع تورات کا حکم تھا۔

{129} چشمہ سے غسل کرنا، مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون اور لا حول ولا قوة الا بالله پڑھنا بھی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

{130} بنی کریم ﷺ کی شریعت میں قبر میں لحد بنانے کا حکم ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں قبر کو شق کیا جاتا تھا۔ بنی کریم ﷺ کی شریعت میں اونٹوں کو نحر کرنے کا حکم ہے جبکہ پہلی شریعتوں میں ذبح کا حکم تھا۔ اسے مجاہد اور عکرمه نے بیان کیا ہے۔

{131} بالوں کو خضاب لگانا اور پہلی امتیں میں یہ جائز نہیں تھا۔

{132} نبی کریم ﷺ کی شریعت داڑھی کو بڑھانے اور موخچوں کو گھٹانے کا حکم دیتی ہے حالانکہ پہلی امتیں موخچیں بڑھائی اور داڑھی چھوٹی رکھی جاتی تھی۔

{133} مغرب کو جلد اور فجر کو تاخیر سے پڑھنا نبی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے

{134} صرف اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے اور یہودی صرف عید کے دن روزہ رکھتے تھے۔

{135} دس محرم کے روزہ کے ساتھ نو محرم کے روزہ کو ملانا نبی کریم ﷺ کی شریعت کا حکم ہے۔

{136} پیشانی پر سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے اور پہلی امتیں ایک رخسار پر سجدہ کرتی تھیں۔

{137} نماز میں تمیل مکروہ ہے اور پہلی امتیں نماز میں تمیل کیا کرتی تھیں۔

{138} نماز میں آٹھیں بند کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح اختصار کرنا مکروہ ہے۔

{139} نبی کریم ﷺ کی امت میں یہ چیزیں مکروہ ہیں کہ نماز کے بعد دعا کے لئے کھڑے ہونا۔ دورانِ نماز امام کا قرآن حکیم سے دیکھ کر تلاوت کرنا۔

دورانِ نماز خیالات میں منہمک ہونا۔

نبی کریم ﷺ کی شریعت نے عید کے دن نماز سے پہلے کھانے پینے کو جائز قرار دیا ہے اور اہل کتاب عید کے دن نماز سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے۔

{140} جو توں اور موزوں میں نماز پڑھنا بھی کریم ﷺ کی شریعت کے خصائص میں سے ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا امام جب قرأت کرتا تو وہ جواب دیتے تھے اور اللہ جل مجده نے اس چیز کو امت محمدیہ ﷺ کے لئے ناپسند فرمایا اور فرمایا جب قرآن حکیم پڑھا جائے تو اس کو سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ مستدرک میں ہے کہ بنی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو جو نماز میں باز و پرٹیک لگائے بیٹھا تھا اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ یہودیوں کی نماز ہے۔

{141} بنی کریم ﷺ کی امت میں عورتوں کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت ہے اور بنی اسرائیل کی عورتوں کو اجازت نہیں تھی۔

{142} پگڑیوں میں طرے رکھنا جو ملائکہ میں راجح ہے الہر پنڈلیوں کے وسط تک چادریں باندھنا بھی بنی کریم ﷺ کی امت کے خواص میں سے ہے۔

{143} بنی کریم ﷺ کی شریعت میں "سدل" کپڑے کو دونوں کنڈھوں سے لٹکانا، اطلس پہننا، قمیض کو درمیان سے باندھنا، کچھ بالوں کو تھوڑا اور باقی کو زیادہ کاٹنا (انگلش لینگ) مکروہ ہے۔

{144} موت کے وقت تہائی مال کی وصیت، قمری مہینے، وقف اور نمازِ جنازہ جلدی ادا کرنا بھی بنی کریم ﷺ کی شریعت کے لیے خاص ہیں۔ بنی کریم ﷺ کی امت تمام امتوں سے بہتر ہے۔ دیگر امتیں ان کے سامنے

پیشمن ہوں گی لیکن یہ امت کسی غیر کے آگے پیشمن نہیں ہوگی۔

{145} نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے دونام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے مشتق فرمائے ہیں۔ اللہ کریم کے دو اسماء مبارکہ ”السلام“ اور ”المؤمن“ سے نبی کریم ﷺ کی امت کے دونام مسلم اور مؤمن مشتق ہوئے ہیں۔

{146} نبی کریم ﷺ کے دین کا نام اسلام ہے اور یہ وصف پہلے انبیاء ﷺ کا تھا امتیوں کا نہیں تھا، حضرت عبد اللہ بن زید انصاری فرماتے ہیں کہ اپنے لیے وہ نام اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائے ہیں۔ حنفیت، اسلام اور ایمان۔

{147} نبی کریم ﷺ کی امت سے وہ تمام بوجھ ہٹادیئے گئے جو اُمم سابقہ پر تھے۔ اگر مال کی زکوٰۃ دے دیں تو مال جمع کرنا ان کے لئے جائز ہے اور بہت سی چیزیں جن کے بارے میں پہلی شریعتوں میں سخت احکام تھے، وہ مسلمانوں کے لئے حلال کر دی گئی ہیں اور دین کے معاملہ میں ان پر کسی قسم کی تنگی نہیں رکھی گئی۔

{148} نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے اوٹ، شتر مرغ، جنگلی گدھا، بظخ، تمام قسم کی مچھلیاں، چربیاں، نہ بہنے والا خون جیسے جگر اور تلی اور رگیں حلال کی گئی ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہمارے لئے دو مردے اور دو خون حلال کیے گئے ہیں۔ مچھلی اور مکڑی (دو مردے) اور جگر اور تلی (دو خون)

{149} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں سے خطا اور بھول پر موافذہ نہیں ہوگا۔

{150} نبی کریم ﷺ کی امت سے وسوں نفس پر پکڑنہیں ہو گی جو آدمی برائی کا ارادہ کرے لیکن برائی نہ کرے اس کے نامہ اعمال میں برائی نہیں لکھی جائے گی بلکہ نیکی لکھی جائے گی کیونکہ گناہ سے بچنا بھی نیکی ہے اور اگر برائی کا ارتکاب کرے گا تو صرف ایک برائی لکھی جائے گی۔

{151} جو شخص نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے اس کے نامہ اعمال میں دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جائیں گی۔

{152} نبی کریم ﷺ کی امت کو توبہ کے لئے قتل نہیں کیا جائے گا۔ نبی کریم ﷺ کی امت کو اس بات سے نجات دی گئی ہے کہ جس چیز کو دیکھنا جائز نہیں اس چیز کو دیکھنے پر ان کی آنکھیں نکال دی جائیں۔ نجاست والی جگہ کو کاٹ دیں، مال سے ایک چوتھائی بطور زکوٰۃ ادا کریں اور یہ صرف نبی کریم ﷺ کی امت کی خصوصیات میں سے ہی ہے۔

{153} نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے اپنے بچوں کو عبادت کے لئے وقف کرنے، انہیں خصی کرنے اور رہبانیت اور سیاحت کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ”کہ میری شریعت میں عورتوں اور گوشت کو ترک کرنے اور اپنے آپ کو عبادت گاہوں کے لئے وقف کرنے کا حکم نہیں ہے۔“

{154} یہودیوں میں سے جو ہفتے کے دن کوئی کام کرتا اسے سو لی پر لٹکا دیا جاتا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے جمعہ کا یہ حکم نہیں ہے۔

{155} پہلی امتی اس وقت تک کھانا نہیں کھاتی تھیں جب تک کہ نماز کے لئے

وضو نہ کر لیں۔ آن میں سے جو چوری کرتا اسے غلام بنالیا جاتا۔ جو خود کشی کرتا اس پر جنت حرام ہو جاتی تھی۔ جب کوئی آن کا بادشاہ بنتا تو وہ انہیں غلام بنالیتا۔ ان کے مال بادشاہ کی ملکیت تصور ہوتے جو چاہتا لے لیتا اور جو چاہتا چھوڑ دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے جبیب ﷺ کی امت کو ان سخت آزمائشوں میں مبتلا نہیں فرمایا۔

{156} نبی کریم ﷺ کی امت کو چار زکا حوال اور تین طلاقوں کا اختیار دیا گیا ہے۔

{157} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ کتابیوں کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں۔ لونڈی کو نکاح میں لے سکتے ہیں۔ حافظہ یوی سے وطی کے علاوہ میل جوں رکھ سکتے ہیں۔ صرف وطی کی ممانعت ہے جس انداز میں چاہیں یوی کے پاس جا سکتے ہیں۔

{158} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو اختیار حاصل ہے کہ چاہیں تو اپنے مقتول کا قصاص لیں اور چاہیں تودیت۔

{159} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ظالم کو ظلم سے باز رکھیں۔ حالانکہ بنی اسرائیل پر یہ فرض تھا کہ جب ایک شخص دوسرے پر ہاتھ اٹھائے تو دوسرے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ظالم کو کچھ نہ کہے جہاں تک کہ وہ یا تو اسے قتل کر دے یا چھوڑ دے۔

{160} نبی کریم ﷺ کی امت کے لئے یہ چیزیں حرام ہیں۔

پردہ والی جگہ کو کھولنا۔ مردوں پر رونا۔ تصویر بنانا۔ شراب پینا۔ لعب و لہو کے آلات۔ بہن سے نکاح کرنا۔ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا

اور مردوں کے لئے ریش اور سونے کے زیور پہننا۔ غیر خدا کو سجدہ کرنا۔

{161} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا سلام، السلام علیکم ہے اور پہلی امتوں کا یہ سلام نہیں تھا۔

{162} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مسلمانوں کا اجماع حجت ہے۔ ان کا اختلاف رحمت ہے جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا طاعون مسلمانوں کے لیے باعث رحمت ہے اور پہلی امتوں کے لئے عذاب تھا۔

{163} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مسلمانوں جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ پہلی اور آخری کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اور ہمیشہ اس سے ڈور نہیں رہتے۔ وضو سے مسلمانوں کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ نفلی نماز آن کے لیے باقی رہتی ہے۔ وہ اپنے صدقات کھاتے اور اس پر انہیں ثواب بھی ملتا ہے۔

{164} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مسلمانوں کو اعمال کا ثواب دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی انہیں اعمال کا ثواب ملے گا۔

{165} مسلمان جب پھاڑوں پر چلتے ہیں یاد رختوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے تقدس اور تسبیح کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔

{166} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مسلمانوں کے اعمال اور رذوؤں کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرشتے انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور فرشتے آن پر سلام بھیجتے ہیں۔

{167} حضرت سفیان بن عینہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کی

امت پر خصوصی کرم فرمایا ہے اور ان پر اس طرح درود بھیجا ہے جیسے اللہ تعالیٰ انبیاء پر درود بھیجتا ہے۔ جیسے کہ قرآن حکیم میں فرمایا: **هُوَ الَّذِي يَصْلِي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَةً**.

{168} یہ نبی کریم ﷺ کی امت کا خاصہ ہے کہ ان کی روح اپنے بستروں پر قبض کی جاتی ہے لیکن بارگاہ الہی میں وہ شہید لکھے جاتے ہیں۔ ان کے آگے دسترخوان رکھا جاتا ہے اور اسے اٹھانے سے پہلے (نبی کریم ﷺ کی برکت سے) ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

{169} ایک مسلمان کپڑا پہنتا ہے اور اسے اتارنے سے پہلے بخش دیا جاتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی امت کے صد یقین تمام صد یقین سے افضل ہیں۔

{170} نبی کریم ﷺ کی امت میں اہل باطل اہل حق پر غالب نہیں آسکتے۔

{171} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں کے لئے باہم جھگڑا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

{172} مسلمانوں کو اس بات سے محفوظ رکھا گیا ہے کہ ساری امت گمراہی پر متفق ہو جائے۔

{173} نبی کریم ﷺ کی امت سے نفس کے وسوسہ پر پکڑنہیں ہو گی۔

{174} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان خدا کے معاملہ میں کسی لعن طعن قبول نہیں کرتے۔

{175} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان آپ میں نہایت رحم دل اور کافروں کے لیے نہایت سخت ہیں۔ ان کو نماز پڑھنے اور خدا کی راہ میں خون

بہانے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ استغفار سے ان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ندامت ان کے حق میں توبہ کا حکم رکھتی ہے۔

{176} روایت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت کو چار ایسے اعزاز عطا فرمائے ہیں جو مجھے بھی عطا نہیں ہوئے تھے۔ میری توبہ مکہ کے ساتھ خاص تھی اور امت محمد ﷺ کا ہر ایک مسلمان ہر جگہ توبہ کر سکتا ہے۔ جب مجھ سے خطا سرزد ہوئی تو میرے پھر سے سلب کر لیے گئے لیکن ان کے پھرے گناہ کی وجہ سے نہیں اُتارے جاتے۔ میرے اور میری بیوی کے درمیان فرقہ ڈال دی گئی اور مجھے جنت سے نکال دیا گیا۔ اور فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص جب گناہ کرتا تو اس کے لیے حلال کھانے بھی حرام ہو جاتے اور اس کا گناہ اس کے گھر کے دروازے پر لکھ دیا جاتا۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی امت کے ساتھ ایسا نہیں کیا جاتا۔

{177} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ وہ بھوک سے نہیں مرنیں گے۔ اپنوں کے علاوہ کسی ایسے دشمن کے ہاتھوں ہلاک بھی نہ ہوں گے جو انہیں تباہ و بر باد کر دے اور نہ ہی وہ خوف سے ہلاک ہوں گے۔

{178} نبی کریم ﷺ کی امت کو اس قسم کے عذاب میں بستا نہیں کیا جائے گا جس میں پہلی قو میں بستا کی گئیں۔

{179} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمانوں میں سے دو شخص کسی کے متعلق

اپھی شہادت دیں گے تو اس پر جنت واجب ہو جائے گی اور پہلی  
امتیوں سے سو آدمیوں کی گواہی پر جنت واجب ہو گی۔

{180} مسلمانوں کے اعمال اور عمر میں دیگر امتیوں کی نسبت کم ہیں لیکن اجر  
میں بھی کریم ﷺ کی امت دیگر امتیوں پر فوقيت رکھتی ہے۔

{181} پہلی امتیوں سے کوئی شخص اگر بھی کریم ﷺ کی امت سے تیس گناہ یادہ  
عبادت گزار ہو تو بھی کریم ﷺ کی امت کا ایک مسلمان اس سے تیس گنا  
بہتر ہیں۔

{182} بھی کریم ﷺ کی امت کو مصیبت کے وقت کی نماز، رحمت، ہدایت اور  
اول و آخر ہر چیز کا علم عطا کیا گیا ہے۔

{183} مسلمانوں کے لیے ہرشے کے خزانے کھول دیئے گئے ہیں یہاں  
تک کہ علم کے خزانے بھی کھول دیے گئے۔

{184} بھی کریم ﷺ کی امت کو اسناد، حب و نسب، تصنیف کتب اور اپنے  
بھی کریم ﷺ کی سنت کی حفاظت کا ملکہ عطا فرمایا گیا ہے۔ ابو علی جباری  
فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تین چیزوں کے ساتھ خاص  
فرمایا جو پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ اور وہ یہ ہیں اسناد، انساب اور  
اعراب۔

ابن عربی شرح ترمذی میں فرماتے ہیں اس امت سے پہلے کسی امت  
کو تصنیف و تحقیق کا ملکہ عطا نہیں ہوا تھا۔ ”شرح الحصول“ میں ہے کہ بھی  
کریم ﷺ کی امت کے ایک امتی کو مختصر عمر میں علم کا اتنا خزانہ حاصل

ہو جاتا ہے جو گزشتہ امتوں میں طویل عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا تھا۔ اور فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے اس امت کے مجتہدین نے استنباط مسائل اور علوم و معارف میں اتنا خزانہ چھوڑا ہے جس کے مقابلہ میں آن کی عمر میں بہت کم تھیں۔

{185} حضرت قادہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت کو

”حفظ“ کی وہ دولت عطا کی ہے جو پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئی تھی۔ یہ نبی

کریم ﷺ کی امت کی خصوصیت بھی ہے اور ان کا اعزاز بھی ہے۔

{186} نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر

ثابت قدم رہے گا اور زمین ایسے مجتہد سے خالی نہیں ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی

حجت کو قائم کرے گا حتیٰ کہ قیامت بھری آجائے۔ (یہ اس امت کا خاصہ

ہے کہ ہر صدی میں کوئی نہ کوئی مجتہد ضرور ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں

صدی کے مجتہد میرے اعلیٰ حضرت امام الہمنت امام احمد رضا خان

علیہ رحمۃ الرحمٰن تھے۔)

{187} اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی امت میں ہر سال بعد ایک ایسی ہستی کو بھیجا

رہے گا جو امورِ دین کی تجدید کرے جیسا کہ اس صدی میں میرے شیخ

طریقت امیر الہمنت محمد الیاس عطار قادری کی ذات کریمہ) حتیٰ کہ آخری

صدی میں حضرت عیسیٰ ﷺ کا نزول ہو گا۔ اور نبی کریم ﷺ کی امت

میں قطب، اوتاد، نجباء اور ابدال ہوں گے۔ اسے امام قونی نے شرح

التعرف میں بیان کیا ہے۔

{188} نبی کریم ﷺ کی امت میں ایک ایسی ہستی بھی ہوگی جو نماز میں حضرت علیہ السلام کی امامت فرمائے گی (وہ امام مہدی کی ذات کریمہ ہے) اور ایک نبی کریم ﷺ کی امت میں وہ لوگ بھی ہوں گے جو اپنی تبعیج کی وجہ سے فرشتوں کی طرح کھانے پینے سے بے نیاز ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان دجال سے جنگ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ کی امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبویاء کی مثل ہوں گے۔ فرشتے آسمانوں پر آن کی اذانوں اور تلبیوں کی آواز سنیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی امت کی راتیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے گزریں گی۔ وہ ہر بلند مقام پر خدا کی تکبیر کہیں گے اور ہر پستی کے وقت اس کی تبعیج کریں گے۔ وہ کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ کہیں گے۔

{189} نبی کریم ﷺ کی امت ن کے لوگ جب غصہ میں ہوں گے کلمۃ توحید پڑھیں گے۔ جب ان میں اختلاف پیدا ہو گا سجدے میں گرجائیں گے۔ جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو پہلے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کریں گے اور پھر اس کام کو شروع کریں گے۔ جب کسی سواری کی پیٹھ پر پیٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے۔ قرآن ان کے سینے میں محفوظ ہو گا۔ جو ان میں سے سابقون الاولون کے زمرے میں ہیں وہ سابق ہی میں وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

{190} نبی کریم ﷺ کی امت میں سے میانہ رو ہیں وہ نجات یافتہ ہیں۔ ان سے بہت آسان حساب لیا جائے گا اور آن میں سے ظالموں کو بھی بخشن دیا

جائے گا۔ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ رحمت کے سایہ میں ہے۔

{191} وہ مختلف رنگوں کے کپڑے پہنیں گے۔ نماز کے لیے سورج کی رعایت کریں گے، وہ امت وسط اور اس کے سب لوگ عادل ہیں۔

{192} نبی کریم ﷺ کی امت کے مسلمان جب جنگ کرتے ہیں تو فرشتے  
آن کے ساتھ جنگ میں شریک ہوتے ہیں:-

{193} نبی کریم ﷺ کی امت پر چیزیں فرض کی گئی ہیں جو انبیاء کرام پر فرض کی گئی تھیں مثلاً وضو، جنپی پر غسل، حج، جہاد۔

{194} اس امت کو وہ نوافل ادا کیے گئے ہیں جو پہلے انبیاء کرام کو ہی عطا ہوئے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی امت کو قرآن حکیم میں ”یا ایہا الذین آمنوا! {195}“ اے ایمان والو! کہہ کر پکارا گیا اور دوسری امتوں کو اس طرح مخاطب نہیں کیا گیا بلکہ اے مسکینو وغیرہ کہہ کر پکارا گیا اور ان دونوں خطابوں میں بہت فرق ہے۔

امام دمیری شرح منہاج میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا: فاذ کرو نی اذ کر کم یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ آسے بلا واسطہ یاد کریں اور بنی اسرائیل کو فرمایا کہ تم میری نعمتوں کو یاد کرو کیونکہ وہ نشانیوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں بیچا نہ اس لیے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ نعمتوں کو یاد کریں تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ذکر تک پہنچ سکیں۔

امام زرتشی فرماتے ہیں کہ وہ تمام اخلاق اور معجزات جو نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی میں جمع تھے وہ تمام حضور ﷺ کی امت میں تقسیم ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ خود معصوم تھے اور حضور ﷺ کی امت کا اجماع بھی معصوم ہے۔

بعض آئمہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے اسرار و احکام امت کو عطا فرمادیئے تو آپ ﷺ کو موت و حیات کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے موت کو اختیار فرمایا اور چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اختیار عطا نہیں ہوا تھا اس لیے ملک الموت جب روح قبض کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار دیا۔

{196} نبی کریم ﷺ کی امت کے غلاموں اور لوٹدیوں کی تعداد دوسری امتوں کی نسبت زیادہ ہو گی۔

{197} حضرت عکرمہ سے روایت ہے پہلے کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں مختلف نسلوں کے لوگ شامل ہوں، یہ شرف نبی کریم ﷺ کی امت کو حاصل ہے۔

{198} حدیث شریف میں ہے کہ جب آیت وال سابقون الاولون من المهاجرین نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بشارت (رضاء الہی) میری ساری امت کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے بعد ناراضی نہیں۔

{199} حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی امت کے علاوہ کسی

امت میں جب اختلاف ہوا تو ان کے باطل پرستوں نے اللہ والوں کو تکلیف دی لیکن اس امت کی شان یہ نہیں۔

{200} امام جزوی کہتے ہیں کہ اہل قبلہ کا نام نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے خاص ہے۔ سنن ابی داؤد کی ایک حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس امت کے خلاف دو تواریں جمع نہیں فرمائے گا۔ ایک ان کی اپنی تلوار اور ان کے دشمن کی تلوار۔

{201} حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کی امت میں کپڑے آتا رنا، حد کے وقت بھگانا، کینہ اور ذلیل کرنا حلال نہیں۔

{202} حدیث شریف میں ہے کہ کوئی امت کسی کی وارث نہیں ہو گی اور نہ ہی کسی امت کی کسی امت پر گواہی معتبر ہے سو اے نبی کریم ﷺ کی امت کے کیونکہ اس امت کی گواہی دوسری امتوں پر معتبر ہو گی۔

{203} امام ابن حوزی فرماتے ہیں شریعتوں کی ابتداء حکم تخفیف پر تھی اور حضرت نوح، صالح اور ابراہیم ﷺ کی شریعتوں میں شدت نہیں تھی۔ پھر حضرت موسیٰ ﷺ اور حضرت علیؓ کی شریعتوں میں سختی آئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ کی شریعت تشریف لائی جس نے اہل کتاب کی شدت کو ختم کیا اور پہلی شریعتوں کی آسانیوں کو بھی ترک کر دیا بلکہ اس شریعت میں میانہ روی سے کام لیا گیا۔

باب نمبر (3)

## آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص

{204} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اپنی قبر پر انور سے باہر تشریف لائیں گے۔ ”صعقة“ سے افاقہ کا ابتداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہی ہوگی۔

{205} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ محشر میں سواری کے لیے براق پیش کیا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوں گے۔

{206} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا اعلان میدانِ محشر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر کیا جائے گا۔

{207} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کا بہترین لباس پہنا�ا جائے گا۔

{208} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرشِ اعظم کے دائیں جانب مقامِ محمود پر تشریف فرمادے ہوں گے۔

{209} قیامت کے دن لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہو گا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر جملہ انبیاء کرام علیہم السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سارے تلے ہوں گے۔

{210} یوم قیامت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام انبیاء کے پیشواؤں اور قائد ہوں گے۔

{211} نبی کریم ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کا شرف حاصل ہو گا۔

{212} نبی کریم ﷺ سے پہلے سجدہ سے اپنا سرمبارک اٹھا کر اور اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے۔

{213} نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی ابتداء فرمائیں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔

{214} نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شان عطا فرمائی ہے کہ جب تمام لوگ اپنے اپنے درجات کی بلندی کے لیے میں سوال کر رہے ہوں گے اس وقت نبی کریم ﷺ دوسروں کی شفاعت فرمار ہے ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ اپنے تمام امتیوں کو جہنم سے نکالنے کے بارے میں شفاعت فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی جہنم میں باقی نہیں رہے گا۔ امام سعیی نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نیک مسلمانوں کی بھی شفاعت فرمائیں گے تاکہ طاعات میں ان سے جو غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان سے درگز رفرما�ا جائے۔ اسے امام قزوینی نے العروۃ الوثقی میں بیان کیا ہے۔

{215} جن کا حساب ہو رہا ہو گا نبی کریم ﷺ حساب کی آسانی کے لیے شفاعت فرمائیں گے۔

{216} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْم ﷺ مشرکین کے بچوں کے لیے شفاعت فرمائیں گے کہ ان کو عذاب نہ دیا جائے۔

{217} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ نے اپنے رب سے دعا کی کہ آپ کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں داخل نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے صبیب مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

{218} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے۔

{219} نبی کریم مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کو سر کے ہر بال کے بد لے اور چہرے میں ایک نور عطا کیا گیا حالانکہ دیگر انبیاء کرام کو صرف دونور عطا کیے گئے تھے۔

{220} پل صراط سے گزرنے والوں کو حکم ہو گا کہ آنھیں بند کر لیں تاکہ نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کی صاجزادی پل صراط عبور کر لیں۔

{221} آپ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ سب سے پہلے جنت کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کے بعد آپ کی صاجزادی نہیں جنت میں داخل ہوں گی۔

{222} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کو حوضِ کوثر عطا ہو گا۔ تمام انبیاء کرام مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کو حوض عطا ہوں گے لیکن آپ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کا حوض سب سے وسیع ہو گا اور اس سے سیراب ہونے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو گی۔

{223} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کو وسیلہ کا درجہ عطا ہو گا اور یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ عبد الْخَلِیلِ قصیری کہتے ہیں جو وسیلہ آپ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ کے ساتھ خاص ہو گا۔ اس سے مراد توسل ہے۔ یعنی نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذریعہ اور واسطہ ہوں گے اور یہ اس لیے کہ حضور مَلَکُ اَنْجَلِیْمَ جنت میں اللہ تعالیٰ کے وزیر ہوں گے اور جس کسی کو جو چیز بھی ملے گی آپ

کے وسیلہ ہی سے ملے گی۔

{224} نبی کریم رَوْفِ رَحِیْمَ ﷺ کے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوں گے۔ آپ کامنبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہو گا۔

{225} آپ ﷺ کے منبر شریف اور روضہ مبارکہ کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہو گا۔

{226} نبی کریم ﷺ سے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچانے پر کوئی گواہ طلب نہیں کیا جائے گا جبکہ تمام انبیاء کرام ﷺ سے تبلیغ دین پر گواہ طلب کیے جائیں گے۔

{227} نبی کریم ﷺ کے تعلق اور نسب کے علاوہ تمام تعلق اور نسب قیامت کے منقطع ہو جائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کل نسب و سبب منقطع یوم القيادۃ الا نسبی و سببی: میرے تعلق اور نسب کے علاوہ تمام تعلق اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گے بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور ﷺ کی امت آپ ﷺ کی طرف منسوب کی جائے گی اور دیگر انبیاء ﷺ کی امتیں ان کی طرف منسوب نہیں کی جائیں گی۔

اور بعض آئندہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن صرف آپ ﷺ کی نسبت فائدہ پہنچائے گی اور کسی دوسرے نسبت سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

{228} حضرت آدم ﷺ کی تعظیم کے لیے روزِ قیامت حضرت آدم ﷺ کی کنیت صرف حضور ﷺ کے نام مبارک پر ہو گی اور انہیں ابو محمد (ﷺ) کہہ

کر پکارا جائے گا۔

احادیث کریمہ میں ہے کہ قیامت کے دن اہل فترت کا امتحان ہو گا اور جس نے اطاعت کی تھی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے نافرمانی کی وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

ایک روایت میں ہے کہ جنت کے درجے قرآن حکیم کی آیات کے برابر ہیں۔ ایک جنتی کو کہا جائے گا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرو اور اُو پر بڑھو۔ تو اس جتنی کا درجہ اس آخری آیت کے برابر ہو گا جسے وہ تلاوت کرے گا۔ دوسری کسی کتاب کا یہ مقام نہیں ہے اور اس روایت سے نبی کریم رَوْفَ رَحِيمَ مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ یہ خصوصیت بھی مستنبط ہوتی ہے کہ جنت میں صرف حضور مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ کی کتاب (قرآن حکیم) کی تلاوت ہو گی اور جنت میں صرف آپ کی زبان بولی جائے گی۔

{229} حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم رَوْفَ رَحِيمَ سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دستک دیں گے۔ خازن جنت اُٹھیں گے اور کہیں گے کون؟ تو نبی کریم مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ فرمائیں گے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو خازن کہے گا۔ میں ابھی اُٹھتا ہوں اور آپ مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ کے لیے دروازہ کھولتا ہوں۔ آپ مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ سے پہلے نہ کسی کے لیے اُٹھا اور نہ ہی آپ مَلِيْكُ الْأَنْبَيْرَ کے بعد کسی کے لیے اُٹھوں گا۔

## باب نمبر (4)

### آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خصائص

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاصہ یہ بھی ہے۔

{230} تمام امتوں سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے زمین سے نکلے گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چہرے و ضو آثار کی وجہ سے روشن ہوں گے اور آن کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں گے اور وہ مرتبہ میں بلند ہوں گے۔ انہیں نبیوں کی طرح دونور حاصل ہوں گے اور باقی انبیاء کی امتوں کو صرف ایک نور حاصل ہو گا۔

{231} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگوں پر سجدہ کے اثر کی وجہ سے چہروں پر ایک نشانی ہو گی اور ان کی اولاد ان کے آگے آگیں کی خیر خواہی کے لیے دوڑ رہی ہو گی۔ ان کے اعمال نامے ان کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ پل صراط سے بھلی اور ہوا کی طرح گزر جائیں گے۔ ان کے نیکو کارگنا ہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ انہیں دنیا اور بزرخ میں میں تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا تاکہ یہ امت میں عذاب سے محفوظ ہو۔

{232} نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ قبروں میں گناہ گار داخل ہوں گے اور

قبوں سے اٹھتے وقت گناہوں سے صاف ہونگے۔ زندہ مسلمانوں کی استغفار کی وجہ سے ان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

{233} نبی کریم ﷺ کی امت کو وہ کچھ ملنے گا جس کی وجہ کوشش کریں گے یا جوان کے لیے کوشش کی جائے گی اور پہلی امتیوں کو وہی کچھ ملا جس کے لیے انہوں نے خود کوشش کی۔ اسے عکرمہ نے بیان کیا۔

{234} تمام مخلوقات سے پہلے نبی کریم ﷺ کی امت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ان کی بے خبری میں کی ہوئی غلطیاں معاف کردی جائیں گی۔ ان کے اعمال کا وزن سب سے زیادہ ہو گا۔

{235} نبی کریم ﷺ کی امت کو عادل حاکموں کا مرتبہ حاصل ہو گا اور وہ لوگوں پر گواہی دیں گے کہ ان کے انبیاء نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہر ایک کو یہودی یا نصرانی عطا کیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا اے مسلمان، اسے آگ سے نجات دے کر تجھ پر شمار کیا جاتا ہے۔

{236} نبی کریم ﷺ کی امت تمام امتیوں سے پہلے جنت میں داخل ہو گی۔

{237} اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں نبی کریم ﷺ کی امت مرحومہ کی ہوں گی اور چالیس صفیں باقی امتیوں کی ہوں گی۔

اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کی امت پر تجلی فرمائے گا اور وہ اس کے دیدار کی لذتوں سے لطف اندوڑ ہوں گے

اور اسے سجدہ کریں گے۔ اب ابی حمزہ کے نزدیک باقی امتیوں کے سلسلے میں دونوں احتمال موجود ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گایا انہیں۔

{238} حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع اور وایت ہے کہ ہر امت میں سے کچھ لوگ جنت میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں مگر نبی کریم ﷺ کی ساری امت جنت میں جائے گی۔ (کچھ وقتی طور پر جہنم میں جائیں گے پھر نکال کر جنت میں بھیجے جائیں گے)

## دوسرا حصہ

نبی کریم ﷺ کے وہ خصائص جو آپ ﷺ کو آپ کی  
امت سے ممتاز کرتے ہیں۔ اس کے چار باب ہیں۔

## باب نمبر(1)

وہ فرائض و واجبات جو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے ساتھ

### خاص ہیں

فرائض و واجبات کے نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہونے میں حکمت یہ ہے کہ ان واجبات کے ذریعے آپ ﷺ کے درجات میں ترقی اور اضافہ ہو۔ درج ذیل چیزیں صرف حضور ﷺ پر واجب ہیں۔

{1} نماز چاشت، وتر، رات کی نماز، مساک کرنا، قربانی دینا، مشاورت نبی کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{2} فجر کی دور کعتیں کریم ﷺ پر واجب تھیں جیسے کہ متدرک وغیرہ میں ہے جمعہ کا غسل کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{3} زوال کے وقت چار کعتیں پڑھنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔ یہ حضرت سعید ابن مسیب رض سے مردی ہے۔

{4} ہر نماز سے پہلے وضو کرنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔ (پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا)

{5} کریم ﷺ پر یہ بھی واجب تھا کہ جب بھی وضوؤٹ جائے اسی وقت وضو

کرنا اور وضو کے بغیر نہ کسی سے کلام کرنا اور نہ سلام کا جواب دینا۔

{7} تلاوتِ قرآن کریم سے پہلے اعوذ بالله من الشیطون الرجیم  
پڑھنا کریم ﷺ پر واجب تھا۔

{8} دشمن کے سامنے ڈٹ جانا کریم ﷺ پر واجب تھا خواہ ان کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

{9} کریم ﷺ پر یہ بھی واجب تھا کہ جب جنگ میں کسی شخص سے مقابلے میں ہوں تو اسے قتل کیے بغیر اس سے علیحدہ نہ ہونا۔

{10} ناپسندیدہ کام کو بدل دینا بھی نبی کریم ﷺ پر واجب تھا۔

اور ان دونوں امور میں حضور ﷺ کی خصوصیت کئی لحاظ سے ہے۔

(ا) یہ چیزیں (دشمن کا مقابلہ اور ناپسندیدہ چیز کا خاتمه) نبی کریم ﷺ کے حق میں فرض عین ہیں اور باقی لوگوں کے حق میں فرضِ کفایہ۔ اسے جرجانی نے شافی میں بیان کیا ہے۔

(ب) برے کام پر نبی کریم ﷺ کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار واجب ہے اور باقی امت کے لیے واجب نہیں۔

(ج) یہ حکم آپ سے خوف الہی کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتا یہ اس وقت ہے جب برائی کے مرتكب کو منع نہ کرنے پر برائی میں بڑھانے کا خطرہ ہو۔ یہ اس لیے تاکہ آپ کے خاموش رہنے سے اس کے مباح ہونے کا گماں نہ گزرے۔ اسے علامہ ابن جوزی نے بیان کیا ہے۔

{11} مسلمانوں میں سے جو شخص تغلقتی کے عالم میں فوت ہو جائے نبی کریم ﷺ

پر اس کے قرض کی ادائیگی واجب ہے۔ صحیح قول کے مطابق ہے۔

{12} صحیح قول کے مطابق نبی کریم ﷺ پر اپنی ازدواجِ مطہرات کو اختیار دینا واجب ہے کہ خواہ وہ آپ ﷺ سے علیحدہ ہو جائیں خواہ آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔

{13} اگر وہ نبی کریم ﷺ کا ساتھ اختیار کریں تو انہیں ساتھ رکھنا بھی آپ ﷺ کے پر واجب ہے۔

{14} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ ازدواجِ مطہرات کی موجودگی میں دوسری عورتوں سے نکاح کو ترک کر دیں۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا تاکہ ازدواجِ مطہرات پر یہ حضور ﷺ کا احسان ہو کہ آپ نے ان پر کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

{15} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ جب کوئی حیران کن چیز دیکھیں تو یہ کلمات کہیں۔ لبیک ان العیش عیش الآخرہ ”میں حاضر ہوں بیشک زندگی آخرت کی ہے۔“

{16} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ آپ کامل اور مکمل نماز ادا کریں اس میں کسی قسم کی خرابی نہ ہو۔ اسے ماوردی نے بیان کیا ہے۔

{17} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ جس نفلی عبادت کو شروع کریں اسے مکمل فرمائیں۔

{18} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ اپنے طریقے سے جواب دیں اور دفاع کریں۔ آپ ﷺ کو اکیلے اتنے علم عطا کیا گیا ہے جتنا علم تمام

انسانوں کو عطا کیا گیا ہے بلکہ اس بھی زیادہ۔

{19} نبی کریم ﷺ لوگوں سے گفتگو کے وقت بھی مشاہدہ حق سے فیض یا بہوتے تھے۔

ان تینوں چیزوں کو ابن سبع نے اور ابن القاص نے تلخیص میں بیان کیا ہے اور ابوسعید فرماتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو اکیلے اتنے عمل کا مکلف بنایا گیا جتنے عمل کا مکلف تمام لوگوں کو بنایا گیا۔

{20} ابن القاصی اور قفال نے زوائد الروضہ میں تحریر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت وحی میں دنیا سے علیحدہ ہو جاتے تھے اس کے باوجود نماز، روزہ اور دیگر احکام۔ نبی کریم ﷺ سے ساقط نہیں ہوتے تھے۔

{21} نبی کریم ﷺ کے قلب مبارک میں کسی چیز خواہش پیدا ہوتی تو آپ تر مرتبہ استغفار کرتے۔ ابوسعید نے یوں تحریر کیا کہ ”جو چیز میں نبی کریم ﷺ پر واجب ہوئی میں ان میں سے ایک ہر روز ستر مرتبہ استغفار کرنا تھا۔ یہ چیز بھی آپ ﷺ کے خصائص میں شمار کی گئی ہے کہ عصر کے بعد دو کوئیں بھی آپ ﷺ پر واجب تھیں۔“

{22} نبی کریم ﷺ کے تمام نوافل فرض کا درجہ رکھتے تھے یونکہ نفل تو نماز میں نقصان کی تلافی کے لیے ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کی نماز میں نقص و عیب ہوتا ہی نہیں تھا۔

{23} نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا کہ آپ کو ہر روز پانچ نمازوں میں سے ہر نماز کے عوض پچاس نمازوں کا ثواب ملنے گا جیسے کہ شب معراج کی احادیث

میں آیا ہے۔

{24} نبی کریم ﷺ پر واجب ہے کہ آپ اگر نماز کے اوقات میں کسی سونے والے کے پاس سے گزریں تو اسے جگائیں اور یہ حکم قرآن حکیم کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔ ”ادعوَا إِلَى رَبِّكَ بِلَا وَآپِنَّ رَبِّكَ كَرَّةً“

{25} نبی کریم ﷺ پر عقیقہ، تحفے کا بدلہ دینا، کافروں پر سختی کرنا، مومنوں کو جنگ پر آجھارنا واجب ہے۔

{26} نبی کریم ﷺ پر توکل واجب ہے۔

{27} مسلمانوں میں سے جو شنگست میں مر جاتا ہے اس کے بچوں کو کھلایا کرتے تھے۔

{28} اگر کوئی شخص شنگست ہوتا اور اس کے ذمہ کوئی کفارہ ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس کی واد افرمادیتے تھے۔

{29} مکروہ امور (ناپسندیدہ امور) پر صبر نبی کریم ﷺ پر واجب تھا۔ صبح و شام یادِ الٰہی میں مصروف رہنے والوں کے ساتھ اپنے دل کو صابر رکھنا آپ ﷺ پر واجب تھا۔

{30} آپ ﷺ پر نرمی کرنا، سختی کو ترک کرنا واجب تھا اور آپ پر جو کچھ نازل ہوا اسے لوگوں تک پہنچانا، لوگوں کے ساتھ اس انداز سے گفتگو کرنا کہ وہ سمجھ جائیں۔ جو اپنے مال کا صدقہ ادا کرے اس کے لیے دعا کرنا واجب تھا۔

{31} اور ایک قول یہ ہے کہ حضور ﷺ پر ہر وہ کام جو تقرب الی اللہ کا باعث بن سکے واجب تھا۔

{32} آپ ﷺ پر واجب تھا کہ اگر کوئی وعدہ کر میں تو انشاء اللہ ہمیں اور کسی کام کو کل پر ملتوي کرنے کا اعلان فرمائیں تو اس وقت بھی انشاء اللہ ہمیں۔

{33} ابن سعد فرماتے ہیں آپ ﷺ پر مسلمانوں کے مال کی حفاظت واجب تھی۔

{34} امام جرجانی کے قول کے مطابق آپ ﷺ کے حق میں امامت اذان سے افضل تھی یکونکہ آپ ﷺ سے سہوا اور غلطی کا امکان بالکل نہیں۔

{35} بعض احناف کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں نمازِ جنازہ کا فرض اس وقت تک ادا نہیں ہوتا تھا جب تک آپ ﷺ نمازِ جنازہ ادا نہ فرمائیں۔ اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ نمازِ جنازہ حضور ﷺ کے حق میں فرض عین ہے جبکہ دوسرے لوگوں کے حق میں یہ فرض کفایہ تھا۔

## باب نمبر (2)

### وہ محرمات (حرام کردہ اشیاء) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں

{36} آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ، صدقہ اور کفارہ کا مال حرام ہے اور زکوٰۃ کا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر بھی حرام ہے اور بعض کے نزدیک اہل بیت پر صدقہ بھی حرام ہے اور اسی پر امام مالک کا فتویٰ ہے اور صحیح قول کے مطابق زکوٰۃ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے موالي کے لیے بھی حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجِ مطہرات پر یہ چیزیں بالاجماع حرام ہیں۔ اسے ابن عبد البر نے بیان کیا ہے۔

{37} آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نذر کا مال کھانا، صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کسی چیز کا وقف کیا جانا حرام ہے کیونکہ وقفِ نفلیٰ صدقہ ہے اور ”الجوہر للمقویٰ“ میں ہے کہ نفلیٰ صدقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہے۔ عام لوگوں کے برخلاف جیسے مساجد اور کنووؤں کا پانی وغیرہ۔

{38} آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ کازکوٰۃ پر عامل بننا بھی حرام ہے۔

{39} نذر اور کفارہ کا مال اہل بیت کے لیے حرام ہے۔

{40} آپ ﷺ پر وہ چیز جس کی بدبو ہو اسے کھانا بھی حرام ہے۔

{41} سہارا لے کر کھانا بھی آپ ﷺ پر حرام ہے۔

اور صحیح قول یہ ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا امور مکروہ ہیں۔ یہ ابوسعید نے شرفِ المصطفیٰ میں کہا ہے۔

{42} آپ ﷺ پر لکھنا، شعر کہنا اور شعر کی روایت کرنا اور کتاب سے پڑھنا حرام تھا۔

امام بغوی تہذیب میں لکھتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ بہت اچھا لکھ سکتے تھے لیکن لکھتے نہیں تھے۔ آپ اچھا شعر کہہ سکتے تھے لیکن کہتے نہیں تھی اور صحیح قول یہ ہے کہ آپ نہ لکھتے نہ شعر کہتے تھے بلکہ آپ اچھے اور برے شعر میں تمیز کر سکتے تھے۔

{43} آپ ﷺ پر زرہ پہن لینے کے بعد جنگ کرنے سے پہلے اسے آتا دینا حرام تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے اور دشمن کے درمیان فیصلہ فرما دے اور دیگر انیاء ﷺ کا بھی یہی حکم ہے۔ ابن سعد اور ابن سرaque کہ فرماتے ہیں حضور ﷺ جب جہاد کے لیے نکلتے تو اپس نہ لوٹتے اور نہ دشمن سے مقابلہ میں شکست کھاتے خواہ دشمن کی تعداد زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔

{44} یہ بات بھی حضور ﷺ پر حرام تھی کہ آپ اس خیال سے کسی پر احسان کریں کہ وہ بد لے میں آپ کو زیادہ دے گا۔

{45} خائنة الاعین (کسی مباح کام کی طرف ایسے اشارہ کرنا جو ظاہر کے خلاف ہو جیسے کسی کو مارنے یا قتل کرنے کا اشارہ کرنا) بھی حضور ﷺ کے حق

میں حرام تھا کیونکہ مباح دنیوی مال و متاع جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے  
بیس ان کی طرف متوجہ ہونا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا۔

{46} قتل وغیرہ کی صورت میں دوسرے لوگوں کے لیے اشارہ کرنا مباح  
ہے لیکن دوسرے انبیاء کرام اور نبی کریم ﷺ پر حرام ہے۔ جنگ میں  
دھوکا بھی حضور ﷺ پر حرام تھا جیسا کہ ابن القصاص نے بیان کیا ہے  
لیکن جمہور علماء نے اس کی مخالفت کی ہے جس پر قرضن ہواں کا نمازِ  
جنازہ پڑھنا نبی کریم ﷺ پر حرام تھا۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

{47} جو عورت نبی کریم ﷺ کی رفاقت ناپند کرتی ہو اسے اپنے پاس رکھنا  
حضور ﷺ پر حرام ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے آپ پر  
حرام ہو جاتی ہے۔ جس عورت نے ہجرت نہیں کی اس سے اور کتابیہ سے  
نکاح اور تمتع نبی کریم ﷺ پر حرام تھا۔

{48} نبی کریم ﷺ پر مسلمان لوئڈی سے نکاح کرنا بھی حرام تھا اور اگر بالفرض  
آپ لوئڈی کو نکاح میں لیتے اور وہ بچے کو جنم دیتی تو وہ بچہ آزاد ہوتا  
اور نبی کریم ﷺ پر ضروری نہ ہوتا کہ آپ لوئڈی کے مالک کو بچے کی  
قیمت ادا کریں۔

{49} امام الحرمین کہتے ہیں کہ اگر غلطی سے آپ کا لوئڈی کے ساتھ نکاح ہو جاتا  
تو اس صورت میں بچے کی قیمت آپ پر واجب نہ ہوتی۔ ابن رفعہ کہتے  
ہیں کہ آپ کے حق میں غلطی کے نکاح کا تصور ہی نہیں ہے اور اسی طرح  
ہی امام بلقینی نے کہا۔

{50} اور اگر کسی لوٹدی کو حضور ﷺ پسند فرمائیں تو لوٹدی کے مالک پر واجب ہے کہ وہ طعام پر قیاس کرتے ہوئے لوٹدی کو آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیۃ پیش کر دے۔

{51} آپ ﷺ نے اگر کسی کو پیغام نکاح دیا اور انکار کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ پیغام نہیں دیا۔ اسی طرح مرسل حدیث میں آیا ہے۔

{52} آپ ﷺ کی معیت میں رہنے سے انکار کرنے والی عورت کو اپنے پاس رکھنا حضور ﷺ کے حق میں حرام تھا۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے انکار کے بعد نکاح کے پیغام کا اعادہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں حرام یا مکروہ ہونے کا احتمال ہے۔

{53} حضرت ابن سبع نے اس کو حضور ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے کہ تکبیر سننے کے بعد شمن پر حملہ کرنا حضور ﷺ کے لیے حرام ہے۔

{54} مشرق سے ہدیہ قبول کرنا اور اس سے مدد طلب کرنا حضور ﷺ کے لیے حرام تھا۔ امام قضا عی وغیرہ نے اس کو آپ ﷺ کے خصائص میں شمار کیا ہے۔

{55} آپ ﷺ پر ابتداء ہی شراب حرام تھی۔

{56} اور ایک قول یہ ہے کہ عام لوگوں پر شراب کی حرمت سے بیس سال پہلے ہی آپ ﷺ پر شراب حرام تھی بلکہ آپ کے لیے شراب بھی حلال تھی ہی نہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتوں کی عبادت سے

روکنے کے بعد سب سے پہلی چیز جس سے میرے رب نے مجھے منع کیا وہ شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ ہنسی مذاق ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بعثت سے پانچ سال قبل ستر کھولنے سے منع فرمادیا تھا۔

{58} حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے کبھی حضور ﷺ کی شر مگاہ کو نہیں دیکھا اور نہ آپ ﷺ نے کبھی میری شر مگاہ کو دیکھا۔

{58} حضور ﷺ خیانت کرنے والے اور خود کشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

{59} حضرت ابو قادہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو جب کسی جنازے کے لیے بلا یا جاتا تو آپ میت کے بارے میں دریافت کرتے اور اگر میت کے بارے اچھے خیالات کا اظہار کیا جاتا تو آپ نمازِ جنازہ پڑھتے ورنہ ورثا سے فرماتے جو چاہو کرو اور اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔ سنن ابی داؤد میں حدیث ہے۔

{60} سنن ابی داؤد میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں تریاق استعمال کروں، تعویذ باندھوں یا اپنی جانب سے شعر کہوں تو مجھے اس کی (بغیر اذن الہی) خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہو گا۔

{61} ابو داؤد لکھتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے تریاق استعمال کرنا اور مصیبت کے نزول کے بعد تعویذ باندھنا جائز ہے۔

### باب نمبر (3)

نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص مباح چیزیں

{62} نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں مسجد میں ٹھہر سکتے ہیں اور مالکیوں کے نزدیک قبروں کے پاس بھی ٹھہر سکتے ہیں۔

{63} نبی کریم ﷺ کا وضو نے سے نہیں ٹوٹتا۔

{64} ایک قول یہ ہے کہ عورت کو چھونے سے بھی نبی کریم ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا اور یہی قول صحیح ہے۔

{65} نبی کریم ﷺ قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کر سکتے ہیں۔ مذکورہ بالا خصائص کو ابن دقیق العید نے شرح العمدہ میں بیان کیا ہے۔

{66} نبی کریم ﷺ کے لیے سونے کے بعد بغیر وضو نماز پڑھنا جائز ہے۔

{67} علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لیے عصر کے بعد فوت شدہ نماز کی قضاء جائز ہے۔

{68} نبی کریم ﷺ کو حالت نماز میں چھوٹی پچھی کو اٹھانا جائز ہے۔

{69} نبی کریم ﷺ غائب کی نمازِ جنازہ ادا فرماسکتے ہیں۔

(حضرت امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے نزدیک)

- {70} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وتر سواری پر ادا کرنا جائز ہے۔ وتر کے واجب ہونے کے باوجود یہ شرح المہذب میں بیان کیا گیا ہے۔
- {71} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر وتر ادا کرنا بھی جائز ہے۔ اور حضور سلی اللہ علیہ وسلم وتر میں بلند آواز سے اور آہستہ دونوں طرح سے قراءت فرماتے تھے۔
- {72} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر امامت کرانا جائز ہے۔
- {73} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم امامت میں اپنا خلیفہ بھی بناسکتے ہیں۔ جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں ہوا کہ آپ خود پیچھے ہو گئے اور انہیں آگے کر دیا۔
- {74} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو جائز ہے کہ آپ ایک رکعت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا فرمائیں۔ اسے ایک جماعت نے بیان کیا اور کہتے ہیں کہ یہ نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسروں کے لیے ناجائز ہے۔
- {75} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اپنی زوجہ کا بوسہ لینا جائز ہے۔ نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو صوم وصال رکھنا بھی جائز ہے۔
- {76} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ظہر کے بعد مساک فرمانے کی اجازت تھی۔ اسے رزین نے بیان کیا۔ (ہم روزے میں کسی بھی حالت میں مساک کر سکتے ہیں)
- {77} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں روزہ رکھ سکتے ہیں۔ اسے امام طاوی نے بیان کیا۔
- {78} نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔
- {79} امام مالک کے زدیک نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں خوشبو لگا

سکتے ہیں۔

{80} نبی کریم ﷺ ہر آدمی کا مال لینا جائز ہے اور مال کے مجازی مالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ چیزیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دے خواہ وہ خود بلاک ہی کیوں نہ ہو جائے (ان شاء اللہ اے مزید ملے گا بلاک نہ ہو گا کسی فقیر کو مال صدقہ کرنے میں ستر گناہ ملنے کی خوشخبری ہے تو نبی کریم ﷺ کو مال، ہدیہ کرنے کا اجر کیا ہو گا) اور ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ بوقت ضرورت نبی کریم ﷺ پر جان بھی فدا کر دے۔

{81} نبی کریم ﷺ کو ابھی عورت دیکھنا، اس کے ساتھ خلوت حاصل کرنا اور اسے سواری پر اپنے پیچھے بٹھانا جائز ہے۔ (کیونکہ نبی کریم ﷺ پر کسی قسم کا شب بھی نہیں کیا جاسکتا)

{82} نبی کریم ﷺ کو چار سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اور اس خصوصیت میں دیگر انبياء کرام ﷺ بھی شریک ہیں۔

{83} نبی کریم ﷺ یہ بھی خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح لفظ ہبہ سے منعقد ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا نکاح بغیر مہر اور تعین مہر کے بھی جائز ہے۔

{84} یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح فرماسکتے ہیں اور آپ کے لیے حالت احرام میں بھی نکاح جائز ہے۔

{85} نبی کریم ﷺ عورت کی رضا کے بغیر بھی نکاح فرماسکتے ہیں۔

{86} اگر نبی کریم ﷺ کسی کنوواری عورت کو پسند فرمائیں تو اس پر واجب ہے کہ وہ عورت نبی کریم ﷺ کے حکم کی پیروی کرے اور اس کو نکاح پر

محجور بھی کریا جا سکتا ہے۔

فائدہ:

اس عورت کو اور کیا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے افضل اور کو ناشوہر ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

{87} اور جس عورت کو نبی کریم ﷺ پسند فرمائیں تو دوسرے مسلمانوں پر حرام ہو جاتا ہے کہ وہ اس عورت کو پیغام زناح دیں۔

{88} اور اگر نبی کریم ﷺ کسی شادی شدہ عورت کو پسند فرمائیتے تو اس کے خاوند پر واجب ہو جاتا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے تاکہ نبی کریم ﷺ اس کے ساتھ زناح فرمائیں۔ عدت گزارنے کے بغیر بھی اس عورت کے ساتھ حضور ﷺ کا زناح جائز ہے۔

{89} نبی کریم ﷺ کو کسی دوسرے شخص کے پیغام زناح پر اپنا پیغام زناح دینا جائز ہے۔

{90} آپ ﷺ کسی عورت کا زناح جس مرد کے ساتھ چاہیں اس کی اور اس کے ولی کی اجازت کے بغیر زناح فرمائیتے ہیں۔

{91} حضور ﷺ کسی چھوٹی بچی کا نائب (والدین کے قائم مقام) نہ ہونے کی صورت میں خود چھوٹی بچی کا زناح کر سکتے ہیں۔

{92} نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نکاح کیا اور اقرب کی موجودگی میں نکاح کیا۔

کیونکہ صحابہ جانتے تھے کہ نبی کریم ﷺ مالک کائنات ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو رب تعالیٰ خود فرماتا ہے:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ۔

ترجمہ: ”نبی کریم ﷺ مومنوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں۔“ (العطاری)

{93} نبی کریم ﷺ نے ام سلمہ سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو حکم دیدو کہ وہ تمہارا نکاح کر دے اور اس نے اپنی ماں کا نکاح کیا اور وہ اس وقت نابالغ بچہ تھا۔

{94} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نکاح حضرت زینب بنت جحش کے ساتھ کیا اور یہ آپ کا خاصہ ہے کہ آپ اپنا نکاح خود کیے بغیر ان کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ اور وضہ میں یہ بات یوں نقل کی گئی ہے کہ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے حلال کرنے سے عورت حلال ہو جاتی تھی۔

{95} ابوسعید اپنی کتاب شرف المصطفیٰ میں کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر کسی کے کفو تھے (بلکہ اعلیٰ تھے) اور اگر کوئی حمق، اندھا یا ولی (عورت کا ولی مثلاً باپ) کسی عورت کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیتا تو یہ نکاح صحیح ہوتا۔ عورت کے ولی کو مرد میں کفو (برا برا) دیکھ کرنے کی اجازت ہے، کیونکہ حضور ﷺ ہر کسی سے اعلیٰ ہیں اس لیے اندھے ولی کا بغیر دیکھے

- آپ ﷺ کے ساتھ اپنی بیٹی وغیرہ کا نکاح کرنا درست ہے۔ (العطاری)
- {96} امام رافعی کے ایک قول کے مطابق بنی کریم ﷺ کو عدت گزارنے والی عورت کے ساتھ عدت گزرنے سے پہلے نکاح فرمانا جائز ہے۔
- {97} بنی کریم ﷺ کو ایک عورت کے ساتھ اس کی بہن، پھوپھی یا خالہ کو جمع فرمانا جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ عورت کے ساتھ اس کی بیٹی کو بھی نکاح میں جمع فرماسکتے ہیں۔ اسے امام رافعی نے بیان کیا۔
- {98} امام رزین بنی کریم ﷺ کے خصائص میں فرماتے ہیں کہ اگر بنی کریم ﷺ کی لوٹدی کے ساتھ ولی کریں تو اس لوٹدی کی ماں، بیٹی اور بہن کے حق میں حرمت ثابت نہیں ہوتی ورنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان کا جمع کرنا ناجائز ٹھہرے گا۔ ممکن ہے یہ وہی صورت ہو جو الشرح اور الروضہ میں ذکر ہوئی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ صورت اس سے مختلف ہو اور اس صورت میں یوں اور لوٹدی کا حکم مختلف ہے۔
- {99} بنی کریم ﷺ کا لوٹدی کو آزاد کرنا اور اس آزادی کو اس کا مہر قرار دینا۔ آپ ﷺ کا خاصہ ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت جویر یہ شیخختا کے مہر کے طور پر ان کی قوم کے قیدیوں کو رہا کر دیا تھا۔
- {100} بنی کریم ﷺ کو نابالغ عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔ لیکن اجماع اس کے خلاف ہے۔
- {101} بنی کریم ﷺ کے لیے جائز ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان اوقات کی تقسیم ترک فرمادیں اور یہی قول مختار ہے۔

{102} امام ابن عربی شرح ترمذی میں رقم طراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو نکاح کے لئے میں کئی خصوصیات عطا فرمائی ہیں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسا وقت عطا فرمایا ہے۔ جواز ازواجِ مطہرات میں سے کسی کے ساتھ خاص نہیں اور آپ اس ساعت میں تمام ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جو چاہتے ان کے ساتھ کرتے اور پھر اس زوجہ محترمہ کے پاس جاتے جس کی باری ہوتی۔

{103} ایک قول کے مطابق نبی کریم ﷺ پر مہر کی طرح ازواجِ مطہرات کا خرچہ بھی واجب نہیں۔ اور آپ ﷺ کی طلاق بھی تین طلاقوں میں محدود نہیں ہے۔

{104} اگر نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ کو طلاقِ مغلظہ دے دیں تو وہ بغیر حلال کے آپ ﷺ کے لیے حلال ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ایسی عورت ہمیشہ کے لیے آپ ﷺ پر حرام ہو جاتی ہے۔

{105} ازواجِ مطہرات کو اختیار دینا نبی کریم ﷺ کے حق میں صریح ہے اور دوسروں کے لیے الفاظ کنایہ میں سے ہے {106} ان خصائص میں سے اکثر کی بنیاد اس بات پر ہے کہ نبی کریم ﷺ کے حق میں نکاح اس طرح ہے جیسے ہمارے حق میں کسی عورت کو لوٹدی اتنا۔

{107} اگر نبی کریم ﷺ نے اپنی لوٹدی کو اپنے آپ پر حرام کیا تو وہ آپ ﷺ

پر حرام نہ ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ پر کفارہ بھی لازم ہوا۔ حضور ﷺ کے لیے جائز ہے کہ انشاء اور کلام کے درمیان فاصلہ کریں۔

(اس معاملے میں نبی کریم ﷺ ان کے احکام کے مکلف نہیں جن کے ہم مکلف ہیں۔ العطاری)

{108} نبی کریم ﷺ مالِ غنیمت میں سے جو چاہیں پسند فرمائیں اور مالِ فی کا 4/5 حصہ بھی آپ کو خاص طور پر عطا فرمایا گیا ہے۔

{109} مالِ فی نبی کریم ﷺ کے لیے مالِ غنیمت ہے نبی کریم ﷺ جس طرح چاہیں اسے استعمال فرمائیں۔ امام مالک نبی کریم ﷺ کے خصائص میں بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ مال کو ملکیت میں نہیں لیتے تھے۔

{110} نبی کریم ﷺ مال میں تصرف کرتے اور حسب ضرورت لے لیتے۔ اور امام شافعی عَنْ عَدْدِ اللّٰهِ اور دوسرے آئمہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ مال کو ملکیت میں لیتے تھے۔

{111} نبی کریم ﷺ کے لیے غیر کاشت زمین کو اپنے لیے خاص کرنا جائز ہی اور نبی کریم ﷺ کی خاص کردہ زمین سے جو شخص کوئی چیز لے گا اسے اس کی قیمت ادا کرنا پڑے گی۔

{112} نبی کریم ﷺ کا سکیا ہوا احاطہ نہیں ٹوٹتا اور دوسرے انبياء کا یہ حال نہیں ہے۔

{113} نبی کریم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا اور وہاں اسلحہ آٹھا کر چلنا اور

اس کے ساتھ کافروں کو قتل کرنا جائز ہے۔ حضور ﷺ کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ کسی کو امان دینے کے بعد قتل کر دیں۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کو بغیر کسی سبب کے ڈانٹ ڈپٹ کر دیں یعنکہ یہ ڈانٹ ڈپٹ اس شخص کے بارے میں رحمت ثابت ہوتی ہے۔

{114} نبی کریم ﷺ کے لیے یہ روا ہے کہ اپنے علم کی بناء پر فیصلہ صادر فرمائیں خواہ مقدمہ حدود کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور دوسروں کے لیے ایسا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ گواہ ضروری ہیں۔

{115} نبی کریم ﷺ اپنی ذات اور اولاد کے حق میں فیصلہ صادر کر سکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے لیے تحفہ قبول کرنا جائز ہے اور دوسرے حکام کے لیے جائز نہیں ہے۔

{116} غصہ کی جالیت میں فتویٰ دینا اوز فیصلہ صادر کرنا نبی کریم ﷺ کے لیے منکروہ نہیں ہے۔ اسے امام نووی نے شرح مسلم میں بیان کیا ہے اور اگر نبی کریم ﷺ فرمادیں کہ فلاں شخص کی فلاں چیز فلاں شخص کے ذمہ ہے تو جو شخص حضور ﷺ سے یہ بات سن لے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کی گواہی دے۔ اسے شیخ رویانی نے روغۃ الاحکام میں ذکر کیا ہے۔

{118} نبی کریم ﷺ جس شخص کے لیے چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ ڈعا فرماسکتے ہیں لیکن ہم کسی نبی یا فرشتے کے علاوہ کسی پر صلوٰۃ نہیں بھیج سکتے۔

{118} نبی کریم ﷺ نے اپنی آمت کی طرف سے قربانی دی اور آپ ﷺ

کے علاوہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر قربانی کرے۔

{119} فاجروں کا کھانا تناول فرمانا حضور ﷺ کے لیے جائز تھا باوجود اس کے کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اسے ابن القاص نے ذکر فرمایا ہے۔ اور یہیقی نے اس کا انکار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کھانا امت کے لیے مباح ہے اور نبی کریم ﷺ کو منع فرمایا جانا ثابت نہیں ہے۔ {120} نبی کریم ﷺ کے لیے جائز ہے کہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایک ہی ضمیر استعمال کریں یہ بات اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ اسے ابن عبد السلام وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔

{121} نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے اور نبی کریم ﷺ کی بحوث (توہین) کرنے والا ہر صورت میں کو قتل کیا جائے گا۔ اسے امام ابن اسیع نے بیان کیا ہے۔

{122} نبی کریم ﷺ زمینوں کی فتح سے پہلے ہی انہیں مومنین میں تقسیم کر دیتے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام زمینوں کا مالک بنایا ہے۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے تمیم الداری نامی شخص اور ان کی اولاد کو جوز میں کاٹکر اعطافرمایا تھا جو شخص تمیم الداری کی اولاد کے ساتھ اس زمین کے سلسلہ میں جھکڑا کرے گا وہ کافر ہو جائیگا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ تو جنت زمین کے ٹکڑے اپنے غلاموں کو عطا فرمادیتے تھے۔ زمین کے ٹکڑے تو آپ بدرجہ اولیٰ عطا

فرما سکتے ہیں۔

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ اپنی کتاب "تغیر" میں بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام ﷺ پر زکوٰۃ واجب نہیں تھی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہی ہر چیز کا مالک سمجھتے ہیں اور اپنی ذات کو کسی چیز کا مالک نہیں گردانتے۔ اور جو کچھ اُن کے پاس آتا ہے وہ اسے خدا کی امانت ہی سمجھتے ہیں اور جہاں اسے خرچ کرنا صحیح نہیں ہوتا وہاں خرچ ہونے سے اس مال کو روکتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ زکوٰۃ اغنياء کے مال کو پاک کرنے کے لیے لی جاتی ہے اور انبیاء ﷺ مخصوص ہونے کی وجہ سے میل پچھل سے پاک ہیں۔

{123} یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ نے اہل غیر معینہ مدت کے لیے عقد مساقات فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ وہی اقرار کرتا ہوں جو اقرار اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا۔ یہ اس لیے فرمایا کہ فتح کے بارے میں وہی کا نزول ممکن تھا۔

{124} نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر ؓ سے سفر سے واپسی پر گلے ملے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے اور دوسرے لوگوں کے لیے یہ مکروہ ہے۔ معاونت کرنا اس وقت مکروہ ہے جب فتنہ کا اندر یا شہ ہوا اس کے علاوہ بالکل مکروہ نہیں ہے۔

{125} آیت شریفہ "فَامامنَا بعْدِ وَ اما فدا" میں قید یوں پر احسان کرنے کا جو حکم ہے وہ بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں۔

## باب نمبر (4)

### نبی کریم ﷺ کی فضیلت کے بارے میں

{126} صلوٰۃ وسلام کا منصب نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔

{127} آپ ﷺ کا کوئی وارث نہیں ہے اور اسی طرح دیگر انبیاء کرام ﷺ کا بھی کوئی وارث نہیں ہوتا تھا۔

{128} دوسرے انبیاء کرام اپنا تمام مال صدقہ کرنے کی وصیت کر سکتے ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کا مال آپ ﷺ کے انتقال کے بعد آپ ﷺ کے اہل بیت کے پاس رہے گا۔

{129} اگر کوئی ظالم نبی کریم ﷺ سے جھگڑا اورغیرہ کرے تو موقعہ پر موجود تمام لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ پر اپنی جانیں قربان کر دیں۔ امام الحرمین نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہ

{130} میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے زاوید الروضہ، میں روایت کیا ہے کہ حضرت قائد فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خود جہاد کے لیے تشریف لے جائیں تو تمام لوگوں کا آپ ﷺ کے ساتھ جنگ کے لیے نکلا واجب ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ما كان لاهل المدينة و من حولهم من  
الاعراب ان يتخلفو اعن رسول الله.

ترجمہ: ”اہل مدینہ اور اس کے اطراف کے دیہاتیوں کے لیے  
جا نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے پچھے رہیں۔“

اور یہ حکم نبی کریم ﷺ کے بعد دیگر خلفاء کے بارے میں نہیں ہے۔

{131} اگر میدانِ جنگ کے میں نبی کریم ﷺ صف میں موجود ہوں تو جنگ  
میں شریک مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر اور نبی کریم ﷺ کو  
چھوڑ کر بھاگیں۔

{132} حضرت قادہ اور حسن فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد بھی میدانِ  
جنگ سے بھاگنا گناہِ کبیرہ ہے۔

{133} نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں جہاد فرضِ عین تھا اور نبی کریم ﷺ کے  
بعد جہاد فرضِ کفایہ ہے۔

{134} نبی کریم ﷺ کی صاجزادیوں کے سلسلہ میں مہر مثل کا تصور بھی نہیں کیا جا  
سکتا ہے کیونکہ ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔ یہ میں نے امام تکریں کی  
جماعیں میں سے کسی میں دیکھا۔

{135} نبی کریم ﷺ کی ازدواجِ مطہرات کے جسم اطہر کو کپڑوں میں دیکھنا بھی  
حرام ہے اور ازدواجِ مطہرات سے بال مشافہ سوال کرنا بھی حرام ہے۔

{136} معمر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازدواجِ مطہرات کسی بالغ پچھے کو دودھ  
پلا میں تو وہ ان کے پاس حاضر ہو سکتا ہے (اس کا ازدواجِ مطہرات کا

پر دوہ نہیں ہے) اور یہ صرف ازدواجِ مطہرات کا ہی خاصہ ہے۔

اور دیگر تمام عورتیں اگر نابالغ بچے کو دودھ پلانے میں گیس تو وہ بچا ان کے پاس آ سکتا ہے اس کے علاوہ نہیں یعنی ان کے بارے میں یہ حکم صرف ”صغریٰ“ کے حق میں ہے۔ (العطاری)

{137} نبی کریم ﷺ کی ازدواجِ مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وازواجه امها تھم۔ آپ ﷺ کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں۔ (العطاری)

اور کے انقال کے بعد ازدواجِ مطہرات پر واجب ہے کہ وہ گھروں میں بیٹھیں اور ان کا گھروں سے نکلنا حرام ہے۔ ایک قول کے مطابق ج اور عمرہ کے لیے بھی نکلنا ناجائز ہے۔

اسے محدثین کے ایک گروہ نے بیان کیا ہے۔

{138} نبی کریم ﷺ سے چلنے میں آگے نکلنا بھی حرام ہے اور نبی کریم ﷺ سے آواز مبارک پر آواز کا بلند کرنا بھی حرام ہے۔ آپ ﷺ کو بلند آواز سے پکارنا اور جھروں کے پیچھے سے آواز دینا بھی حرام ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو دوسرے چلا کر پکارنا بھی حرام ہے۔

{139} نبی کریم ﷺ کا خون، پیشتاب اور تمام فضلات مبارکہ پاک ہیں۔ ان کو پیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بالوں کی طاہر (پاک) ہیں۔ (بلکہ ہم غریبوں کے دلوں کو پاک کرنے والے ہیں) نبی کریم ﷺ نے اپنے

موئے مبارک صحابہ کرام ﷺ کے درمیان تقسیم فرمائے۔

{140} نبی کریم ﷺ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں اور آپ ﷺ بھول جانے سے مبرائیں اور دیگر انبیاء کرام ﷺ کی بھی یہی شان ہے۔

{141} حضور ﷺ کی ذات پاک کسی مکروہ فعل کے ارتکاب سے بھی منزہ ہے۔

{142} حضور ﷺ کی محبت فرض ہے۔ اہل بیت النبی ﷺ کی محبت واجب ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام ﷺ کی محبت بھی واجب ہے۔

{143} جو کوئی نبی کریم ﷺ کی توہین کرے یا آپ ﷺ کی موجودگی میں زنا کرے وہ کافر ہے۔

{144} جو شخص نبی کریم ﷺ کی وفات کی تمنا کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور دیگر انبیاء کرام ﷺ کی بھی یہی شان ہے۔ اسے امام محاملی نے اوسط میں بیان کیا ہے۔ اور اسی بنا پر انبیاء ﷺ کی وراث نہیں بنایا گیا تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ انبیاء کرام ﷺ کے وارث آن کے فوت ہو جانے کی تمنا کریں اور کافر ہو جائیں۔

{145} یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سر کے بال سفید نہیں ہوئے کیونکہ عورتیں بڑھاپے کو ناپسند کرتی ہیں اور اگر یہ چیز نبی کریم ﷺ کے سلسلے میں واقع ہوتی تو عورتیں کافر ہو جاتیں۔ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے بالوں کو سفید نہیں ہونے دیا گیا۔

{146} ازدواجِ مطہرات اور اہل بیت کے لیے حیض اور جنابت کی حالت میں

مسجد میں بیٹھنا جائز ہے۔ اور امام مالک کے نزدیک قبور کے نزدیک بھی بیٹھ سکتے ہیں۔

{147} نبی کریم ﷺ کا نفلی نماز بیٹھ کر ادا کرنا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طرح ہے۔ اور یہ عمل نبی کریم ﷺ کے لیے ہی خاص ہے۔

{148} نماز میں نمازی پر نبی کریم ﷺ کو "ایها النبی" کہہ کر مخاطب کرنا واجب ہے اور کسی دوسرے شخص کو اس طرح مخاطب کرنا جائز نہیں۔

{149} اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کو بلائیں اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس شخص پر نماز کی حالت میں نبی کریم ﷺ کو جواب دینا واجب ہے اور اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ دوسرے انبیاء کرام ﷺ کی بھی یہی شان ہے۔

{150} نبی کریم ﷺ کے خطبہ جمعہ کے دوران اگر کوئی شخص کلام کرے تو اس کی نماز جمعہ باطل ہو جاتی ہے۔

{151} اگر نبی کریم ﷺ جھری نماز یا نزولِ وحی کی حالت میں قرات فرمائے ہوں تو خاموش رہنا اور سننا واجب ہے۔

اور امام مجاهد اس آیت کریمہ "اذا قيل لكم تفسحوا في المجالس فافسحوا" ترجمہ: جب تمہیں مجلس میں کشادگی کرنے کے لیے کہا جائے تو کشادگی کرو۔ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کی مجلس کا خاصہ ہے۔

{152} حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہنسے اس پر وضو کو لوٹانا واجب نہیں کیونکہ یہ حکم اس شخص کے لیے تھا جو نبی کریم ﷺ کی

اقداء میں نماز ادا کرتے ہوئے ہنے۔

احناف کے نزدیک کسی امام کی اقتداء میں اگر کوئی شخص قبقة لگا کر نہیں  
اس کی نماز اور وضو باطل ہو جائیں گے۔ (العطاری)

{153} نبی کریم ﷺ کے حق میں شادی کرنا عبادت کا حکم رکھتا ہے۔ جیسا کہ  
امام سکی کہتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے حق میں نکاح عبادت نہیں  
بلکہ مباح ہے۔

{154} نبی کریم ﷺ کے بارے میں جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے۔ امام جوینی  
کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بارے جھوٹ بولنا مرتد بنادیتا ہے اور جو  
شخص نبی کریم ﷺ کے بارے جھوٹ بولے اس کی گواہی ہمیشہ کے  
لیے مردود ہے خواہ وہ توبہ کر لے۔

نبی کریم ﷺ کی توہین اور آپ ﷺ کے رشتہداروں کو

تہمت لگانے والوں کے بارے میں احکام

{155} جو شخص نبی کریم ﷺ کی شان میں گالی کے اسے قتل کیا جائے گا (اگرچہ  
توبہ کر لے) اور یہی حکم دیگر انبیاء کرام ﷺ کا بھی ہے۔ حاسبوا  
یا یہا الوهابيون والدیوبنديون قبل ان تحاسبوا يوم  
القيامة۔

{156} نبی کریم ﷺ کو کنایۃ گالی دینا بھی صراحتاً گالی دینے کے برابر ہے۔  
دوسرے لوگوں کے برخلاف۔ اسے امام رافعی نے ذکر کیا اور امام نووی

کہتے ہیں لا اختلاف فيه اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

{157} کسی بنی علیہ السلام کی بیوی نے بھی بدکاری نہیں کی۔ امام حسن بصری کہتے ہیں کہ کسی بنی علیہ السلام کی بیوی اگر بدکاری کرے تو اس کی قطعاً بخشش نہیں ہوگی۔

{158} اور جو شخص بنی علیہ السلام کی ازدواج پر تهمت لگائے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ابن عباس کا یہی فرمان ہے۔ اور قاضی عیاض مالکی کا قول یہ ہے کہ ایسے آدمی کو قتل کیا جائے گا۔

اور ایک قول یہ ہے کہ قتل کی سزا اس شخص کے لیے خاص ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ کو گالی دے یا تہمت لگائے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے علاوہ دوسری ازدواجِ مطہرات پر تہمت لگانے والے پر حد قذف نافذ کی جائے گی اور اسی طرح جو کسی صحابی رسول کی ماں پر تہمت لگائے اس کے لیے بھی یہی حکم ہے اور بعض مالکیہ کا قول یہ ہے جو کسی صحابی رسول ﷺ کو گالی دے اسے قتل بھی کیا جائے گا۔

حضرت ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بنی کریم ﷺ پر تہمت لگائے اس کا بھی یہی حکم ہے وہ مسلمان ہو یا کافر ہو۔

اور جو بنی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ پر تہمت لگائے اس کے لیے بھی قتل کا یہی حکم ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر۔

{159} بنی کریم ﷺ کی صاحبزادیوں کی اولاد آپ ﷺ طرف منسوب ہوگی اور آپ کی نواسیوں کی اولاد بھی آپ کی طرف منسوب ہوگی۔ حدیث شریف میں بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بنی کی نسل کو اس کی

اپنی پشت سے چلا یا سوائے میرے کہ میری نسل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت سے چلا یا۔

{160} جب نبی کریم ﷺ کی صاجزادی نکاح میں ہو تو کسی دوسری عورت سے نکاح جائز نہیں۔

امام طبری نے مسیح بن محمد کی حدیث بیان کی کہ جب حضرت حسین بن حسن نے ان کی صاجزادی کے لیے پیغام نکاح دیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث پڑھ کر معدرت کر لی کہ فاطمہ میرا الخت جگر ہے من اغضبهَا فقد اغضبني جو اسے نارا ض کرتا ہے وہ مجھے نارا ض کرتا ہے اور جو چیز اسے اچھی لگتی ہے وہ مجھے بھی اچھی لگتی ہے اور فرمایا کہ آپ کے گھر میں حضرت فاطمہ کی صاجزادی ہیں اور اگر میں آپ کو نکاح کر دوں تو یہ بات حضرت فاطمہ کی ناراضی کا باعث ہو گی۔

کہتے ہیں کہ شیخ بوعلی السنجی نے شرح التلخیص میں بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی صاجزادیوں پر دوسری عورت سے نکاح حرام ہے۔ شاید اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کا حضور ﷺ کے ساتھ اولاد ہونا میں کارشہ ہے (یعنی سگی بیٹیاں) اور یہی بات اس مذکورہ بالادا قعہ پر دلیل ہے۔

اگر ہم اس کو اپنے عموم پر رکھیں تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کی اولاد (اور آن کی اولاد پنجے تک) سے عقد کی صورت میں کسی

دوسری عورت سے شادی کرنا قیامت تک حرام ہو گا۔ اس قول میں اختلاف ہے۔

{161} جس کا نسب دونوں جانب سے نبی کریم ﷺ سے ملتا ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔

{162} علماء کرام کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا منصب اس سے بلند ہے کہ رحمت کے ساتھ آپ کے لیے دعا کی جائے۔

{163} حضرت امام ابو یوسف اور امام مزنی کہتے ہیں کہ صلوٰۃ خوف صرف حضور ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ خاص ہی تھی کیونکہ آپ کی امامت کا کوئی بدل نہیں۔

{164} کسی انسان کو بھی ایسے نقش والی مہربانی کی اجازت نہیں جو نقش نبی کریم ﷺ کی مہربانی کا تھا (وہ نقش محمد رسول اللہ تھا) نبی کریم ﷺ اپنی خواہش کے مطابق کلام نہ فرماتے۔ آپ کی زبانِ اقدس سے کلمہ حق کے علاوہ کچھ نہ نکلتا تھا رضا کا عالم ہو یا ناراضی کا۔

نبی کریم ﷺ کے خواب وحی تھے۔ اسی طرح دوسرے انبیاء ﷺ کے خواب بھی وحی ہوتے تھے۔ جنون اور طویل عرصہ کی غشی انبیاء کرام ﷺ پر طاری نہیں ہو سکتی۔ اسے شیخ ابو حامد نے اپنی کتاب تعلیق میں ذکر کیا ہے اور امام بلقینی نے حواشی الروضہ میں اس کی تصدیق کی ہے۔ امام بیکی نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انبیاء کرام ﷺ کی حالت غشی عام لوگوں کی غشی کی طرح نہیں ہوتی جس طرح کہ انبیاء کرام ﷺ کی نیند

عام لوگوں کی نیند کی طرح نہیں ہوتی۔ بلکی کی طرف ہی یہ قول منسوب ہے  
کہ انبیاء کرام ﷺ پر اندھے بن کی بیماری لاحق نہیں ہو سکتی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ بنی اسرائیل کے موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہے  
گئے قول کو نقل کر کے فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام ﷺ صوری اور معنوی  
دونوں قسم کے عیوب سے پاک ہوتے ہیں اور ظاہری و باطنی نقائص  
سے محفوظ ہوتے ہیں بلکہ ان عیوب کی طرف متوجہ ہونے سے بھی پرہیز  
کرتے ہیں جن کی نسبت بعض انبیاء ﷺ کی طرف تاریخ کی کتابوں میں  
کی گئی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر اس چیز سے بھی منزہ کیا جو آنکھ  
میں کھٹکے اور دلوں میں نفرت کا باعث ہو۔

### اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی ہی شان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احکام شریعت  
میں سے جو حکم جس کے لیے مختص فرمائیں وہ اُسی کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔  
جس طرح حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہا کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر  
کر دیا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رضاعت کا ثبوت فرمادیا جبکہ آپ کی عمر زیادہ  
تھی۔

خولہ بنت حکیم کو نوہ کی اجازت عطا فرمادی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے  
لیے صدقہ کو پہلے ادا کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔ حضرت اسماء بن عمیم رضی اللہ عنہ کو  
سوگ کے ترک کرنے کا حکم دیا۔

حضرت علیؑ کے گھر میں پیدا ہونے والے بچے کے لیے نبی کریم ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھنے کی اجازت دے دی جبکہ اس وقت آپ ﷺ کا نام و کنیت کسی غیر کے لیے منع تھا۔

{166} اہل بیت کو مسجد میں جنی حالت میں ٹھہر نے کی اجازت عطا کی جس طرح کہ حضرت علیؑ کو رخصت دی گئی ہے اور حضرت علیؑ کو گھر کا دروازہ مسجد کے صحن میں کھولنے کی اجازت بھی دیدی گئی۔

{167} حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مسجد کی طرف کھڑکی کھولنے کی اجازت عطا کر دی۔

{168} رمضان شریف کا روزہ توڑنے والے کو اسی کے دینے ہوئے کفارہ کو کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔

{169} حضرت ابو براء کو بکری کا سال سے کم عمر بچہ قربانی کے طور پر دینے کی اجازت عطا فرمائی۔

{170} حضرت عتبہ بن عامر اور زید بن خالد کو صحابہ کرامؓ سے دوسری راہ اختیار کرنے کی اجازت دینا اور اسی شخص کو نکاح کے لیے قرآن کریم کو بطور مہر متعین کرنے کی اجازت دینا۔ اسے بے شمار محدثین نے بیان کیا ہے اور اس سلسلے میں ایک مسلم حدیث بھی ہے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کے بعد کسی دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں۔

{171} نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر اور عبد الرحمن بن عوفؓ کے لیے ریشم کا لباس پہننے کو جائز قرار دیا۔ اسے محدثین کے گروہ نے نقل کیا ہے۔

{172} نبی کریم ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے لیے سونے کی انگوٹھی کا استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

{173} نبی کریم ﷺ نے حجج میں بنو عباس کو منی میں رات گزارنے کو جائز قرار دیا کیونکہ ان کے ذمہ حاجیوں کو پانی پلانا تھا اور آخر میں یہ روایت بنو ہاشم کو بھی عطا ہوئی۔

{174} نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو نمازِ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کی اجازت مرحوم فرمائی۔ (حالانکہ نمازِ عصر کے بعد کوئی نمازوں کا نفل جائز نہیں ہے)

{175} نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میں کی طرف بھیجا تو انہیں ہدیہ قبول کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

{176} حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی کہ وہ ایمان لے آئیں۔ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کسی عورت کو نہیں جانتا کہ جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہ کے مہر سے اچھا ہو۔ یہ متدرک میں ہے۔

{177} نبی کریم ﷺ نے ابو رکانہ کی مطلقاً یوں بغیر حلا لے کے انہیں واپس کر دی حالانکہ انہوں نے یوں کوتین طلاقیں دی تھیں۔

{178} حضرت فضالہ لیثی اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دونمازیں پڑھے گا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ایمان کو قبول فرمایا۔

{179} ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نام سے تیر پھینکا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

کے علاوہ کسی غائب آدمی کے نام پر تیر نہیں چلا یا۔ حافظ خطابی کہتے ہیں کہ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی کی تیمارداری میں مشغول تھے اور اسی لیے جنگ بدرا میں شریک نہیں ہو سکے۔

{180} نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھائی بھائی بنادیا اور انہیں ایک دوسرے کا وارث قرار دیا اور یہ اختیار نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کو حاصل نہ تھا۔

{181} نبی کریم ﷺ نے مہاجرین کی بیویوں کو اپنے خاوندوں کی موت کے بعد ان کے گھروں کا وارث قرار دیا کیونکہ ان کے پاس کوئی گھر نہ تھا وہ غریب الدیار تھیں اور ان کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں  
غمزدوں کو رضا مردہ دیجیے کہ ہے  
بے کسوں کا سہارہ ہمارا نبی

{182} نبی کریم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ طوعِ فجر کی بجائے طوعِ آفتاب سے روزے کی ابتداء کرتے تھے۔ یہ صرف انہیں کا خاصہ ہے۔

{183} یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ اہل بیت اطہار کے پچے ایامِ رضاعت میں بھی روزہ رکھتے ہیں۔

{184} صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کسی اہم معاملہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوتے تو ان کے لیے نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر وہاں سے اٹھنا حرام تھا۔

{185} نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرامؓ یوں عرض کرتے تھے۔

فداک اہی واپی: یار رسول اللہ ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ الفاظ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی سے نہیں کہے جاسکتے۔

{186} نبی کریم ﷺ اپنے پیچھے کی طرف بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح آگے کی طرف دیکھتے تھے۔ امام رزین مزید فرماتے ہیں کہ اپنے دامنے اور بائیں طرف بھی اسی طرح دیکھتے تھے۔

{187} نبی کریم ﷺ اندر ہیری رات میں بھی اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح روشن دن میں دیکھتے تھے۔

{188} نبی کریم ﷺ کا لعاب (تحوک) مبارک کھاری پانی کو میٹھا کر دیتا تھا اور اگر دودھ پیتے پھے کے منہ میں نبی کریم ﷺ کا لعاب مبارک ڈالا جاتا تو وہ اسے دودھ کے لیے کافی ہو جاتا تھا۔

{189} نبی کریم ﷺ کا پیٹ مبارک سفید رنگ کا تھا۔ اس کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی اس پر کوئی بال تھا۔

{190} نبی کریم ﷺ کی آواز اتنی ڈور سے سنائی دیتی تھی جتنی ڈور سے کسی دوسرے کی آواز سنائی نہیں دے سکتی اور اسی طرح نبی کریم ﷺ اتنی تیز قوتِ سماعت کے مالک تھے اس میں کوئی آپ ﷺ کا شانی نہیں تھا۔

- {191} نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی اور دل جا گتا ہوتا تھا۔
- {192} نبی کریم ﷺ نے کبھی جمائی نہیں لی۔
- {193} نبی کریم ﷺ کو کبھی احتلام نہ ہوا اور یہی شان تمام انبیاء کرام ﷺ کی ہے۔  
یہاں احتلام سے مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی خواب میں احتلام نہ  
ہوا جس عام لوگوں کو خواب شیطانی کے ذریعے احتلام ہوتا ہے۔ نبی  
کریم ﷺ سے منی کا خارج ہونا تو ثابت ہے۔ (العطاری)
- {194} نبی کریم ﷺ کا پسینہ مبارک مشک سے زیادہ خوبصوردار تھا۔
- {195} نبی کریم ﷺ جب کسی بڑے قد کے شخص کے ساتھ سفر فرماتے تو اس  
سے بھی بڑے نظر آتے تھے اور جب نبی کریم ﷺ تشریف فرماتے تو  
آپ کے کندھے مبارک تمام لوگوں سے بلند ہوتے۔
- {196} نبی کریم ﷺ کا سایہ کبھی زمین پر نہ پڑا اور نہ ہی سورج یا چاند کی روشنی  
میں آپ کا سایہ دیکھا گیا۔ ابن سبع کہتے ہیں کہ سایہ اس لیے نہ تھا لانہ  
نور کیونکہ نبی کریم ﷺ سراپا نور تھے۔ اور امام رزین کہتے ہیں کہ انوار  
کے غلبہ کی وجہ سے آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔
- {197} نبی کریم ﷺ کے لباس مبارک پر کبھی مکھی نہیں پیٹھی اور نہ کبھی جوؤں  
نے نبی کریم ﷺ کو ایذا دی۔
- {198} نبی کریم ﷺ جب تک کس سواری پر سوار رہتے وہ پیشاب وغیرہ نہیں  
کرتی تھی۔ اس بات کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ اور بعض متاخرین  
نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا

اور یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔ ایسا کرناسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔

{199} نبی کریم ﷺ کا چہرہ انور سورج کی طرح روشن تھا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک میں بھی تھی۔

{200} نبی کریم ﷺ جب چلتے تو زمین آپ ﷺ کے سمت جاتی تھی۔

{201} نبی کریم ﷺ کو چالیس آدمیوں کی قوت جماع حاصل تھی اور غصے کی حالت میں بھی چالیس آدمیوں کی قوت حاصل تھی۔

اور حافظ مقائل سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ستر سے اسی تک جوانوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور امام مجاہد کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو چالیس جنتی نوجوانوں جتنی طاقت عطا فرمائی گئی تھی اور ایک جنتی کی قوت دنیا کے سو مردوں کے برابر ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ہزار مردوں کی قوت عطا فرمائی گئی تھی۔

اور اس قول سے یہ اعتراض ڈور ہو جاتا ہے کہ حضور ﷺ کو چالیس مردوں کی قوت کیسے عطا فرمائی گئی حالانکہ حضرت سلیمان علیہ السلام ہزار آدمیوں کی قوت عطا فرمائی گئی تھی۔ اسی اشکال کے جواب کے لیے اس تکلف کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

{202} یہ حدیث پاک کئی طرق سے آئی ہے کہ جبراہیل علیہ السلام میرے پاس ایک ہندو یا لے کر آئے۔ میں نے اس سے کھایا تو مجھے چالیس جتنی مردوں کی طاقت عطا ہو گئی۔ اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ میں ایک ساعت

میں تمام جتنی عورتوں کے پاس جانا چاہوں جا سکتا ہوں۔ (واہ بحان اللہ  
سکیا بات ہے مددینے کی)

{203} قاضی ابو بکر ابن العربي فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم ﷺ  
کو بہت بڑی خصوصیت عطا فرمائی ہے اور وہ کم کھانا اور قدرت علی<sup>الجماع</sup> ہے۔

نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں سب لوگوں سے زیادہ قناعت پسند تھے  
اور آپ ﷺ ایک ہی روٹی سے سیر ہو جاتے تھے اور جماع کے  
معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور تھے۔

{204} نبی کریم ﷺ کی قضاۓ حاجت کے کبھی نشانات کبھی نظر نہ آئے بلکہ زمین  
اسے نگل لیتی تھی اور اس جگہ سے کستوری کی خوبصورات آیا کرتی اور یہ تمام انبیاء  
کرام ﷺ کا خاصہ ہے۔

{205} نبی کریم ﷺ کے آباء اجداد میں حضرت آدم ﷺ تک کوئی بد کار نہیں  
گزرا اور حضور اکرم ﷺ سجدہ گزار پشتوں میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ  
ایک نبی ﷺ کی شان سے مبعوث ہوئے۔

## ولادت کے وقت نبی کریم ﷺ کے خصائص

{206} نبی کریم ﷺ کے والدین نے آپ کے علاوہ کسی کو نہیں جنم دیا اور نبی  
کریم ﷺ کی ولادت با سعادت کے وقت بت منہ کے بل گر گئے۔

{207} آپ ﷺ ختنہ کیے ہوئے اور ناف بریدہ پیدا ہوتے تھے۔ وقت

ولادت آپ ﷺ پاک صاف تھے آپ ﷺ جمد مبارک پر کسی قسم کا میل نہ تھا۔

{208} بنی کریم ﷺ ولادت کے وقت سجدے کی حالت میں زمین پر تشریف لائے اور اس وقت آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آٹھا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کا اظہار کر رہے تھے۔ بنی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے وقت ولادت دیکھا کہ آپ ﷺ سے ایک نور خارج ہوا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اور دیگر انبیاء کرام ﷺ کی ولادت کے وقت بھی ان کی ماوں نے اسی طرح دیکھا۔

{209} بعض حضرات کا قول ہے کہ بنی کریم ﷺ کو جس عورت نے بھی دودھ پلایا وہ مسلمان ہو گئی۔

{210} اور بنی کریم ﷺ کو چار عورتوں نے دودھ پلایا۔ ایک آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ ثانیہ تھا میں تو آپ ﷺ نے ان کو زندہ فرمایا اور وہ آپ ﷺ پر ایمان لا میں یہ حدیث پاک میں موجود ہے۔ ان کے علاوہ حیلمہ سعدیہ، ثوبیہ اور ام ایمن نے بنی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔

{211} حضور اکرم ﷺ کو فرشتے جھولا جھلاتے تھے۔ اسے ابن سبع نے ذکر کیا ہے۔

{212} بنی کریم ﷺ پنگھوڑے میں ہوتے تو چاند سے باتیں کرتے۔ چاند آپ ﷺ کے اشارے پر چلتا تھا۔

{213} بنی کریم ﷺ پنگھوڑے میں باتیں کرتے اور گری کی حالت میں بادل

آپ ﷺ پر سایہ کرتا اور جب نبی کریم ﷺ کی درخت کی طرف تشریف لے جاتے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک جاتا تھا۔

{214} نبی کریم ﷺ رات کو بھوک کی حالت میں سوتے اور صبح جب جائے تو شکم سیر ہوتے۔ لان ربه یطعنه من الجنة وسقاہ: آپ کارب آپ ﷺ کو جنت سے کھلاتا اور پلاتا۔ حضور ﷺ کو اتنا شدید بخار ہوتا جس کی شدت دوسروں کی شدت سے دو گنی ہوتی تھی یہ اس لیے تاکہ آپ کو زیادہ اجر ملے۔

{215} نبی کریم ﷺ کی ذات مبارک ایسی تمام بیماریوں سے مبراہے جو عیب اور نقص کا سبب بن سکتی ہیں۔ اسے امام قضاوی نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

{216} نبی کریم ﷺ کی روح قبض کیے جانے کے بعد لوٹائی گئی اور پھر آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ ﷺ چاہیں تو دنیا میں تشریف فرمائیں اور چاہیں تو اپنے رب کے پاس چلے جائیں۔ تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے رب کی طرف جانے کو پسند فرمایا اور دیگر انبياء کرام ﷺ کی بھی اسی طرح کیا۔

{217} جب نبی کریم ﷺ بیمار تھے تو اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ حضرت جبریل ﷺ کو آپ ﷺ کا حال دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔

{218} جب ملک الموت حضرت عزرا ایل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان (ملک الموت حضرت عزرا ایل) کے ساتھ ایک فرشتہ تھا

جس کا نام اسماعیل ہے جو ہوا میں رہتا ہے۔ اس سے پہلے وہ فرشتہ نہ کبھی آسمان کی طرف چڑھا اور نہ کبھی زمین پر اتراتا تھا۔

{219} نبی کریم ﷺ کی روح قبض کرنے کے وقت ملک الموت حضرت عرب ایل رور ہے تھے اور یہ آواز سنی گئی۔ وَا هَمْدَاه۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

{220} نبی کریم ﷺ پر آپ کے رب نے بھی درود بھیجا اور فرشتوں نے بھی بھیجا۔ جب نبی کریم ﷺ کی وفات ظاہری ہوئی تو صحابہ کرام نے نمازِ جنازہ کے بعد عکس جماعت کے بغیر آپ ﷺ پر صلوٰۃ پڑھی گئی۔ اور صحابہ کرام نے کہا کہ حضور ﷺ حیاتِ ظاہری میں بھی ہمارے امام تھے اور اب ظاہری دنیا سے پردہ فرماجانے کے بعد بھی آپ ﷺ ہمارے امام ہیں۔

{221} نبی کریم ﷺ پر یہ نماز بار بار پڑھی گئی۔ مرد فارغ ہوئے تو عورتوں کی پاری آئی اور آن کے بعد بچوں کی۔

{222} امام مالک اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم کا قول یہ ہے کہ حضور ﷺ کے سوا کسی پر نمازِ جنازہ میں تکرار کی اجازت نہیں ہے۔

{223} اور یہ بھی نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ معروف صورت میں پڑھی ہی نہیں گئی۔ لوگ ٹویوں کی صورت میں داخل ہوتے، دعا کرتے اور واپس لوٹ جاتے۔ اور اس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ آپ ﷺ اپنی رفتہ شان کے بدب اس بات کے محتاج ہی نہ تھے کہ آپ ﷺ پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

{224} نبی کریم ﷺ کو تین دن تک بغیر دفن کیے رکھا گیا اور آپ ﷺ کورات کے وقت دفن کیا گیا اور امام حسن ؓ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرے لوگوں کے حق میں مکروہ ہے اور اس کے خلاف اولیٰ ہونے پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو اپنے گھر میں دفن کیا گیا جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا۔ اور دیگر انبیاء کرام ﷺ کی بھی یہی شان ہے۔ انبیاء کرام ﷺ کے علاوہ دیگر لوگوں کے بارے میں حکم شریعت یہ ہے کہ انہیں قبرستان میں دفن کیا جائے۔

{225} نبی کریم ﷺ کی لحد مبارک (قبر) میں چٹائی پچھائی گئی۔ امام وکیع فرماتے ہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے اور یہ دوسرے لوگوں کے لیے بالاتفاق مکروہ ہے۔

{226} نبی کریم ﷺ کو قمیص میں غسل دیا گیا اور احناف اور مالکیہ کہتے ہیں کہ دوسروں کے حق میں یہ بالاتفاق مکروہ ہے۔

{227} نبی کریم ﷺ کے انتقال کے بعد زمین پر اندھیرہ چھا گیا۔ انبیاء پر قبر میگ نہیں ہوتی جبکہ قبر کی اس شیگ سے کوئی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ امام قرطی کی کتاب التذکرہ میں ہے کہ فاطمہ بنت اسد ؓ بھی نبی کریم ﷺ کی برکت سے اس سے محفوظ ہیں۔

{228} نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر نماز پڑھنا اور اسے سجدہ گاہ بنانا حرام ہے۔

{229} امام اذرعی فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام ﷺ کی قبور کے نزدیک پیشاب وغیرہ کرنا حرام ہے اور دوسرے لوگوں کی قبروں کے پاس مکروہ ہے۔

{230} نبی کریم ﷺ کے جسم انور میں انتقال کے بعد بو سیدہ نہیں ہو گا اور یہی شان تمام انبیاء کرام ﷺ کی ہے۔

{231} انبیاء کرام ﷺ کے جسم کو نہ درندے کھا سکتے ہیں اور نہ مٹی۔  
کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

ان اللہ حرم علی الارض ان تأكل اجساد الانبیاء فنبی  
الله حیی یرزق اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کو کھانا حرام  
کر دیا ہے اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

(العطاری)

انبیاء کرام ﷺ کے متعلق اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے جبکہ انبیاء  
کرام ﷺ کے سواد و سرے لوگوں کے حق میں اختلاف ہے کہ آیا ان  
کے جسم کو مٹی کھاتی ہے یا نہیں۔

{232} کسی مجبور کے لیے کسی بھی نبی ﷺ کی میت کا کھانا جائز نہیں ہے کیونکہ  
نبی ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہوتا ہے اور اقامت و اذان کے ساتھ نماز  
پڑھتا ہے اور یہی حال تمام انبیاء کرام ﷺ کا ہے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ  
حضور ﷺ کی ازواج مطہرات ثُنْتَنَّ پر عدت نہیں ہے۔

{233} نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو آپ پر صلوٰۃ وسلام  
پڑھنے والوں کے درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچاتا ہے۔

{234} وہ فرشتہ نبی کریم ﷺ کی امت کے اعمال آپ ﷺ کی خدمت میں  
پیش کرتا ہے اور نبی کریم ﷺ اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

{235} نبی کریم ﷺ کے انتقال کا درد قیامت تک آنے والی ساری امت

کے لیے عام ہے۔

{236} امام بلقینی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی طرف سے  
قربانی دی جاسکتی ہے۔ جس شخص نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی  
زیارت کی اس نے حقیقت میں حضور ﷺ کی زیارت کی کیونکہ شیطان  
آپ ﷺ کی صورت میں نہیں آسکتا۔

{237} اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کو خواب میں کوئی حکم دیں تو اس شخص پر آپ  
ﷺ کے حکم کی تعمیل واجب ہے۔ یہ ایک قول ہے اور دوسرے قول  
میں اسے مستحب کہا گیا ہے۔

{238} حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا سے سب سے پہلے خواب میں حضور  
ﷺ کی زیارت، قرآن حکیم اور حجر اسود کو اٹھایا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ کے اوقال مبارکہ کے خصائص

{239} نبی کریم ﷺ کی احادیث کو پڑھنا عبادت ہے اور احادیث پڑھنے پر  
بھی تلاوت قرآن حکیم کی طرح ثواب ملتا ہے۔

{240} جس کو نبی کریم ﷺ کا دست اقدس لگ جائے اسے آگ نہیں کھا سکے  
گی اور یہی دیگر ان بیانات ﷺ کا خاصہ ہے۔

{241} جس چیز پر نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی لکھا گیا ہو اس کی تعظیم ضروری ہے۔

{242} نبی کریم ﷺ کی احادیث پڑھنے کے لیے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب

ہے اور جہاں احادیث پڑھی جائی ہوں وہاں بلند آواز سے بولنا منع ہے۔

{243} احادیث مبارکہ کی قرأت بلند مقام پر بلیٹھ کر کرنی چاہیے۔

{244} جو حدیث پڑھ رہا ہو اس کا کسی شخص کو کسی کے لیے اٹھنا مکروہ ہے اور حفاظِ حدیث کے چہرے ہمیشہ تروتازہ رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے مطابق کہ اللہ تعالیٰ سر بز و شاداب رکھے اس شخص کو جس نے میری حدیث سنی اسے باد کیا اور پھر اس شخص تک پہنچایا جس نے نہیں سنی تھی۔

{245} نبی کریم ﷺ کی احادیث کو یاد رکھنے والوں کو تمام لوگ محدث اور امراء المؤمنین کے لقب کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ کتب احادیث کو قرآن حکیم کی طرح حل وغیرہ پر رکھ کر پڑھنا چاہیے۔

{246} اگر کوئی شخص ایک لمحہ کے لیے مومن ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جائے تو اس کو مقام صحابیت عطا ہو جاتا ہے اور تابعی کا یہ حکم نہیں کیونکہ اس کو صحابہ کرام ﷺ کی خدمت میں زیادہ عرصہ رہنے سے ہی تابعی کا مقام عطا ہوتا ہے اور یہی بات اہل اصول کے نزدیک صحیح ہے۔

{247} نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کرام ﷺ عادل ہیں اور صحابہ کرام میں سے کسی کی عدالت کے بارے میں اس طرح تحقیق نہیں کی جاسکتی جس طرح دوسرے راویوں کے سلسلہ میں کی جاتی ہے۔ صحابہ کرام ﷺ ایسی چیزوں کے ارتکاب سے فاسق نہیں ہوتے جن کے ارتکاب سے

دوسرے لوگ فاقہ ہو جاتے ہیں۔ کما فی جمع الجوابع۔

محمد بن کعب القرنی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں تمام صحابہ کرام ﷺ کے لیے جنت اور اپنی رضا صروری فرمادی ہے خواہ کوئی ہو اور ان کے بعد والوں کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ خلوص کے ساتھ ان کی پیرودی کریں۔

{248} عورتوں کے لیے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مکروہ نہیں جس طرح عورتوں کے لیے دوسرے تمام لوگوں کی قبروں کی زیارت مکروہ ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت مستحب ہے۔

{249} نمازی مسجد نبوی ﷺ میں بائیں طرف نہیں تھوک سکتا۔ حالانکہ باقی تمام مساجد میں یہ سنت ہے۔ (یہ مسئلہ شوافع کے نزدیک ہوگا)

{250} نبی کریم ﷺ کی مسجد کی طرف کوئی دروازہ یا کھڑکی کھونے کی اجازت نہیں۔

{251} ہر شخص کے ہوٹوں کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں جو صرف صلوٰۃ وسلام حفاظت کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ پر بھیجا جاتا ہے۔

{252} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ تشهید میں آپ ﷺ پر سلام پڑھنا واجب ہے۔ ہمارے نزدیک اسے امام بکلی کی کتاب طبقات کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لیا جائے آپ ﷺ پر درود بھیجننا واجب ہے۔ اسے عبد الحکیم اور امام طحاوی نے بیان کیا ہے کیونکہ یہ معاملہ چھینک

کے جواب میں "يرحمك الله" کہنے سے کم نہیں۔ قاضی تاج الدین نے اس قول کو اختیار کیا ہے۔

{253} اگر کوئی شخص کسی ناپسندیدہ مقام پر حضور ﷺ پر د پڑھے یاد رود شریف کو کسی دوسرے شخص کو گالی دینے کے لیے استعمال کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اسے امام حنفی نے ذکر کیا اور خادم میں بھی منقول ہے۔

{254} اور اگر نبی کریم ﷺ کسی شخص کے متعلق کوئی فیصلہ فرمائیں اور وہ شخص اس فیصلہ کے متعلق اپنے دل میں تنگی محسوس کرے تو وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ دیگر حکام (حکومت کے والیوں) کا یہ حکم نہیں ہے۔

{255} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد امام ایک، یہ ہو گا۔ اور باقی انبیاء ﷺ کی یہ شان نہیں ہے۔ اسے ابن سرaque نے اعداد میں بیان کیا ہے۔

{256} نبی کریم ﷺ کو اپنی اہل بیت کے لیے وصیت کرنا مطلقاً جائز ہے۔ اور دوسروں کے لیے وصیت کرنے میں احتمال ہے۔ صحیح یہی ہے کہ جائز نہیں۔

{257} نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کے مرد حضرات نکاح میں ہر کسی کے کفوں سکتے ہیں۔

{258} اہل بیت پر اشراف کا اطلاق ہوتا ہے اور اشراف حضرات عقیل، جعفر اور عباس نبی ﷺ کی اولاد کو کہا جاتا ہے۔ متفقہ میں کی اصطلاح یہی ہے۔

{259} خلفاء فاطمین کے دور میں ملک مصر میں شریف کا لفظ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ساتھ خاص کر دیا گیا تھا۔

نبی کریم مصلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خصائص {260} حنفیوں کے عالم صاحب فتاویٰ ظہیریہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم مصلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ مصلی اللہ علیہ وسلم کی صاجزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی حیض نہیں آیا اور جب بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوتی تو ساعت بھر میں نفاس سے پاک ہو جاتیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہا کی کوئی نماز قضا نہ ہو۔ کہا جاتا کہ یہی وجہ ہے کہ ان کا لقب زہرا ہے۔ اسے محب طبری نے ذخائر میں بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک حدیث نقل کی ہے۔

”حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں سیاہ و سفید اور رنگ گندمی تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا پاک اور صاف تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو حیض نہیں آتا تھا اور نہ ہی ولادت میں خون کے آثار نظر آتے۔“

امام یہودی عہدۃ اللہ کی دلائل النبوۃ میں ہے کہ نبی کریم مصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سینہ مبارک پر رکھا اور بھوک کو ان سے اٹھالیا۔ اس کے بعد انہوں نے بھی بھوک محسوس نہیں کی۔

منہاج احمد میں ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وقت نزع قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور وصیت کی کہ کوئی ان کے جسم کوئی نہ کھو لے۔

حضرت علیؑ تشریف لائے تو آپؑ نے انہیں اپنی وصیت بتائی۔  
پھر جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ نے انہیں اٹھایا اور اسی غسل  
میں دفن کر دیا۔

امام علم الدین القرائی فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اور آپؑ کے  
بھائی حضرت ابراہیمؑ بالاتفاق خلفاء اربعہ سے افضل ہیں۔ حضرت  
امام مالکؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا۔

”میں حضور ﷺ کے جگر کے بیکروں پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔“

طحاویؓ کی ”معانی الآثار“ میں ہے کہ امام ابوحنیفہؓ فرماتے ہیں  
کہ تمام لوگ حضرت عائشہؓ کے محروم ہیں وہ ان میں جس کے ساتھ  
بھی سفر کریں اُن کا سفر محرم کی معیت میں شمار ہوگا۔

حضرت عائشہؓ کے علاوہ باقی عورتوں کے لیے تمام لوگ محروم ہیں ہیں۔

{261} امام رزین نے نبی کریم ﷺ کے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپؓ  
کے کچھ بال آگ میں گر گئے لیکن جلنے نہیں، آپؓ نے گنجے کے  
سر پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت اس کے بال آگ گئے۔ حضور ﷺ نے  
اپنی ہتھیلی مریض پر کھی تو وہ اسی وقت صحت یاب ہو گیا۔ آپؓ  
پوڈا لگایا تو وہ اسی سال پھل لے آیا۔ آپؓ نے اپنے دست اقدس  
سے حضرت عمرؓ کو جھنوجڑا تو وہ اسی وقت ایمان لے آئے۔

{262} امام ناشری کی نکہت الحاوی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے  
صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ بعض علماء

بیان فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ اس لیے نہیں پڑھی کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد کی نبوت کی وجہ سے نمازِ جنازہ کے محتاج نہیں تھے جس طرح شہید اس سے بے نیاز ہوتا ہے۔

{263} متدرک میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ بنی کریم ملائیہ نے شہداء میں سے صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شہید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ بنی کریم ملائیہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر تکبیرات پڑھیں جبکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور ملائیہ نے ان پر ستر نمازِ جنازہ پڑھیں۔

{264} حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن بنی کریم ملائیہ مقامِ احمد تشریف لے گئے اور شہداءِ احمد پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ یہ بنی کریم ملائیہ کی حیاتِ ظاہری کے آخری دنوں کی بات ہے جبکہ شہداءِ احمد کو دفن ہوئے آٹھ برس بیت چکے تھے۔ (بخاری و مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ بنی کریم ملائیہ بقیع میں تشریف لے گئے اور اہل بقیع پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

{265} قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے خیال کیا ہے کہ حضور ملائیہ نے جو یہ نمازِ جنازہ پڑھی یہ عام نمازِ جنازہ کی طرح ہوا اور یہ بنی کریم ملائیہ کی خصوصیات میں سے ہے اور شاید بنی کریم ملائیہ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کی نمازِ جنازہ کی برکت تمام اہل قبور کو حاصل ہو جائے یعنی ان میں بعض ایسے بھی ہوں گے جن کی تدفین کے وقت حضور ملائیہ نے کسی وجہ

سے ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی ہوگی۔

{266} نبی کریم ﷺ کا یہ بھی خاصہ ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ عرض کیا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ جو پسند فرمائیں فیصلہ فرمادیں کیونکہ آپ جو فیصلہ فرمادیں گے وہ صحیح اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے مطابق ہوتا ہے۔ اکثر علماء کرام نے اسے اصول میں صحیح قرار دیا ہے۔ سمعانی کہتے ہیں کہ کسی عالم سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی کیونکہ اس کا یہ مقام نہیں ہے۔

{267} بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ حضور ﷺ کے لیے اجتہاد منع ہے کیونکہ وحی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ کا کو یقین حاصل ہوتا ہے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا کے زمانہ مبارک میں کسی دوسرے کے لیے بھی اجتہاد جائز نہیں کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ سے یقینی علم حاصل کر سکتا ہے اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اجماع منعقد نہیں ہو سکتا۔

امام رکنی کی ”شرح المنار“ میں ہے اگر ملهم (جس کو الہام ہو) نبی ﷺ ہو اور اسے معلوم ہو کہ یہ الہام خدا کی طرف سے ہے تو الہام ملهم اور دوسرے لوگوں کے لیے جحت ہے۔ لیکن اگر ملهم ولی ہو تو اس کا الہام جحت نہیں ہے۔

{268} تفسیر ابن منذر میں حضرت عمر بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ حضرت جو بات اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھانی ہے اس کے مطابق فیصلہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا خاموش رہو۔ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔

{269} حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وقف صرف انبیاء کرام ﷺ پر لازم ہے دوسروں پر نہیں اور یہ انبیاء کرام ﷺ کا خاصہ ہے اور اسی پر اس حدیث شریف ”ہمارا کوئی وارث نہیں ہم جو چھوڑیں صدقہ ہے“ کو محمول کیا گیا ہے۔ اور جنہوں نے یہ بات کہی ہے انہوں نے انبیاء کرام کے لیے وقف کے لازم ہونے کو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اس قول (وقف لازم نہیں ہے) سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

{271} حضرت ابن جرج سے روایت ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی کریم ﷺ نہیں پہلے السلام علیکم کہتے۔ اور اسی طرح اگر راستہ میں نبی کریم ﷺ کسی صحابی سے ملتے تو پہلے السلام علیکم فرماتے یہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(اگر آپ کے پاس وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں حاضر ہوں تو السلام علیکم کہیے) اور اس میں دو خصوصیات ہیں۔ آنے والے اور گزرنے والے کو پہلے سلام کرنا۔

اور ہمارے لیے سنت یہ ہے کہ آنے والا اور گزرنے والا پہلے السلام علیکم کہے اور نبی کریم ﷺ کے لیے ابتداء سلام کا واجب ہونا اس آیت کی وجہ سے ہے اور نبی کریم ﷺ کے علاوہ امتی پر سلام میں ابتداء کرنا واجب نہیں ہے۔

{271} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خواب

میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو سکتا ہے۔ اور یہ کسی دوسرے کے لیے ممکن نہیں۔ یہی ابو منصور ماتریدی کا قول ہے۔

متدرک میں ایک حدیث کے حوالے سے ہے کہ کسی نبی ﷺ کے لیے کسی منقش گھر میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نبی ﷺ نے کبھی ”لوڑ“ نہیں لگایا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خواب ظن کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے جسے چاہتا ہے سچا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے باطل فرمادیتا ہے۔ ابن حیر کہتے ہیں کہ عام لوگوں کا یہی حکم ہے اور لوگوں نے اس کی جو تعبیر کی ہے وہ شغلبہ بن حاطب کا جھوٹ ہے۔ اور اسی جھوٹ کی سزا کے طور پر اس سے زکوٰۃ لینے سے لوگوں کو روک دیا گیا۔ اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے زکوٰۃ قبول نہیں کی۔

### اختیارِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تمیمہ بنت وہب نے جھوٹ بولا تو نبی کریم ﷺ نے اسے اس کے شوہر یعنی رفاعہ کی طرف لوٹانے سے انکار کر دیا۔ اور نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اسے رفاعہ کی طرف نہیں لوٹایا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اس کے بعد میرے پاس آئی تو میں تجھے سنگار کردار دوں گا۔

ایک آدمی نے کسی کام دھوکا کیا اور پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو اس کو لے کر روزِ قیامت میرے پاس آئے گا اور اس وقت میں تجھ سے کچھ قبول نہیں کروں گا۔

{272} حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سوا ہر شخص اپنی بات کے سبب پکڑا بھی جاسکتا ہے اور (اللہ تعالیٰ چاہے تو) بری بھی ہو جاتا ہے۔

{273} حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ آیہ کریمہ "لَهُ مَعْقَبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدِيهِ وَمِنْ خَلْفِهِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی حفاظت کرتے ہیں خدا کے حکم فرشتے مقرر ہیں جو نبی کریم ﷺ کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔ مند امام شافعی رضی اللہ عنہ میں ایک حدیث ہے کہ میری ہوا کے ذریعے امداد فرمائی گئی حالانکہ یہ پہلے لوگوں کے لیے ایک عذاب تھی۔

## اہل بیت کے فضائل

{274} نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کرام جنت کے اوپنے مقام پر ہوں گے۔

{275} حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: میرے اہل بیت کی مثل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جیسی ہے جو اس پر سوار ہو جائے گا نجات پا جائے گا اور جو پچھے رہ جائے گا غرق ہو جائے گا۔ اور جو اہل بیت اور قرآن کریم سے دابستہ رہے گا وہ بھی گمراہ نہیں ہو گا۔

اہل بیت کرام امت کے لیے اختلاف سے محفوظ رہنے کی علامت اور

جنتیوں کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں عذاب نہیں دے گا اور جوان سے بعض رکھے گا وہ دوزخ جائے گا۔ اور کسی شخص کے دل میں ایمان داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک وہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم سے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے محبت نہ کرے۔ جوان سے قتال کرے گا تو گویا اس نے دجال کے ساتھ مل کر جنگ کی۔ جو شخص ان میں سے کسی کے ساتھ نیکی کرے گا نبی کریم ﷺ اسے قیامت کے دن اس کا اجر عطا فرمائیں گے اور اہل بیت کے ہر فرد کو روزِ قیامت شفاعت کا حق حاصل ہو گا۔

{276} ہر شخص کے لیے مستحب ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کی تعظیم کے لیے آٹھے لیکن بنوہاشم کسی کی تعظیم کے لیے نہیں آٹھیں گے۔

### منسوخ احکام

{277} نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ احکام نازل ہوئے اور پھر منسوخ ہو گئے۔ ان احکام پر صرف صحابہ کرام ﷺ نے عمل کیا۔ ان احکام میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنا

(۲) مہماں نوازی کا واجب ہونا

(۳) بقیہ مال خرچ کر دینا

(۴) مقروض کو غلام بنالینا

- (۵) ازال کے بغیر غسل کی ضروری نہیں ہے۔
- (۶) رمضان کے روزے اور فدیہ میں اختیار ہونا
- (۷) زیارت قبور کا حرام ہونا
- (۸) تین سے زیادہ قربانیوں کو اکٹھا کرنا
- (۹) زانی مرد کا پاک دامن عورت سے اور زانیہ عورت کا پاک دامن  
مرد سے نکاح کا جائزہ ہونا۔
- (۱۰) چار حرمت والے مہینوں (رجب، ذی القعده، ذی الحجه، محرم) میں  
جنگ کا حرام ہونا
- (۱۱) والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کا واجب ہونا۔
- (۱۲) فوت ہونے والے کی بیوی کا ایک سال عدت گزارنا،  
بیس مسلمانوں کا دوسرا کافروں سے جنگ کرنا۔
- (۱۳) ترکہ کو حاضرین میں تقسیم کرنا۔
- (۱۴) غلاموں اور بچوں کا اجازت طلب کرنا واجب تھا۔
- (۱۵) رات کا زیادہ حصہ قیام کرنا،  
قسم اور بھرت کے ذریعہ وارث قرار پانا۔
- (۱۶) نفس کے دوسرے پر پکڑ ہونا
- (۱۷) زنانگی صورت میں قید اور مال ضائع کرنے کی صورت میں تعزیر کا  
ضروری ہونا
- (۱۸) بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا

(۲۱) جمعہ کا خطبہ نماز کے بعد دینا۔

(۲۲) جس چیز کو آگ نے چھوا ہواں کے استعمال کے بعد وضو کرنا

واجب تھا

(۲۳) عورتوں کے لیے سونے کے زیورات کا حرام ہونا

(۲۴) چھپی دفعہ شراب پینے والے کو قتل کرنا

(۲۵) اوقاتِ مکروہ میں مردوں کی تدفین کی ممانعت۔

{278} اور مالکیہ کہتے ہیں حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ دس سے زیادہ کوڑے

صرف حدیٰ کی صورت میں مارے جاسکتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۱۷)

یہ حکم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک کے ساتھ خاص ہے کیونکہ اس وقت  
کے مجرم کے لیے اتنی ہی سزا کافی تھی۔

{279} قاضی عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے

کی امامت کرائے کیونکہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھنا نماز میں بھی جائز

نہیں ہے اور نہ نماز کے علاوہ نہ عذر کے ساتھ اور نہ بلا عذر جائز ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

{280} اور کوئی شخص نبی کریم ﷺ کا شفیع نہیں ہو گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

تمہارے امام تمہارے شفیع ہونگے اسی لیے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ابوقحافہ کے بیٹے کی کیا مجال ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھے۔

{281} نبی کریم ﷺ نے اہل بدر کی نمازِ جنازہ میں چار سے زائد تکبیرات

پڑھیں۔ اور یہ ان کی عظمت اور فضیلت کے اظہار کے لیے ہے۔

{282} نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک ہستی وہ بھی ہے جن کے انتقال کے وقت عرش ان کی روح سے ملاقات کی خوشی میں جھوم اٹھا۔ (وہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ میں)

{283} نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جن کی نمازِ جنازہ میں ستر ہزار ایسے ملائکہ شریک ہوئے جو پہلے کبھی زمین پر نہیں آئے تھے وہ حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ میں اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جن کو ملائکہ نے غسل دیا۔ وہ حضرت سیدنا حنظله رضی اللہ عنہ میں نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں ایک وہ بھی ہستی ہے جو جبریل، ابراہیم، نوح، موسیٰ، علیسیٰ، یوسف اور صاحب یا سلیمان علیہم السلام کے مشاہب ہیں۔

{284} حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنتیوں کے نام ہیں۔ دورِ جاہلیت میں ان ناموں کا روایج نہیں تھا۔ (یہ طبقات ابن سعد میں عمر بن سلیمان سے مردی ہے)

طبقات ہی میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے زمانوں میں انبیاء کرام کے ناموں پر بچوں کے نام رکھنا مستحب نہیں تھا۔

{285} مصنف عبدالرازاق میں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں کے ایک گروہ کو نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی نبی چاردن سے زیادہ قبر میں نہیں ٹھہرتا اور پھر اس کو آٹھا لیا جاتا ہے۔ (پھر اگر وہ چاہیں تو ان کی قبر انور پر لوٹا دیا

جاتا ہے)

{286} امام رافعی نے الشرح الصغیر میں ایک حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا اکرام میرے رب تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہے کہ وہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔

{287} امام یافعی کفایۃ المعتقد میں فرماتے ہیں کہ یقین کی کمی قسمیں ہیں۔ اسم الیقین، رسم الیقین، علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، اسم الیقین اور رسم الیقین تو عوام کو حاصل ہوتا ہے۔ علم الیقین اولیاء کرام کو اور عین الیقین خاص اولیاء کرام کو اور حق الیقین انبیاء ﷺ کو حاصل ہوتا ہے جبکہ حق الیقین کی حقیقت صرف بنی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ فرماتے ہیں کہ انبیاء ﷺ امور کی حقیقت کا مشاہدہ فرماتے ہیں جبکہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم امور کی حقیقت نہیں بلکہ امثال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔ امام یافعی کا بھی یہی قول ہے۔

### حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء کرام ﷺ اور اولیاء کرام ﷺ کے الہامات میں فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام ﷺ پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس کو کلام کہا جاتا ہے جبکہ اولیاء کے الہام کا نام حدیث ہے اور کلام کی تصدیق کرنا لازمی ہے جو اس کا انکار کرے کافر ہو جاتا ہے اور (اولیاء کا الہام) کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔

### حضرت ابو عمر والمشقی کا فرمان:

حضرت ابو عمر والمشقی الصوفی فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء پر مسخرات کا اظہار فرض کیا ہے تاکہ لوگ انہیں دیکھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوں اور اولیاء کرام پر کرامات کا مخفی رکھنا ضروری ہے تاکہ اس وجہ سے وہ آزمائش اور فتنہ میں بدلانہ ہو جائیں۔

### ابوالعباس المرزوق کا فرمان:

ابوالعباس المرزوق فرماتے ہیں۔

خطرہ انبیاء ﷺ اور رسول اولیاء ﷺ اور فکرہ عوام کے لیے ہے۔

### انبیاء اور شہداء کی ارواح میں فرق:

امام سفی فرماتے ہیں انبیاء کرام ﷺ کی ارواح مبارکہ جب ان کے اجراء طیبہ سے خارج ہوتی ہیں تو مشک و کافور کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ اور شہداء کی رو میں ان کے جسموں سے نکل کر بزر پرندے کی صورت اختیار کرتی ہیں۔

{288} انبیاء ﷺ کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت میں ان کے لیے سونے کے منبر رکھے جائیں گے جن پر وہ جلوہ افروز ہوں گے۔ اور یہ مقام انبیاء ﷺ کے سو اسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہو گا۔

{288} حضرت سعید بن مسیب ؓ فرماتے ہیں کہ اعتکاف صرف مسجد نبوی ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔ اسے امام زمانی نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔ (اعتكاف کے نزدیک بقیہ مساجد میں بھی ہو سکتا ہے)

کرامات اولیاء میں اثر بن حارث سے روایت ہے کہ ان کے سامنے دعا کی قبولیت کے بارے میں کچھ باتیں بیان کی گئیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں ان میں سے صرف دو چیزوں کا انکار کرتا ہوں۔ ایک تو سونے کا استعمال ہے اور دوسرا پانی پر چلنا کیونکہ یہ دونوں چیزیں صرف انبیاء کرام ﷺ کے ساتھ خاص ہیں۔

علامہ نووی عَزَّوَجَلَّ ایک حدیث بیان کرتے ہیں کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے منحوس کرتا ہے۔ سوائے حضرت مریم علیہما السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

اور اس حدیث کا ظاہر تقاضا کرتا ہے کہ یہ خصوصیت صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی ہے جبکہ قاضی عیاض عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کرام ﷺ اس خصوصیت میں شریک ہیں۔

کشاف کے حاشیے میں آیت کریمہ "الآن خفف اللہ عنکم" کے ضمن میں ہے کہ حضرت سلمی نے نصر آبادی سے روایت کیا ہے کہ یہ تخفیف صرف امت کے لیے ہے اور نبی کریم ﷺ کے لیے نہیں۔ کیونکہ جو امانت نبوت کو بھی بوجھل محسوس نہ کرے اس کے ساتھ تخفیف کی بات کرنے کا مطلب ہی کیا ہے اور جس کا وظیفہ ہی یہ ہو کہ اے میرے رب! میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور تیرے سہارے ہی تدبیر کرتا ہوں۔ اس سے تخفیف کرنے کا کیا مطلب اور اس پر کوئی چیز بھاری کیسے ہو سکتی ہے۔

{289} تاریخ ابن عساکر میں ابو حاتم رازی سے روایت ہے کہ حضرت آدم ﷺ کی تخلیق سے لے کر ب تک جتنی امتوں کو خدا نے پیدا کیا ہے امت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ ان میں کوئی امت ایسی نہیں تھی جس نے اپنے نبی ﷺ کے حالات و آثار محفوظ کیے ہوں۔

{290} کسی نے حضرت ابو حاتم رازی سے پوچھا کہ! نبی کریم ﷺ کے امتی بعض اوقات کوئی ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں ہوتی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ امت محمدیہ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کے علماء اپنی معرفت کے زور پر صحیح اور موضوعِ حدیث میں تمیز کر سکتے ہیں تاکہ ان کے بعد آنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ انہوں نے آثار میں تمیز کر کے انہیں محفوظ کیا ہے۔

امام بکی فرماتے ہیں کہ جو شخص ربی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو اور جان بوجھ کر ربی کریم ﷺ کے ساتھ پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے یا ربی کریم ﷺ کی اقتداء میں جان بوجھ کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ربی کریم ﷺ پر نماز کی کمی یا زیادتی کے متعلق وحی نازل ہوئی ہو اور ربی کریم ﷺ کے بعد اگر کوئی امام اس طرح کرے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

{291} اکیلا سفر کرنا بھی ربی کریم ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ آپ ﷺ شیطان سے محفوظ ہیں اور دوسرے لوگوں کا یہ حکم نہیں ہے۔ (شرح السن)

{292} اللہ تعالیٰ نے ربی کریم ﷺ کو ایک ہزار خصوصیات عطا فرمائیں ہیں۔

ان میں سے بعض یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اور فرشتوں نے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار، قرب خداوندی، شفاعت، وسیله، فضیلت، مقام رفیع، برآق پر سواری، انبیاء کرام ﷺ کی امامت کرانا، راتوں رات سیر کرایا جانا، رضا، سوال، حوض کوثر کا عطا ہونا، بات کا سننا، نعمت کا مکمل ہونا، سینے کا کھولا جانا، وجہ کا اٹھایا جانا، ذکر کا بلند ہونا، فتح کی عزت، سکینہ کا نزول، سات بار پڑھی جانے والی آیتیں اور قرآن حکیم۔ اسے ابن دحیہ "التنوری" میں بیان کیا۔

{293} حضور ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر مبعوث ہوئے اور حضور ﷺ جو بہتر سمجھیں وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرماسکتے ہیں اور یہ مقام کسی دوسرے نبی ﷺ کو بھی حاصل نہیں۔

{294} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے نام کی قسم کھانی۔ آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرمایا اور قیامت کے دن امتیوں اور انبیاء ﷺ کے درمیان آپ کی گواہی مقبول ہوگی۔

{295} نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے جبیب بھی ہیں اور خلیل بھی ہیں۔ اسی طرح کی اور بے شمار خصوصیات ہیں جن کا احاطہ محال ہے۔

{296} نبی کریم ﷺ کی حفاظت جان قربان کر کے کرنا واجب ہے۔ اسے شیخ بد الدین الدمامینی نے اپنی کتاب "حسن الاقتاصاص لما يتعلّق بالاختصاص" میں بیان کیا ہے۔

{297} اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں لوگوں پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو اپنی ذات پر ترجیح دیں اور نبی کریم ﷺ ہر مومن کو اپنی جان سے زیادہ محبوب ہوں۔

{298} اسی لیے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے احمد کے دن کہا تھا۔ ”نحری دون نحرک“ ہم آپ ﷺ سے پہلے ذبح ہونگے۔ اور یہ نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے اور اس چیز میں کسی کا اختلاف نہیں کہ یہ کسی دوسرے کے حق میں واجب نہیں ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آیا وہ سروں کے لیے جان قربان کرنا جائز ہے یا نہیں تو اس کا ظاہری جواب یہ ہے کہ جائز نہیں۔ اس بات پر مقایس کرتے ہوئے کہ جس کے پاس پانی ہے اور پانی کے بغیر اس کی اپنی موت کا خطرہ ہے۔ تو اسے وہ پانی کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں۔

{299} غور کیجئے کہ نبی کریم ﷺ کو لوٹدی کے نکاح سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر کوئی شخص لوٹدی سے نکاح کرے تو اس لوٹدی سے اس کی جو اولاد ہوگی وہ غلام ہوگی اور نبی کریم ﷺ کا مقام اس سے بلند ہے کہ آپ کی اولاد غلام ہو۔

{300} اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ حسنی اور حسینی سید کو بھی لوٹدی سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ سید کی اولاد غلام ہوگی اور آپ کا مقام اس سے بہت بلند ہے کہ آپ ﷺ کی نسل میں سے کوئی ایک بھی غلام ہو۔

{301} ابن منیر نے شرح بخاری میں اس حدیث (من ملک من العرب)

رقیقا) کہ جو شخص کسی عرنی کو غلام بنائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے آزاد کر دے گیونکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہے۔ تو اگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسبت سے عرب کو آزاد کر دینا مستحب ٹھہرتا ہے تو نبی کریم مسیح علیہ السلام کی نسل کے کسی فرد کو غلام بنالینا حرام ٹھہرنا اور اس میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نہیں ہے۔

{302} نبی کریم مسیح علیہ السلام کا خاصہ تھا کہ اگر نبی کریم مسیح علیہ السلام کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ مسیح علیہ السلام کے بعد کوئی اور شخص اس راستے سے گزرتا تو اس شخص کو معلوم ہو جاتا کہ حضور مسیح علیہ السلام اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں میں گیونکہ وہ راستے نبی کریم مسیح علیہ السلام کے گزرنے سے خوبصوردار ہو جاتے تھے اسے کبیری نے جابر سے روایت کیا ہے۔

{303} انبیاء کرام علیہم السلام کسی ایسے شخص کے طلبگار رہتے جو انہیں اولین و آخرین کی خبریں سنائے۔ شیخ بدرا الدین بن الصاحب نے اسے تذکرہ میں بیان کیا۔

پھر نبی کریم مسیح علیہ السلام تشریف لائے تو آپ مسیح علیہ السلام نے دنیا کو غلبی خبروں سے بھر دیا۔

{304} ابن اسکنی کے والد ماجد سے جب اس سیاہ لوتھڑے کے متعلق پوچھا گیا جو نبی کریم مسیح علیہ السلام کی کم عمری میں آپ مسیح علیہ السلام کے قلب مبارک کو شق کر کے اس سے نکلا گیا تھا اور فرشتے نے کہا تھا کہ یہ شیطان کا حصہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ گوشت کا وہ نکدا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے

دلوں میں پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ شیطان اس میں ڈالتا ہے یہ اے قبول کرتا ہے تو اس کو نبی کریم ﷺ کے قلب انور سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ اب نبی کریم ﷺ کے قلب انور کے اندر کوئی ایسی جگہ ہے، ہی نہیں جو وہ سو سہ شیطانی کو قبول کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کا یہی معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شیطان کو کبھی کوئی حصہ نہیں ملا۔

{305} جس کو فرشتے نے صاف کیا تھا وہ بشری جملت کا حصہ تھا اور وہ سو سہ شیطانی کو قبول کرنے والا تھا۔ اور اس کے موجود ہونے سے نبی کریم ﷺ کے قلب انور میں کوئی ناپسندیدہ چیز موجود ہونا لازم نہیں آتا۔

امام ابن حکیم فرماتے ہیں کہ ان کے اس جواب پر میں نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس لو تھڑے کو نبی کریم ﷺ کے قلب انور میں پیدا ہی کیوں فرمایا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر تھا کہ آپ ﷺ کے قلب انور میں اس کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ انسانی اجزاء میں سے ایک ہے اور تکمیل خلقت انسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا تھا اور یہ ضروری تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسے کرامت ربانیہ سے علیحدہ فرمایا۔

ابن حکیم کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے والد ماجد کو آن کے انتقال کے بعد دیکھا کہ ان پر انوار کی بارش ہو رہی ہے تو ان کے دل میں آیا کہ یہ سب کچھ اس بحث کی برکت ہے۔ ابن حکیم طبقات میں کہتے ہیں میرے علم میں نہیں کسی ولی کے لیے کوئی میت مرنے کے طویل عرصہ بعد

زندہ ہوئی ہو، اور زندہ کیے جانے کے بعد کافی عرصہ زندہ رہا ہو۔ ایسی کوئی بات ہمیں معلوم نہیں اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ کوئی ولی کر سکتا ہو اور انبیاءؐ ﷺ کے مردوں کو زندہ کرنے میں کوئی شک نہیں اور یہ آن کا معجزہ ہے کرامت اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

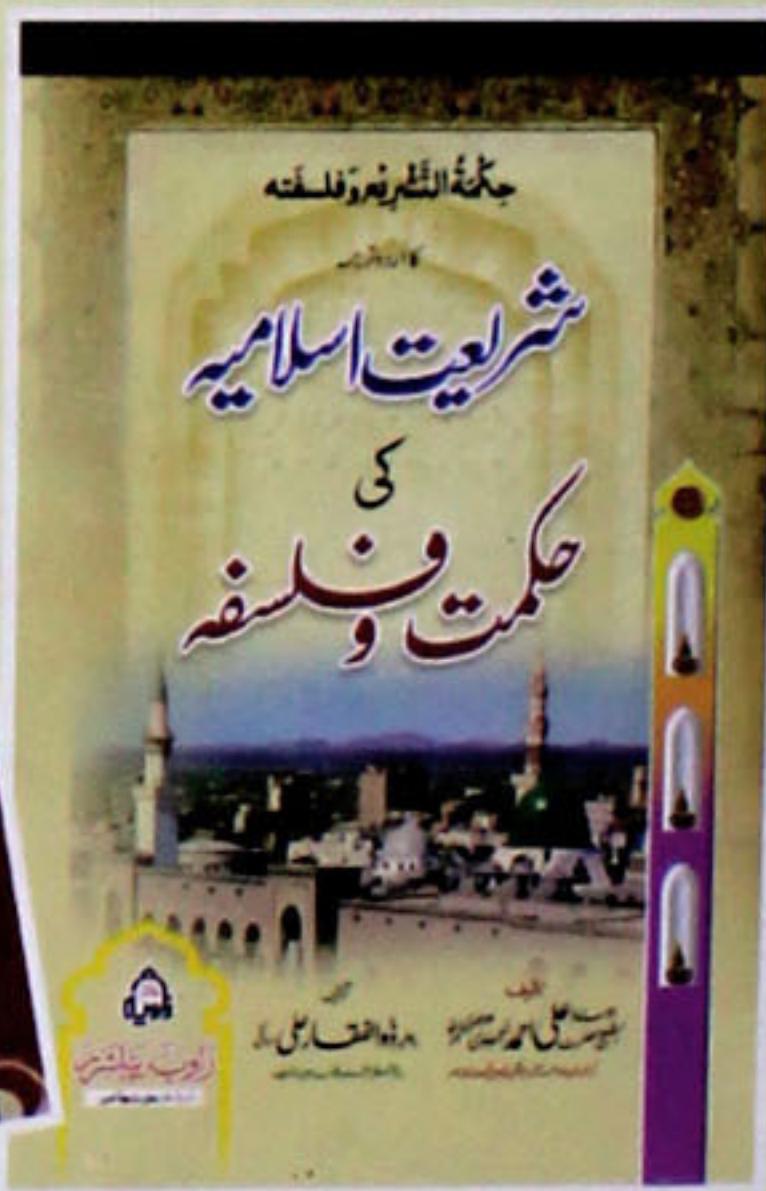
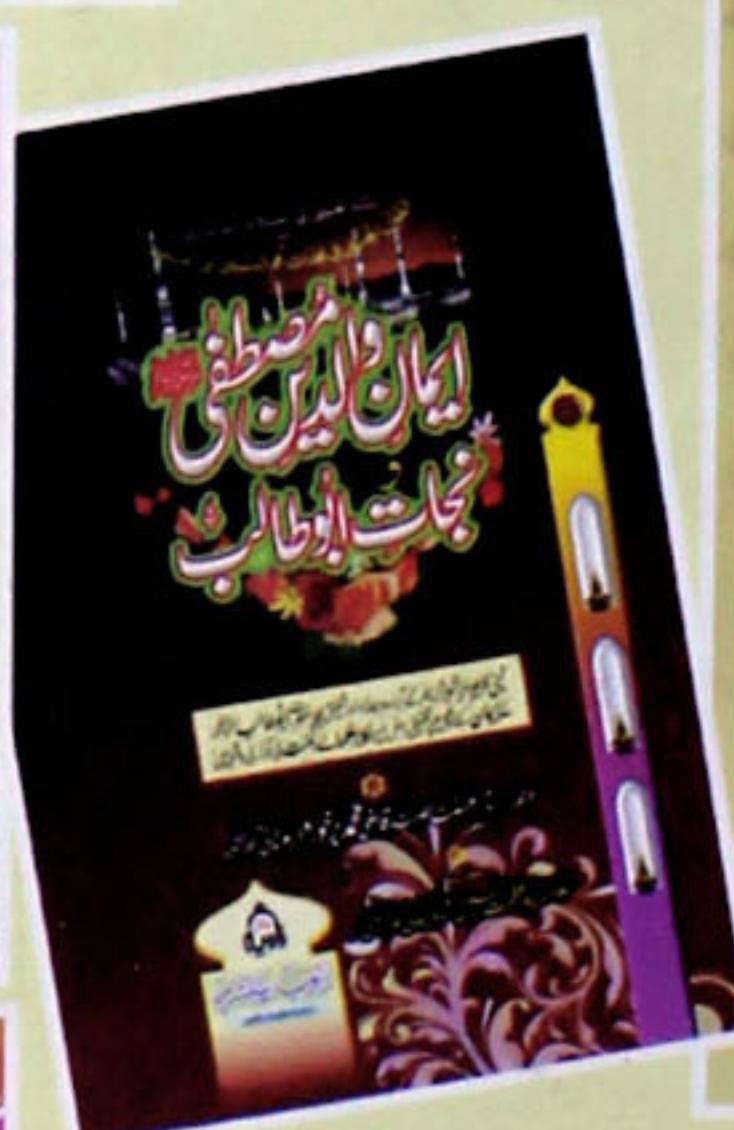
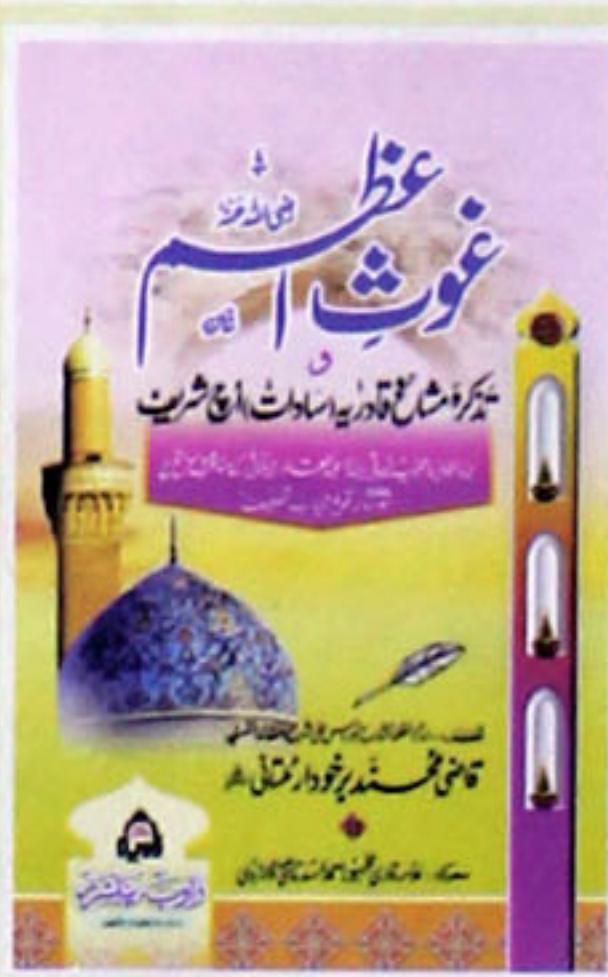
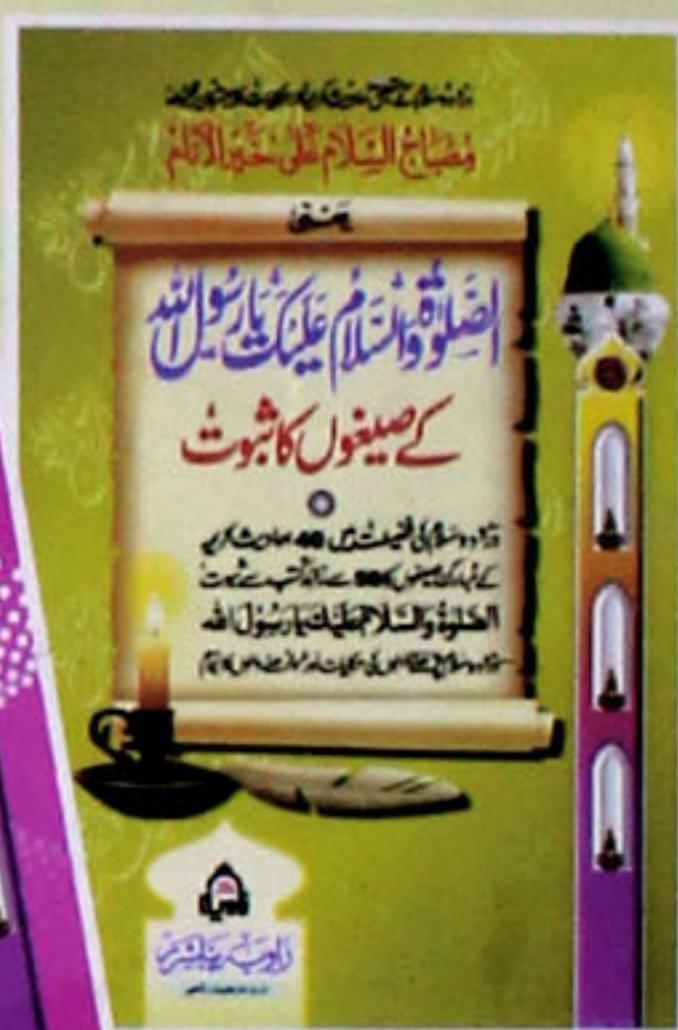
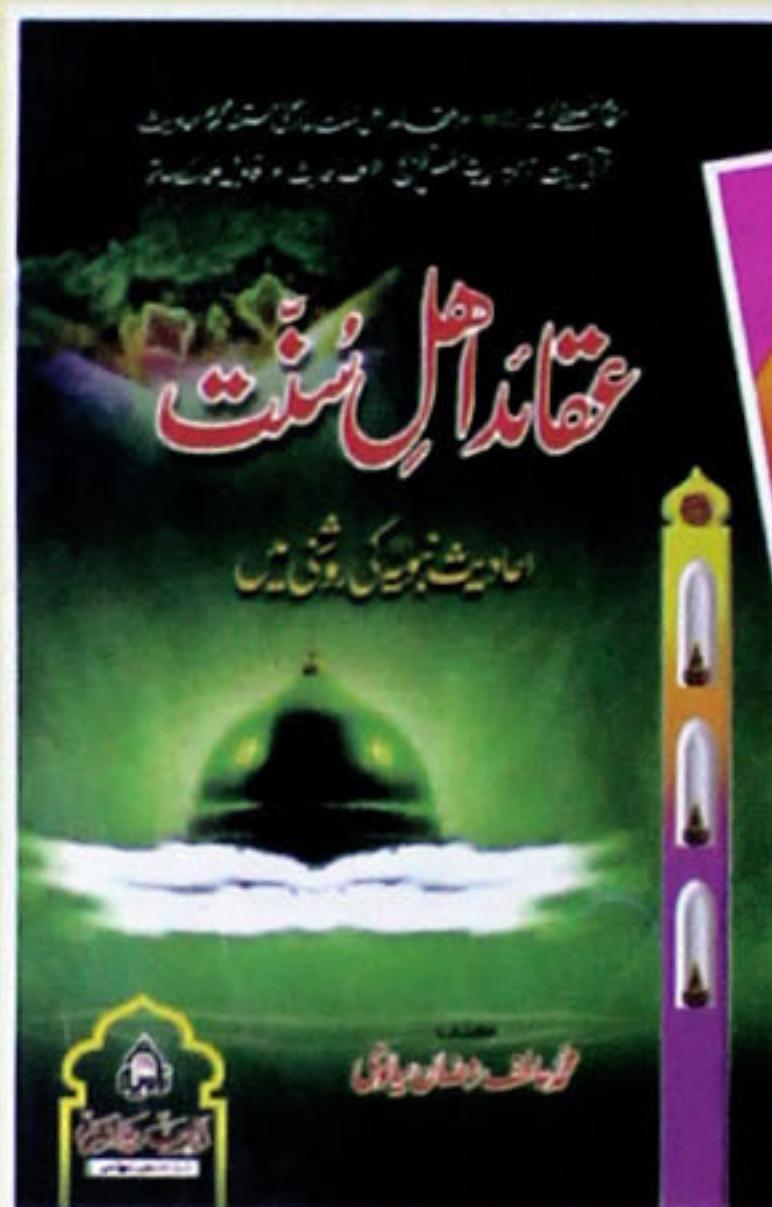
صلی اللہ علی النبی الامی وعلی آلہ و صحابہ و  
بارک و سلم صلوٰۃ وسلاماً علیک یا رسول

الله

الحمد لله آج اس مختصر اور جامع کتاب کا کام مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ  
اس کے ذریعے تمام مسلمانوں کو مستفید فرمائے۔

آمین بجاء النبی الامین ﷺ

فقیر محمد قاسم مدنی عطاری  
۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ



عليه التهنئة وجزك بالطبع  
في التهنئات

رسالة فضليت

كتاب من تأليف

دربار مارکیٹ لاہور

Zavi Publishers

ذٰوِي پبلیشرز

دردار مارکیٹ لاہور

Voice: 042-37248657 Fax: 042-37112954  
Mobile: 0300-9467047 - 0321-9467047 - 0300-4505466  
Email : zaviapublishers@gmail.com